نورِ تجّلی دُعَا مِن قُرآنءَ
مُحمَّدمَهدیءُ اِستَند کتابءَ

نورِ تجلی

جی ایس بجارانی بزنجو پسنی

Scanned by CamScanner

نورِ تجلّی دُعا مِن قُرآنءَ

محمّدْ مہدیٔ اِستَند کتابءَ

نورِ تجلّی

جی ایس بجارانی بزنجو - لیسنی

Scanned by CamScanner

دیباچہ

کھُلے جاتے ہیں اِسرارِ نہانی
گیا دَورِ حدیثِ لَن تَرانی

ہُوئی جس کی خودی پہلے نمودار
وہی مہدی وہی آخر الزمانیؑ

(اقبال)

(تشریح بہ گفتار علامہ اقبال)

"جب جلالت ربوبیت کی ستر نہانی کے دروازے کھل گئے اور معرفت کے سمندر کی لہریں منڈلانے لگے اور کائنات کی ہر ذرہ ثنائے ربوبیت پکارنے لگا۔ اور معرفت کے اسرار آشکار ہونے لگے تو ملائیت ازم کی خودساختہ احادیث اور خود ساختہ کردہ افسانوں کا قلعہ مسمار ہوگیا رحمت وجلالت خداوندی آشکار ہوگیا یعنی نورِ خفیفت سے فرشتوں کو روشناس کردیا گیا تو یوم ازل سے پکار اٹھا کر جان لو کہ وہی نورِ حقیقت مہدی آخر زمان ہے جو کہ مسجود ملائکہ ہے۔"

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پیغام صدر نور محمد

جناب محترم بجارانی صاحب!

سال ۱۹۵۰ء سے آپ کی جلاوطنی کے زمانے میں جبکہ میں اور آپ نے اپنے دوسرے چند ساتھیوں سمیت اس وقت آل پاکستان مسلم ذکری انجمن رجسٹرڈ کراچی کی بنیاد رکھی تھی میرے اور آپ کے مابین ۴۶ سال سے دوستی اور تعلقات قائم ہو چکے تھے اور آج تک لبفضل خدائے تعالیٰ یہ بے لوث دوستی مذہبی عقائد کی بنا پر قائم ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے بہ صدقہ نور پاک اس دوستی کو مضبوط تر بنایا تھا۔ آپ نے ہر موقع پر نہایت ہی صدقِ دل اور جانفشانی کے دین حق کی خدمت کرنے میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کیا۔ اس لیے تواریخِ ذکریت کی نامدار ہستیوں میں آپ کا شمار ہونا لازمی امر ہے۔ میرے خیال میں ہر ذکری فرد کو بخوبی اس کا احساس ہے۔

اگرچہ ریاستی حکمران برطانوی دورِ حکومت میں ذکری بلوچوں پر جابر اور ظالم تھے مگر قیام پاکستان کے ابتدائی زمانے میں ریاستی حاکم بھی ذکریوں پر اپنے ناجائز کرتوت سے باز نہ آئے اور یہ سب کچھ ظلم تعصب اور ذاتیات کی بنیاد ہماری قوم کے اوپر ایک خونی داستان ہے لیکن تعجب کی بات یہ ہے کہ پاکستان جس کے کھیت کو اپنے خون سے ہم نے آباد کیا تھا تب بھی مولویوں کے ایک ٹولے نے ذکریوں کے خلاف شر انگیز کاروائیاں شروع کیں اور پمفلٹ اور اشتہارات کے ذریعے ناجائز گالیاں دینے لگے۔ ذکریوں کے گھر جلائے گئے اور کئی ذکری قتل کر دیئے گئے۔ حکومت نے کان تک نہیں ہلایا۔ یہ سلسلہ سال ۱۹۶۰ء سے پاکستان کے مختلف علاقوں میں مختلف شکلوں سے نمودار ہونے لگے بھائی کو بھائی سے لڑایا گیا شاہ مراد ایرانی ڈاکو کا دور ایک خونی داستان ہے ذکریت کے بارے میں حکومت وقت عملداران وقتاً فوقتاً اس امر کے متلاشی رہے کیا آیا ذکر کیا چیز ہے گویا کہ مسلمان ہونے کے باوجود یہ لوگ ذکر لا الٰہ الا اللہ سے واقف نہیں، دوسرا مسئلہ ذات حضرت مہدیؑ کی تفتیش تھی آپ نے ہر موقع پر عملدارانِ حکومت کو نہایت ہی سنجیدگی سے عقائد ذکرینہ کے بارے میں انہیں روشناس کرایا اور مطمئن کرایا۔

Scanned by CamScanner

اب میں اور آپ، دونوں ضعیف العمر ہیں، یہ ہماری زندگی کے آخری دور ہیں، بایں حالات ہم آپ سے گذارش ہے کہ آپ اپنے زرین تخیلات سے نور فاک کے بارے میں ایک ایسی کتاب لکھیں جس میں نور پاک کی حقیقت کے بارے میں اور ذکر الٰہی کے بارے میں تفصیلاً واضح ہو سکے۔ تاکہ یہ کتاب آئندہ آنے والی نسل کے لیے ایک یادگار اور راہنمائی کا کام سر انجام دے سکے۔

میری دعا بارگاہ خداوندی میں یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کار خیر میں مدد فرمائے اور آپ کامیابی سے ہمکنار ہو سکیں۔

آپ کا خیر اندیش،

میر نور محمد غلام حسین،

Scanned by CamScanner

پیشِ لفظ

حلقہ احباب نے جب میری تمام توجہ اِس عالمِ ضعیفی میں دعوت کی پرچار کی طرف مبذول کی تو مجھے نہ صرف ذاتی طور پر بے حد خوشی ہوئی بلکہ لذت سے سرشار ہو کر میں نے "نورِ تجلی" کے عنوان کو منتخب کیا تاکہ جس نورِ محمدی کو خدائے بزرگ و برتر نے اس کائنات کے وجود سے پہلے تخلیق کیا نہ صرف اُس سے متعلق معلومات رقم کروں بلکہ ذکری عقیدہ کی صحیح معنوں میں پرچار کر سکوں جو نورِ محمدی یعنی نورِ پاک مہدی کے ماننے والے ہیں۔

خدائے تبارک و تعالیٰ نے قرآن مجید میں واضح طور پر فرمایا ہے کہ اللہ نور ہے زمین اور آسمانوں کا اور اس کی تخلیق کردہ نورِ محمدی کی مثال ایسی ہے جیسے ایک چراغ دان میں روشنی بکھیرنے والا چراغ۔ نورِ محمدی ایک درخشندہ ستارہ ہے خدائے تعالیٰ جس کو چاہتا ہے اپنی نور سے رہنمائی کرتا ہے اور اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے اس ضمن میں مستند کتاب تو قرآن شریف ہے اور وہ سمجھنے کے لیے کافی ہے مگر پھر بھی احباب اصرار کرتے ہیں کہ مہدی سے کیا مراد اور اس کے واقعات پر روشنی ڈالی جائے تاکہ ذکریت اور اس کے عقیدہ کا پتہ چل سکے۔

لہٰذا قرآن پاک کی آیاتِ مقدس کے حوالوں اور دیگر مستند کتابوں اور بزرگانِ دین کے اقوال و تخیلات کی روشنی سے یہ کتاب رقم ہے اور میری سب سے بڑی آرزو یہی ہے کہ نورِ محمدی سے متعلق تمام اُمور آپ کی نظر ہوں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

حَتّٰی یَاتِیَ اللّٰہُ بِاَمْرِہٖ

یعنی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے امر کو لا کر ظاہر کر دے جس کے لیے ہماری گنتی کے مطابق ہزار برس پورا ہونے پر سرزمین پر آنے کا وعدہ کیا گیا ہے۔" اور خاص کر یہ وعدہ ذاتِ پاک مہدیؑ موعودؑ علیہ السلام

کے لیے مخصوص ہے کیونکہ وہ اسی القاب سے مزین ہے۔

عزیزو! سب سے اعلیٰ اور مستند کتاب قرآن مجید ہے۔ اور ہمیں اس کی روشنی میں نور مہدیؑ تلاش کرنا ہے چراکہ اس نور حقیقت کا راز اسی میں پنہاں ہے۔

صرف لفظ الٓمّٓ کے ایک ہی سطر میں آپ غور سے ملاحظہ و تحقیقات کریں اور حقیقت حال کو سامنے رکھ کر صدق دل سے جائزہ لیں گے تو آپ کو مہدی ناک نظر آئے گا الٓمّٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ

یہاں پر الف لام۔ میم کی نقط اس مختصر آواز میں اللہ اور محمد محمدی کے مابین لطف و کرم اور یگانگت کی پکار ہوتی ہے اور اس امر کا درس دیا جاتا ہے کہ اس کتاب میں کوئی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے اور یہ قرآن فقط متقیوں کے لیے باعث ہدایت ہے پھر سخت الفاظ میں اشارہ کرتا ہے کہ متقی وہ ہیں جو غیب پر ایمان لانے کو حتمی فرض سمجھتے ہیں یعنی غیب پر ایمان لانا فرض ہے جو کہ ایمان کا سب سے اہم ترین جز ہے بہشت حور و غلمان، فرشتے، ملائکہ اور دوزخ کسی نے نہیں دیکھے لیکن اسلامی اصول و دستور کے مطابق ان پر ایمان لانا فرض و واجب ہے اسی طرح اس بات پر بھی یقین رکھو حضرت نور مہدی بھی غیب ہیں اسی نقطہ نظر سے مہدیؑ پر ایمان لانا ضروری لازمی اور لابدی ہے

دیکھیے کہ میں نہ جید علماء ہوں اور نہ سند یافتہ مولوی ہوں اور نہ کہ میں نے مصر یا دیوبند جا کر دینی تعلیم حاصل کر کے کوئی سند یا سرٹیفکیٹ مولوی ہونے کی حاصل کیا ہے۔ فقط مجبوری اور مذہبی ظلم و تشدد نے جو کہ مجھ پر کیے گئے ہیں مجھے مذہبی جستجو کرنے کی غرض سے مذہبی لوگوں سے واسطہ رکھنا پڑا ہے جن جن حضرات سے مجھے تعلقات قائم رکھنے پڑے ان میں جناب سید ابوالحسنات، جناب مولانا ناصر جلالی، جناب ظہور الحسن درس، جناب سید مرتضیٰ صاحب اور جناب سید نجی اللہ صاحب قابل ذکر ہیں ان کے علاوہ میں ہمیشہ اپنے روحانی مرشد حضرت سید بابیان خوش لسان، جناب سید عبدالکریم دانشور اور خطیب ملت سید داد کریم جناب واجہ شیخ تسکر اور واجہ شیخ عبدالرحمٰن جیسے جلیل القدر ہستیوں سے مذہبی گفتگو کرنے اور مجالس کرنے کا

شرف حاصل ہوا ہے یہاں پر میں یہ واضح کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ نور مہدی امر ربی ہے اور یہی روح ہر شب قدر کو فرشتوں کے ساتھ نزول ہو کر شب بیداری ذکر و اذکار پڑھنے والوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں برساتے ہیں اس کتاب میں میں جس روح کا ذکر کر رہا ہوں اور دلائل قرآن اس روح مقدس کے حوالہ دیا جاتا ہے یہی وہ نور فاک نور مہدی برحق ہیں

آخر میں ان کرم فرماؤں کا بہت شکر گزار ہوں جنہوں نے میرے ساتھ قلمی تعاون کیا ہے۔ اور کہ جناب سید منظور علی شاہ کا شکر گزار ہوں کہ صاحب موصوف نے اس کتاب کو چھپوانے کا ذمہ لیا۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ امت نور فاک کو اپنی امان میں رکھے۔ اور ان کو مخالفوں کے شر سے محفوظ رکھے جو حجت اور برہان کے منکر ہیں۔ آمین

خلوص مند

جی۔ ایس۔ بجارانی۔ بزنجو

پسنی۔ مکران۔

نوٹ:۔ عام طور پر ہم لفظ "پاک" اس طرح لکھتے ہیں عربی میں یہ پ نہیں ہے۔ ہاں البتہ یہ ف عربی ہے ہم نے نور فاک کو عربی سے لکھا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ نور فاک کا اس طرح لکھنا اس بات کی دلالت کرتا ہے کہ نور فاک فلکی ہے۔ یعنی آسمانی اس لیے ہم جہاں بھی نور فاک لکھیں گے تو ہم بجائے لفظ پ کے لفظ ف لکھیں گے مطلب یہ ہے کہ نور فاک فلکی ہے۔

(فلکی ف ل ک ی ع رف) آسمانی سماوی، علوی = ۱ آسمانی - 2 ازغیبی علوی: مہمل دی ع ا۔ مذکر

۱۔ آسمانی فرشتہ (۲) ستارہ آسمانی (۳) حسن فلکی اعلیٰ درجہ کا۔

Scanned by CamScanner

اعتقاد

اعتقاد کے معنیٰ ایمان، اعتقاد ایمان کی جڑ ہے ہر مذہب کے کچھ نہ کچھ عقائد ہوتے ہیں ان ہی پر اس مذہب کی بنیاد ہوتی ہے اور اسی کے مطابق ان کے اعمال ہوتے ہیں۔ تفتازانی، عقائد نفسی میں لکھاہے کہ ارکان شریعت دو قسم کے ہیں۔ بعض کا تعلق تصدیق اور اعتقاد سے ہے جیسے ایمانات۔ اور بعض کا تعلق عمل سے ہے جیسے عبادات،

اعتقاد کا اطلاق عام طور پر ایسی تصدیق سے ہوتا ہے جو مذہبی عقیدے سے مطابق ہو۔ اس کے تین مدارج ہوتے ہیں۔

(۱) علم الیقین۔ عین الیقین۔ حق الیقین۔

عین الیقین اور حق الیقین کا درجہ علم الیقین سے بڑا ہوتا ہے۔ کیونکہ حق الیقین میں ظن کا کوئی شائبہ نہیں ہوتا واضح رہے کہ حق الیقین اور صدق الیقین میں کوئی فرق نہیں ہے۔ یہ منزل و مقام شک و شبہ اور گمان سے مبرّا ہے جن جن لوگوں کے اعتقاد اور ایمان مضبوط ہیں اور انہیں اپنے مرشد پر یقین کامل ہے وہ یقیناً زیور ایمان سے آراستہ ہیں۔ جس قدر اعتقاد چٹان کی طرح ہوگا۔ اسی طرح ایمان کی جڑ مضبوط ہوگی۔ اسے شیطانی قوت کمزور نہیں کرسکتی۔ پھر اس کی منزل آسان ہوگی۔

یقیں محکم، عمل پیہم، محبت فاتح عالم

جہاد زندگانی میں ہیں یہ مردوں کی شمشیریں،

(اقبالؒ)

Scanned by CamScanner

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ ۔

★ ★ ★

اے پروردگارِ عالم

اے خالقِ لیل و نہار

تیرا نام سب ناموں پر غالب و حاکم ہے ۔

تیرے قلمِ قدرت کی برکت سے تمام کائنات حرکت میں ہے ۔

تیری بارگاہ میں التجا کرتا ہوں کہ اپنے قلمِ تقدیر سے ایسا بیان جاری فرما

کہ ہمیں تیرا قرب حاصل ہو جائے اور ہمیں ان مخالفوں کی شرارت سے محفوظ رکھ

جو تیرا عہد و میثاق توڑ کر تیری حجت برہان کے منکر ہیں

آمین :

سُورَةُ الْعَصْرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالْعَصْرِ ۝ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ۝

سوگند بہ چکیدہ دوران (دوران نہانی حضرت مہدیؑ) ہمانا

تمام انسانہا در خسارت و زیانند

اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

مگر تا نکہ بخدا ایمان آوردہ (وجود مہدی را باور دارند) ونیکوکار

شدند و بدرستی،

وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝

دراستی و شکیبائی و پایداری در دین یکدگر را سفارش کردند؛

نوٹ:۔

قسم ہے وقت عصر کی، یعنی زمانے کی آخری دور کا۔ اے انسان اگر تم نے حضرت مہدی علیہ السّلام کی ذات پر یقین کامل رکھا اور ایمان لایا اور اچھے اعمال کیئے راستی درستکاری کو اپنا شیوہ بنایا، دنیاوی مصائب اور یوم قیامت میں دوزخ سے نجات پاؤ گے۔

Scanned by CamScanner

• نظریہ دربارۂ

امام مہدیؑ صاحب زمان

مہدی اسے کہتے ہیں جو براہ راست اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت دی گئی ہو یعنی اُس نے بلاواسطہ رب العلمین سے تعلیم حاصل کی ہے۔ مقام مہدی سے مراد یہ کہ بغیر جبرئیل کے بلاواسطہ اس نے اللہ تعالیٰ کی مقدس ذات سے علم حاصل کیا ہو خدائے تعالیٰ اور مہدی کے درمیان قاصد کی ضرورت نہ ہو، اس لیے باشعور انسان کو لفظ مہدی کی حقیقت کو بخوبی سمجھنا چاہیے

فرقۂ سنی مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ قیامت کے قریب جب اہل اسلام عام طور پر گمراہ ہوجائیں گے تو اس وقت امام مہدی تشریف لائیں گے۔ اور حضرت عیسیٰ بھی اسی زمانے میں جو تھے آسمان سے بیت المقدس پر اتریں گے۔ حضرت عیسیٰ اور حضرت مہدی ملکر حضرت دجال کو قتل کریں گے اور مسلمانوں کو دوبارہ اسلامی شریعت سے روشناس کرائیں گے۔

(۲) فرقۂ اہل تشیع کا عقیدہ یہ ہے کہ بارہواں امام جس کا نام محمد مہدی ہے اسے امام غائب کہتے ہیں آپ بچپن میں ۸۷۳ء سامرہ کے قریب ایک غار میں غائب ہوگئے تھے شیعوں کا عقیدہ ہے کہ آپ زندہ ہیں جب دنیا میں فسق وفجور اور ظلم و ناانصافی کی زیادتی ہوگی تو آپ ظاہر ہوجائیں گے عدل وانصاف اور امن و امان کا بول بالا کریں گے۔

لہذا شیعہ و سُنی دونوں فرقوں کے نظریہ کا بغور تجزیہ کیا جائے تو اس سے صاف اور واضح طور پر عیاں ہوگا کہ حضرت مہدیؑ ایک مقدس روح اور ایک نور ہے ان دونوں فرقوں کے نظریہ کے مطابق جب مہدی کا ظہور ہوگا تو وہ ایک بالغ اور کامل واکمل انسان کی صورت میں ظہور پذیر ہوگا۔ حضرت عیسیٰ روح اللہ ایک مرسل کامل ہونے کے باوجود حضرت مہدی کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ اس سے اس بات کا ثبوت مل جاتا ہے کہ مہدیؑ کا درجہ حضرت عیسیٰؑ سے بلند وبرتر ہے کیونکہ اس امر سے اس بات کا ثبوت مل جاتا ہے کہ حضرت مہدیؑ ایک مقدس روح اور نور ہونا ثابت ہے ذکری نظریہ کے مطابق مہدیؑ روح محمدی ہے اور وہ روح القدس ہے اس روح القدس کی برکت سے حضرت عیسیٰؑ پیدا ہوئے اور اسے روح اللہ کا درجہ مل گیا اگلے صفحات میں حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں وضاحت کیا جائیگا جیسا کہ سورۂ بقرہ کی آیت ۸۷ میں عیاں ہے۔

Scanned by CamScanner

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی جاہ و جلالت سے تمام علوم اور ستر و اسرار نہانی کا درس نور محمدی کو عطا فرمایا ہے آپ پر علم شریعت طریقت، حقیقت اور علم معرفت کے تمام دروازے کھول دیئے یہی روح محمدی ہے جسے ہم مہدی صاحب زمانی کے نام سے پکارتے ہیں جناب حضرت شیخ محمد در افشاں نے اپنے منظوم "سرم قربان بدیدار محمد" میں یوں اظہار فرمایا۔ آپ نے اپنے بلند و زریں تخیلات سے عوام کو اس بارے میں آگاہ کرنے میں کوئی کسر باقی نہ چھوڑی یہ منظوم ۲۰ بندات پر مشتمل ہے مگر سامعین کو ذہن نشین کرانے کے لیے دس بندات ذیل میں بیان کیا جاتا ہے۔ بگویم نعت سردار نبیاں   رسول جن و انس عالمیاں

شفاعت خواہ جمیع امتیاں	سرم قرباں بدیدار محمدؐ
محمد سرور دین مرسلین است	محمد اولین و آخرین است
محمد خاص رب العالمین است	سرم قرباں بدیدار محمد
محمد روشنائی شمع دین است	محمد خاتم تاج و نگیں است
محمد صادق الوعد الامین است	سرم قرباں بدیدار محمد
محمد ہادی صدق الیقین است	محمد مہدی نور مبین است
محمد شاہ باز برگزین است	سرم قربان بدیدار محمد
محمد سید شاہ جہاں است	محمد سرور پیغمبران است
محمد مرسل آخر زماں است	سرم قرباں بدیدار محمد

غیر ذکری لوگوں کو اس بات کا شک ہے کہ ذکری لوگ محمد کو نہیں مانتے حالانکہ ذکری مکتبۂ فکر کے لوگ روح محمدی کو مہدی صاحب زمان تسلیم کرتے ہیں شب بیداری کے موقع پر بزرگ راتوں مثلاً شب برات، شب قدر شب نہم و دہم ذوالحج اور شب دہم محرم کو بہ سلسلہ رسم قلندری حمد و ثنا رخدا و مہدی اور شان محمدی کے قصیدہ چوگان مولود مقدس ادا کرتے ہیں چوگان کا بیان اگلے صفحے پر ملاحظہ ہو

حضرت نور مہدی نے ہمیں درسِ معرفت عطا فرمایا۔ یعنی عجز و انکساری، اس سلسلے میں حضرت عیسیٰؑ فرماتے ہیں مبارک ہیں وہ جو دل کے غریب ہیں کیونکہ آسمانوں کی بادشاہت ان ہی کی ہے مبارک ہیں وہ جو حلیم ہیں کیونکہ وہ زمین کے وارث ہوں گے۔ مبارک ہیں وہ جو صلح کراتے ہیں۔

Scanned by CamScanner

مَعرُفت

معرفت عربی لفظ ہے۔ مونث ہے۔ بمعنیٰ پہچان شناخت، اصطلاح میں علمِ الٰہی خداشناسی فیض روحانی کا ادراک عوامی زبان بذریعہ۔ وساطت، مابین واسطہ۔ معرفت دراصل تصوف، روحانیت میں ایک اصطلاح ہے۔ جس سے مفہوم خداشناسی اور معرفت الٰہی۔ سالکین، راہ سلوک کی اپنی اپنی استعداد اور سعادت پر منحصر ہے اس معرفت الٰہی کی کوئی حد نہیں۔ سوائے اعتراف عجز کے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق اکبر نے فرمایا تھا پاک ہے وہ ذات جس نے اپنی معرفت کی طرف سوائے اعتراف عجز کے اور کوئی راہ تجویز نہیں فرمائی۔ جہاں تک خالق اور اسکی مخلوق انسانی کا تعلق ہے اللہ جل شانہٗ نے اپنے بندگان کو اپنے سے واسطہ رکھنے کے لیے چار منازل مقرر کیے ہیں۔ تمام انبیاء کرام اور اولیاء اللہ نے یہ منازل یعنی شریعت، طریقت حقیقت اور معرفت کو مقرر فرمایا۔ جونہی کہ یہ منازل یکے بعد دیگرے طے کر لیے جاتے ہیں تو انسان اپنے آخری منزل پر اپنے خالق حقیقی کی پہچان میں کامیابی حاصل کر کے کمال معرفت کو پہنچ جاتا ہے آگے چل کر ہم کمال معرفت کے بارے میں اپنی دانش کے مطابق چند سطور رقم کریں گے۔

Scanned by CamScanner

کمالِ معرفت

ایک حدیث قدسی کے مطابق حق تعالیٰ جل شانہٗ، فرماتے ہیں۔ میں ایک مخفی خزینہ تھا میں نے چاہا کہ پہچانا جاؤں۔

چنانچہ کائنات تخلیق ہوئی۔ کائنات اللہ تعالیٰ کی صفات کا اظہار تھی۔ مگر شعور، اور احساس سے خالی۔ یہ اللہ تعالیٰ کی معرفت کا ذریعہ بن سکتی تھی مگر خود اللہ تعالیٰ کی معرفت سے قاصر تھی۔ پھر اس کے اندر آدم کی تخلیق ہوئی جو شعور و احساس سے بہرہ مند تھا اسے آشنائے کائنات کی ماہیت اور استعمال کا علم دیا گیا۔ کائنات اس کے لیے مسخر کردی گئی، فرشتوں نے اسے سجدہ کیا کیونکہ حسن ازل کو پہچاننے والا آگیا تھا۔

دہر جز جلوہ یکتائی محبوب نہیں
ہم کہاں ہوتے اگر حسن نہ ہوتا خود بیں

آدم کے بعد نوحؑ آئے، ابراہیمؑ آئے۔ موسیٰؑ آئے۔ عیسیٰؑ آئے۔ یہ سب قافلہ عشق کے ممتاز راہی تھے مگر سالار قافلہ کے منتظر اس کی خبر دینے والے، اس کی عظمت کے گیت گانے والے (یعنی ذکر با آواز بلند) اس کے لیے راستہ صاف کرنے والے۔ پھر وہ آیا جو مقصود کائنات تھا۔ جس کا تصور خالق کائنات کے ذہن میں اس وقت بھی موجود تھا جب آدم ابھی پانی اور مٹی کے درمیان تھا۔ ہاں وہ آیا اور اپنی تمام تر زیبائیوں اور رعنائیوں کے ساتھ آیا۔ رسالت اُس پر ختم ہوئی اور معرفت بھی اُس پر ختم ہوئی۔

Scanned by CamScanner

ترا در دیگے در سینہ پیچید
جہان رنگ و بو را آفریدی

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی جناب میں علامہ اقبال عرض کرتے ہیں کہ آپ کے سینے میں ایک شخصیت کی تمنا انگڑائیاں لے رہی تھی اس کی خاطر آپ نے یہ کائنات تخلیق فرمائی۔ پیامِ مشرق کی ایک رباعی میں حضور اکرمؐ کے مقام کی طرف یوں اشارہ کیا ہے۔

قدم در جستجوئے آدمے زن
خدا ہم در تلاش آدمے است

ترجمہ: انسانِ کامل کی تلاش میں کوشاں رہ۔ اللہ تعالیٰ بھی اسکی تلاش میں ہے۔

زبورِ عجم میں کہا ہے۔

بہ آدمے نہ رسیدی خدا چہ می جوئی

ترجمہ: تو انسان کامل کو تو پا نہیں سکا۔ خدا کو کیا ڈھونڈتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی معرفت آسان نہیں۔ انسان کی سوچ و سمجھ محدود اور اللہ تعالیٰ کی ذات لامحدود اور بے کراں ان کی ایک ایک صفت اور ادا لامحدود جناب رسالتمآب ہر لحاظ سے کامل و اکمل شخصیت تھے۔ آپ کی زبان فیض ترجمان سے یہ الفاظ نکلے۔ اے اللہ! ہم آپ کی معرفت کا حق ادا نہیں کر سکے

خدا اندر قیاس ما نگنجد
شناس آں را کہ گوید ما عرفناک

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ہمارے قیاس میں نہیں سماتے۔ پس تو اسے پہچان۔ جس نے عرفناک فرمایا۔

ایک حدیثِ مبارک میں ہے کہ اپنے اندر اللہ تعالیٰ کی اخلاق پیدا کرو، یعنی اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی رنگ میں رنگو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیدائش نور فلک و تخلیق کائنات

نہ بودی اگر نور تو آشکار — عیاں کہ بودی خلق ہژدہ ہزار
زمین و زمان مکین و مکاں — ہمہ سر نہادند بدیں آستاں

قرآن :-

ان ربکم اللہ الذی خلق السمٰوٰت والارض فی ستۃ ایام ثم استوٰی علی العرش یغشی الیل النہار یطلبہ حثیثاً والشمس والقمر والنجوم مسخرات بامرہ الا لہ الخلق والامر تبارک اللہ رب العٰلمین (۵۴-۵۳ سورۃ اعراف)

ترجمہ :- بس تحقیق پروردگار اللہ تعالیٰ کی مقدس ذات ہے جس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو چھ دن کے اندر پھر قرار پکڑا اور عرش کے ڈھانک دیتا ہے رات کو اور دن کو کل کائنات چھ روز کے اندر اندر مکمل ہو گیا۔ پھر عرش قائم ہوا چھپا دیتا ہے شب سے پھر دن پر ڈھونڈتا ہے اس کو شتاب اور پیدا کیا سورج اور چاند کو اور مسخر کیے ستارے ساتھ ایک امر و حکم کے۔ خبردار رہو واسطے اس کے پیدا کرنا اور حکم کرنا جو بہت بڑا برکت والا ہے لہذا اللہ تعالیٰ پروردگار ہے کل جہان کا۔

نوٹ : کان عرشہ علی الماء کی تفسیر میں ایک حدیث نقل کی گئی ہے کہ حق تعالیٰ نے سب سے پہلے ایک منور نور پیدا کیا۔ جس کی گولائی اور بزرگی اس کے علم میں ہے پھر اس نور پر تجلی جلال فرمائی اور وہ ہیبت الٰہی سے پگھل کر پانی ہو گیا۔ اور جوش کھا کر کپنے لگا۔ اور اس میں دخان یعنی دھواں اٹھا۔ اور مختلف ہوائیں پیدا ہو گئیں اور اس دھواں سے آسمان بنا اور ہواؤں کے جھونکوں سے جو کف نمودار ہوئے اس سے زمین

آفریدہ کی اور اس کی مغز جوہر سے نور محمدی یعنی مہدیؑ کو پیدا کیا اور اس کی بقیہ اجزا سے مقام محمود کو پیدا کیا تا کہ زمین ساکت رہے کتاب غوثیہ میں بھی یہی روایت درج ہے۔

ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ وَهِىَ دُخَانٌ ۝

پھر آسمانوں کو پیدا کرنے کا قصہ درج ہے (۱۴۱-۱۱) یعنی آسمان دھواں تھا۔

یہاں اس امر کی وضاحت ضروری ہے کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے نور فاک " نور محمد مہدی کو پیدا کیا۔ پھر اسی کی برکت سے زمین اور آسمانوں کو پیدا کیا تمام کائنات کے ہژدہ ہزار عالم ہستی وجود میں آیا یہ چھ دن کے اندر اندر تکمیل کائنات ہوئی یعنی کل کائنات چھ دن کے اندر مکمل وجود میں آیا۔ ساتویں دن کو پروردگار نے برکت دیا اور مقدس ٹھہرایا یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک روز اس جہان کے ایک ہزار برس کے برابر ہے۔ قرآن۔

وَاِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ۝

ترجمہ :- ایک دن تمہارے رب کے نزدیک ہزار برس کے برابر ہے اس دنیا کے برسوں سے جو تم گنتے ہو

نور فاک سے نور مہدی قدرت الٰہی کی عظمت اور بزرگی کا شاہدہ کرتا رہا اور تسبیح و تہلیل طواف و سجدہ الٰہی میں مصروف رہا۔ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نور فاک نے دو بار ہزار برس تک عالم تجرید میں خدائے ذوالجلال والاکرام کی عبادت کی پھر حق تعالیٰ نے اس نور کو چار اقسام کر کے ایک قسم سے عرش کو پیدا کر کے بلند و بالا کیا اور دوسری قسم سے لوح و قلم اور تیسری قسم سے بہشت کو اور چوتھی قسم سے جملہ عالم ارواح اور ساری مخلوق اور کل کائنات کو مکمل تخلیق کیا اور انہیں چار میں سے دیگر چار اقسام نکال کر تین قسموں سے عقل شرم اور عشق کو پیدا کیا اور اعلان فرمایا۔

لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ

ترجمہ : اے میرے نور اور میرا محبوب اگر میں تجھے پیدا نہ کرتا تو میں زمین اور آسمانوں کو اور ساری مخلوق کو ہرگز پیدا نہ کرتا

پس جاننا چاہئے کہ اے طالبان حق اللہ تبارک و تعالیٰ بے چون و بے چگون ہے كُنْ فَيَكُوْنُ ۝

اس کی جلالت ہے وہ لاشریک اور بے محتاج رہے اور کسی طرح اسے کوئی شریک نہیں وہ ایک ہے اور پاک اور

بے عیب ہے اور نہ کسی سے ہے۔ بلکہ وہ ہر چیز کا رب اور پروردگار اور آفریدہ گار ہے خالق کو مخلوق سے کوئی نسبت ہے وہ نور فاک کی ذات ہے جس کی دوستی سے ساری کائنات وجود میں آگئی جس کو رب العزت نے اپنے خاص نور سے پیدا کیا۔

عرش ، صدائنت مہدیؑ بیا نت — نورشناس کہ ذات خدائنت

عارفان محقیقش اسے ہر اشیاء میں دیکھ پاتے ہیں۔

حدیث نبویؐ میں وارد ہے۔ انظر فی شیی الا دیت اللّٰہ فیہ۔ یعنی جس چیز پر نظر ڈالی اس میں اللہ تعالیٰ کو پایا۔ اے عارفان حق روز اوّل اللہ جل شانہٗ کان میں تھے۔ کان اسکی اصلیت ہے مقام کان میں اس کے دو نام تھے ایک آلہ اور دوسرا احد، چاہا کہ اپنی خدائی ظاہر فرماتے، اپنے آپ پر نظر ڈالی تو ان کا عکس ان کی لقا پر پڑی۔ جیسے قرآن حکیم میں فرمایا ہے

کل من علیھا فان و یبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام

ہر چیز جو زمین پر ہے فنا ہونے والی ہے مگر وجہ اللہ کہ صاحب جلال و بزرگی ہے وجہ اللہ کو کوئی فنا نہیں ہے کیونکہ وہ مرکز توجہہ رب العلمین ہے وہ تو ایک نور تھا جو سورج سے زیادہ چمکنے لگا۔ اس نور کی مثال قرآن پاک کی روشنی میں ملاحظہ ہو۔

اللہ نور السمٰوٰت والارض ؕ مثل نورہ کمشکوٰۃ فیھا مصباح ؕ المصباح فی زجاجۃ ؕ الزجاجۃ کانھا کوکب دری یوقد من شجرۃ مبٰرکۃ زیتونۃ لاشرقیۃ ولاغربیۃ یکاد زیتھا یضیٓء ولو لم تمسسہ نار ؕ نور علیٰ نور ؕ یھدی اللہ لنورہ من یشاء ؕ ویضرب اللہ الامثال للناس ؕ واللہ بکل شیءٍ علیم

(سورہ النور آیات ۳۵)

ترجمہ: اللہ نور ہے زمین اور آسمانوں کا اسکی مثال ایسی ہے جیسے ایک چراغ دان یا قندیل ہو

اوراس میں چراغ اور چراغ ایک شیشے کے اندر ہو اور شیشہ ایسا ہو گویا ایک درخشندہ ستارہ جو روشن

ہوتا ہے شجرہ مبارک زیتون سے جو نہ شرقی ہے اور غربی اور اس کی ذات آپ ہی آپ روشن ہوتا ہے

اگرچہ اسکو آگ بھی نہ سلگائی جائے تاہم وہ نورٌ علیٰ نور ہے۔ اور خدا جسے چاہتا ہے اپنے نور کی طرف

رہنمائی کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔

تشریح :۔ اللہ تعالیٰ زمین اور آسمانوں کا نور ہے چونکہ اللہ کو نور کہہ سکتے ہیں لیکن روشنی کہنا

درست نہیں۔ ہاں البتہ اللہ تعالیٰ روشن کنندہ زمین و آسمان ہے قرآن حکیم میں جس نور کی مثال بیان گیا گیا ہے

وہ نور پاک نور محمدی صاحب زمان ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کی کوئی مثال نہیں۔

فلا تقربوا اللہ الا مثال

پس اللہ تعالیٰ کے لیے مثال قائم نہ کرو اور وہ مثال چراغوں اور شیشہ سے تشبیہ دی گئی ہے۔

وہ حجاب اور پردے ہیں اور درخت زیتون قالب نور پاک ہے روغن نور ایمان دلِ مومنین ہے جو کہ ہمیشہ

فیض نور محمدی سے روشن ہے اگرچہ اسے کوئی ہدایت نہ کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی خواہش کے مطابق جسے چاہتا ہے

اُس نور کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے میم کا نقطہ اس نور پر ڈالا تو اس کا سر درست ہوا۔ اور حروف ح کو میم سے پیوست کیا

جس سے بدن بن گیا اور دوسرا میم کمر میں پیوند کیا اور دونوں رانیں تیار ہوئیں اور سر سے کمر تک بدن کو

حکمتوں سے بھر دیا اسرار خداوندی اور حکمین سینہ اور دل کے علاوہ دوسری جگہ نہ پھیل جائیں ح بدن کے درج

تمام اسراروں کا ہے اور حتیٰ کہ اٹھارہ عدد ہیں جو اٹھارہ ہزار خلقت ان کی طفیل سے آفریدہ ہو گئے نام اس

کا محبت رکھا اور د دوران مرکب دین اور اسرار خداوندی ہے چونکہ کان اللہ کی ذات قدیم لازوال ہے

اور مکان اس چیز کو کہتے ہیں کہ نور محمدی کو اپنی محبت نور سے پیدا فرما کر تمام کائنات کا محت ر کل بنایا اور

اس نور کو اپنی حکمتیں اور برکتیں عطا فرمائیں اور پھر ایک مرتبہ نظر شفقت اور رحمت اس پر ڈالا اور اس کا جلوہ

دو چند ہوا۔ مثال کے طور پر انگوٹھی میں نگینہ ہو۔ اور اسے اچھی طرح مزین فرمایا۔ جیساکہ کمال معرفت میں

Scanned by CamScanner

وضاحت کیا گیا ہے۔

کنت کنزاً مخفیاً فاحببت لان اعرف فخلقت الخلق

میں ایک چھپا ہوا خزانہ تھا اور چاہا کہ پہچانا جاؤں پس میں نے پیدا کیا یعنی نور فاک کو اور تمام کائنات کو ان کی محبت سے پیدا کیا۔

گرچہ پوشیدہ رہا حسن ترا پردوں میں

ہے عیاں معنیٰ لولاک سے پایا تیرا (اقبالؒ)

پس جاننا چاہیئے اسی کا نام مکاں ہے اور بدن کی ترتیب سے نام محمدؐ کو پیدا کیا اور جب اسے تمام علوم اسرار خداوندی و تعلیم حقانیت سے سرفراز فرمایا تو ان کا لقب مہدیؑ فرمایا گیا یعنی ہدایت یافتہ منجانب اللہ تعالیٰ

ومن یھدی اللہ فھوا لمھتدی (سورہ اعراف)

وہ سب سے اوّل ہے وہ سب سے آخر ہے وہ سب سے ظاہر ہے اور وہ سب سے باطن ہے اوّل وہ حد ہے جہاں سے ابتدا کی جائے اور آخر وہ حد ہے جہاں اختتام پذیر ہے لیکن اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے کہ اسے نہ ابتداء ہے اور نہ انتہا اللہ تعالیٰ ان تمام صفات سے بالاتر ہے بلکہ اللہ تعالیٰ اوّل و آخر کا پیدا کرنے والا اور ہر چیز پر محیط اور قادر ہے۔ یہ اوّل و آخر کا لفظ حد ذات نور محمد مہدی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے سب سے پہلے پیدا کیا۔ آخر میں اسکی پیغمبری سرزمین پر ظاہر فرمائی۔

(سورۃ رحمٰن آیات ۵-۱)

الرحمٰن ○ علم القرآن ○ خلق الانسان علمہ البیان الشمس والقمر بحسبان ○ والنجم والشجر یسجدان ○

خدائے بزرگ و اعلیٰ نے جو کہ وہ رحمٰن ہے اس نے سکھایا علم فرقان پیدا کیا ہے کہ ایسی نادر انسان کو جس کی مثال کوئی نہ ہو، علم و حکمت اور مرکب سے اسے نوازا، سورج اور چاند اس کے گرد گردش کر کے چکر لگاتے

ہیں اور سب کچھ ستارے اور اشجار اسے سجدہ کرتے ہیں۔ اسے ظاہر اس لیے کیا کہ وہ مظہر ذات ربوبیت ہے۔ تمام علوم خداوند کا امین ہے اور اس کی ذات پاک اسرارِ ربی ہے (بقول سعدی رح)

نور فاک سترِ خدا ئیکہ خدا میداند

محرم راز خدا است کہ خدا میداند

ازاں بعد اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو نور فاک کی زیارت کرنے کا حکم دیا۔ پہلے پہل چاروں مقرب فرشتوں نے آپکی زیارت کی، اسلیئے جبرائیل میکائیل، اسرافیل اور عزرائیل سب فرشتوں سے افضل ٹھہرے۔ فرشتوں کی ایک اور جماعت حاملۃ العرش یعنی عرش اٹھانے والے آٹھوں فرشتوں نے آپ کی زیارت کی، جب فرشتوں نے آپ کے نور کا جلوہ دیکھا تو بے ہوش ہو گئے اور ستر ہزار برس تک بے ہوش پڑے رہے اور جب ہوش میں آئے تو اللہ تعالیٰ سے عرض کی کہ یا اللہ یہ نور کس کا ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ نور (نور محمدی) حضرت نور فاک نور محمد مہدی علیہ السلام ہیں پھر فرشتے سجدے میں گر پڑے اور جب سر سجدے سے اٹھایا تو عرض کی

یا اللہ کیف خلقت ھذا قال خلقت من نوری

اے اللہ کیونکر پیدا کیا اسکو تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے اسے اپنے نور سے پیدا کیا ہے فرشتوں نے عرض کی یا اللہ اس نور کے امتی کون ہونگے۔ فرمایا کہ انکی امت آخر زمان میں پیدا ہونگے۔ لہٰذا وہ اہل نقر اساکین اور صوفی ہونگے اور ان کا لقب مومن ہوگا یہی لوگ اس نور کے امتی ہونگے جب فرشتوں نے عرش بریں کی طرف نگاہ کی تو انہوں نے اس کلمے کو عرش پر لکھے ہوئے پایا

لَا اِلٰہَ الا اللہ الملک الحق المبین نور فاک نور محمد مہدی رسول اللہ صادق الوعد الامین ہ

تو سب فرشتوں نے اس کلمہ طیبات کو پڑھا اور سر بسجود ہو گئے، فرشتوں نے عرض کی کہ یا رب اس کلمے کی فضیلت کیا ہے۔؟

فرمایا گیا جو کوئی اس کلمۂ طیبات کو صدقِ دل سے پڑھے گا تو اس کے ستر ہزار گناہ بخش دیئے جائیں گے اور

Scanned by CamScanner

دوزخ کی آگ اس پر حرام ہوگی۔

من نوری کمشکوٰۃ والمشکوٰۃ ھٰذا المشکوٰۃ الجنات والانس والجان

نورٌ نور الدنیا ھٰذا خذوہ نور اللہ فی الدنیا والآخرۃ

اللہ تعالیٰ نے نورِ محمدی کی تصویر سے قالب آدم آفریدہ کیا۔ چنانچہ سر میم اوّل ح بدن اور میم دوئم کمر اور دال سے دونوں ران بنے مگر ان پر تفاوت یہ ہے کہ حقیقت اور آدم عکس ہے اگر کوئی شخص آئینہ میں نظر کرے تو اپنا عکس دیکھے گا مگر وہ خود نہیں صرف رنگ سے رنگائی گئی ہے

قال اللہ تعالیٰ ۔

صبغۃ اللہ ومن احسن صبغۃ ونحن لہٗ عابدون (۲-۱۲۸)

ترجمہ: جس نے لیا ہے رنگ اور وہ رنگ اللہ کا ہے جو سب سے بہتر ہے اس سے اچھا اور رنگ نہیں ہو سکتا پس ہم اسکی بندگی کرتے ہیں حدیث قدسی میں ہے۔

خلق اللہ آدم علیٰ صورتہٖ۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے آدم کو اپنی صورت سے پیدا کیا اگرچہ اللہ تعالیٰ کے لیے کسی قسم رنگ شکل ظاہر کرنا غیر مناسب ہے مگر نور فاک نورِ محمدی سے مراد خلق اللہ آدم علیٰ صورتہٖ اخذ کی گئی ہے کیونکہ نور فاک جب سرزمین پر آئیں گے تو شکل آدم کے ہونگے جان لو۔ کہ جب اللہ تعالیٰ نے قالب آدم تیار کیا تو نور فاک محمدی کے نورانی روح سے ذرہ بھر کے برابر تجلی از جمال خود اس قالب آدم میں ڈال دی اس لیے اللہ تعالیٰ نے اس روح نورانی جو قالب آدم میں داخل ہو چکی تھی فرشتوں کو آدم کے سجدہ کرنے کا حکم دیا سورہ حجرات ۲۹)

نفخت فیہ من روحی فقعوا لہٗ ساجدین۔

یعنی جب میں اس میں اپنا روح پھونک دوں۔ پس تم اسے سجدہ کرو۔

گر نہ بودی نور حق اندر وجود
آب و گل را کہ ملک کردی سجود ٗ

Scanned by CamScanner

اور جب ذرہ نورِ تجلّی ناک کے راستے سے آدم کے وجود میں داخل ہوا تو تین حصّے ہوئے ایک حصہ سر میں داخل ہوا اسے عقلِ کل کہتے ہیں دیگر دو حصّے دل اور ران میں داخل ہوئے جو عشق اور نفس کہلاتے ہیں۔ محمد کے معنیٰ تزلیف کیا گیا روح محمدی (مہدی) سے تمام انبیاء کرام اور اولیاء اللہ ان کے نور سے فیض یاب ہوئے اگر کسی کو روح محمدی کی تجلّی سے روشنی نہ ملے وہ کبھی پیغمبر یا اولیاء نہیں ہو سکتا یہ دنیا کی مثال ایک اندھیرے گھر کا ہے۔

ز تو یافت شمع بلاغت فروز　　　شب تار از نور تو گشت روز

چوں طٰہٰ ویٰسین توئی در قرآن　　　چوں رحمٰن دہم علم القرآن

جب کوئی رسول دنیا میں آیا تو انہوں نے اسکی فیض سے اپنے لیے روشنی حاصل کی تاکہ یہ اندھیرا گھر یعنی (یہ سرزمین دنیا) اس کے لیے اجالا رہے بمثال ایک روشن گھر کے مانند تاکہ اس میں رکھتے ہوئے تمام اشیا پہچانے جا سکیں یہ وہ روح پاک نورانی جو پرمددگار کی طرف سے ہر پیغمبر اور اولیاء اللہ کو دی جاتی ہے۔

حوالہ کلام پاک :۔

رَفِيعُ الدَّرَجَاتِ ذُو الْعَرْشِ ج يُلْقِي الرُّوحَ مِنْ أَمْرِهِ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ع (سورۃ مومن آیات ۱۴۰)

وہ رفیع الدرجات وہ عرش کا مالک ہے وہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے وحی پہنچاتا ہے تاکہ وہ صاحب وحی لوگوں کو قیامت کے لیے ڈرائے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنے امر سے روح ڈال دیتا ہے تاکہ وہ قیامت کے دن سے ڈرائے

تشریح :۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے روح ایسی مخلوق ہے جو کہ عظمت میں جبرائیل اور میکائیل سے زیادہ طاقت ور ہے اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہمیشہ رہی اور وہ آپکو خبر سمجھاتی رہی اور صلح دین میں آنحضرت کی رہنمائی کرتی رہی ان کے بعد آئمہ علیہ السلام کے ہمراہ رہی ایک روایت میں ہے کہ یہ روح مقدس اب تک موجود ہے۔

وَكَذَٰلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ رُوحًا مِنْ أَمْرِنَا مَا كُنْتَ تَدْرِي مَا الْكِتَابُ

Scanned by CamScanner

وَ الْاِیْمَانَ وَ لٰکِنْ جَعَلْنٰہُ نُوْرًا یَّھْدِیْ بِہٖ مَنْ یَّشَاۤءُ مِنْ عِبَادِنَا (سُوْرۃ زخرف آیات ۵۱)

ترجمہ: اور اسی طرح ہم نے تیرے طرف وحی کی روح کو اور حکم اپنے سے نہ جانتا تھا تو کیا ہے حقیقت کتاب اور حقیقت ایمان لیکن ہم نے روانہ کیا ہے اس روح کو تاکہ وہ نور تمہیں راہنمائی کرتا رہے اور کہ اپنے بندوں میں سے ہم ساتھ اس کے جسے چاہتے ہیں۔

تشریح:۔ اسی طرح ہم نے تیری طرف اپنے امر سے ایک روح وحی کی۔ تو نہیں جان سکتا کہ کتاب کیا چیز ہے اور نہ ہی ایمان۔ لیکن ہم نے اسے نور قرار دیا۔ اس کے ذریعے ہم نے بندوں میں سے جسے چاہتے ہدایت کرتے ہیں اور یقیناً تو البتہ سیدھے راستے کی طرف ہدایت کرتا ہے۔

یہاں سے یہ معلوم ہوا کہ ہدایت پیغمبری اس روح نورانی سے ہے اور خاص کر کذالک سے ظاہر ہوا کہ تمام انبیاء کرام نے اسی طرح ایک روح نورانی سے ہدایت حاصل کی ہے اور وقتاً فوقتاً اس نور سے ہدایت و راہنمائی لیتے رہے پھر کسی اور ہدایت مادی کے محتاج نہیں رہے اور باقی تینوں ہدایت اس ہدایت روح نورانی کے تحت میں ہیں اور تمام توفیقات اور عنایات رحجان الہٰی اسی سے حاصل ہوتی ہے اور آپ ہی کی روح نورانی کو روح پاک یعنی یہ مقدس اور روح امانت دار تعبیر کیا جاتا ہے کما قال اللہ تعالیٰ:

قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ۔ سورۃ نحل آیات ۱۱۱

ترجمہ: اے رسول کہہ دو کہ اتارا اسکو روح پاک نے تیرے پروردگار کی طرف سے حق کے ساتھ تاکہ ثابت رکھے ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور ہدایت و خوشخبری ہے واسطے مسلمانوں کے۔ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ۔

ترجمہ:۔ اس کو امانت دار روح لے کر آتا ہے۔

لہٰذا انبیاء کرام محتاج خارجی نہیں ہیں خدا کی طرف سے بالفطرت اس روح نورانی کے ذریعے ہدایت پاتے ہیں پس ہادی

Scanned by CamScanner

برحق وہی ہو سکتا ہے کہ جو یہ روحِ نورانی رکھتا ہو۔ بلا اس کے ہرگز ہادی نہیں ہو سکتا۔ مِن جانب اللہ ھادی وہی ہے جس کی اس روح نورانی سے تائید کی گئی ہو۔

وَاَیَّدَہُمْ بِرُوْحٍ مِّنْہُ

اور ان سب کی ایک روح خاص سے تائید کی گئی ہے اور یہ روح ہرگز فرشتہ نہیں ہے جہاں تک فرشتے کا اور ملائکہ کا تعلق ہے وہ ایک الگ شئے ہے اور روح ایک الگ شئے۔ خداوند کریم جن کے متعلق صاف فرماتا ہے۔

یُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِکَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِہٖ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖٓ اَنْ اَنْذِرُوْٓا اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا فَاتَّقُوْنِ (سورہ نحل آیت ۲)

ترجمہ: اتارتا ہے فرشتوں کو ساتھ روح کے اپنے حکم سے اوپر جسکو چاہتا ہے اپنے بندوں سے یہ کہہ کر ڈراؤ ساتھ اس بات کے کہ کوئی معبود نہیں مگر پروردگار کے پس تم مجھ سے ڈرو۔

تشریح: جب اس آیات کے بارے میں پوچھا گیا تو حضور نبی کریم نے فرمایا کہ جبرائیل وہ فرشتہ ہے جو انبیاء کرام پر نازل ہوتا رہتا ہے روح وہ فرشتہ ہے جو ہر لمحہ انبیاء کرام اور اولیاء کو ہر بات ٹھیک ٹھیک سمجھاتے ہیں پس یہاں سے یہ معلوم ہوا کہ ملائکہ اور روح دو الگ الگ چیزیں ہیں، جس وقت قدرتِ الٰہیہ نے قالب آدم میں روح ڈالا تو اس وقت تمام فرشتوں کو سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا۔ اس سے صاف واضح وعیاں ہوا کہ روح فرشتوں سے بدرجہ افضل ہے جس کی وجہ سے فرشتوں کو حضرت آدم کے سجدہ کرنے کا حکم ملا۔ وہی روح مقدس نورِ فاک ہے جو امرِ ربی ہے جیسا کہ بیان کیا گیا ہے پیدائش حضرت عیسٰی بھی اسی روح القدس یعنی نورِ فاک سے ہوا۔ قال اللہ تعالیٰ۔

فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا قَالَتْ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ۝ قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ۝ (سورہ مریم آیات ۱۹-۱۷)

ترجمہ: پس بھیجا ہم نے طرف اس کی اپنی روح کو پس صورت پکڑی واسطے اس کے آدمی تندرست کی کہنے لگی تحقیق میں پناہ پکڑتی ہوں ساتھ رحمان کے تجھ سے اگر ہے تو پرہیزگار کہنے لگا۔ سوا اس کے نہیں کہ میں رسول ہوں

Scanned by CamScanner

تیرے پروردگار کا۔ بخش دونگا تجھ کو لڑکا پاکیزہ، پھر اُس نے ان سے پردہ کر لیا تو ہم اس کی طرف اپنے روح کو بھیجا پس وہ اس کے لیے ایک تندرست آدمی کی شکل بن گیا۔ وہ بولی کہ اگر تو پرہیزگار ہے تو میں تجھ سے (رحمٰن) اللہ کی پناہ مانگتی ہوں اس نے کہا ماسوائے اس کے نہیں کہ تیرے پروردگار کا بھیجا ہوا ہوں تاکہ میں تمہیں ایک لڑکا عطا کروں۔

اس آیات سے معلوم ہوا کہ یہ کسی فرشتے کی گنجائش سے لبعید ہے کہ جس کے طفیل سے انسانی وجود قائم ہو کر لائل ربانی پر فائز ہو سکے۔ اسی لیے کہ انسان فرشتہ سے خود برگزیدہ وافضل ہے باعث اس روح پاک جو کہ خاکی جسم آدم میں داخل ہوئی اور جس کی برکت وفضیلت سے آدم سجدہ کرنے کے قابل رہا ورنہ پانی اور مٹی کو کون سجدہ کرتا لہٰذا اس روح کو نور کہا گیا ہے کیونکہ روح اور نور میں کوئی فرق نہیں ہے۔

چشم ہستی صفت دیدۂ اعمیٰ ہوتی
دیدہ کُن میں اگر نور نہ ہوتا تیرا (اقبال)

اس روح نورانی کے بارے میں روزِ ازل سے اللہ تعالیٰ جل شانہٗ نے جملہ پیغمبروں سے عہد و میثاق لیا گیا ہے کہ ایک رسول آپ کے پیغمبری اور حکمت و رسالت کا سچا ثابت کرنے والا ہوگا اس پر ایمان لاؤ اور تمام انبیاء نے ایمان لا کر گواہی دی۔

کما قال اللہ تعالیٰ، واذ اخذ اللہ میثاق النبیّن لما آتیتکم من الکتب و حکمۃ ثمّ جاءکم رسولٌ مصدّقٌ لما معکم لتؤمننّ بہٖ ولتنصرنّہٗ قال ءَ اقررتم واخذتم علیٰ ذالکم اصری ط قالوٓا اقررنا ط قال فاشھدوا وانا معکم من الشھدین (سورہ آل عمران آیات ۸۱)

ترجمہ: اور جب لیا اللہ تعالیٰ نے عہد نبیوں سے جو کچھ دوں میں تم کو کتاب اور حکمت سے پھر آوے تمہارے پاس ایک رسول تصدیق اور سچا ثابت کرنے والا اس چیز یعنی (قرآن) کہ تمہارے ساتھ ہے البتہ اس پر ایمان لاؤ اور مدد دو اس کو کہا کہ کیا تم نے لیا ہے عہد اس پر میرا۔؟ انہوں نے اقرار کیا۔ ہم نے فرمایا۔ پس شاہد رہو اور میں بھی گواہ ہوں تمہارا اور وہ وقت یاد کرو جبکہ اللہ تعالیٰ نے سب نبیوں سے عہد لیا تھا کہ میں جو کچھ تمہیں اور حکمت سے دوں۔ پھر سب کے بعد ایک رسول آئے جو تمہارے پاس والی چیزوں کی تصدیق کرنے والا ہو تم ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور اس کی مدد کرنا ان سب سے کہا۔ ہم نے اقرار کر لیا فرمایا

پس تم گمراہ رہو میں بھی تمہارے گواہوں میں سے ہوں قرآن کریم میں واضح ہے کہ

وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّنَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُوحٍ وَّاِبْرَاهِيمَ وَمُوسٰى وَعِيسٰى ابْنِ مَرْيَمَ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيثَاقًا غَلِيظًا ۝ (سورۃ الاعراف آیات ۷)

ترجمہ: جس وقت کہ لیا ہم نے عہد نبیوں سے انکا اور تجھ سے اور نوح سے اور ابراہیم سے اور موسیٰ سے اور عیسیٰ ابن مریم سے اور لیا ہم نے ان سے عہد گاڑھا۔ اور اس بات کی وضاحت کذالک سے ہوئی کہ فقط اس روح نورانی کے اور کوئی نہ جانتا تھا کیا ہے حقیقت کتاب اور حقیقت ایمان۔ لیکن یہ روح ایک نور اور میرے امر سے ہے کیا ہے میں نے اس کو نور ہدایت۔ چونکہ محمد تمام نبیوں کے مہر اور خاتمین ہیں اس لیے جملہ پیغمبروں نے اسی سے ہدایت اور روشنی حاصل کی۔

قال اللہ تعالیٰ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ۝ (سورۃ الاحزاب ۳۹)

ترجمہ: نہیں تھا محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ مگر وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور نبیوں کی مہر ہیں اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔

تشریح: چونکہ روح محمدی سے اٹھارہ ہزار عالم ہستی اور یہ ساری کائنات وجود میں آئی ہے اس لیے محمد کائنات کی ہر ذرہ کی زندگی اور روحانی باپ اور کل کائنات کے سرچشمہ ہدایت ہیں اسی روح نورانی کو اللہ تعالیٰ نے جامع کمالات اور تنظیم عرش پر معمور فرمایا ہے یہ وہی امر ربی ہے جو اس دنیا میں رسالت پیغمبری کا انتظام کرتا ہے جیسا کہ کلام ربانی میں ارشاد ربی ہے۔

اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ۝ ذِي قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ ۝ مُطَاعٍ ثَمَّ اَمِينٍ ۝ وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُونٍ ۝ وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِينِ ۝ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ ۝ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطَانٍ رَّجِيمٍ (سورہ تکویر ۲۵-۲۰)

ترجمہ: تحقیق بے شک یہ قرآن قول ہے ایک بزرگ رسول کا جو بڑی قوت رکھتا ہے نزدیک رب العرش کے بہت عزت دار ہے اور امانت دار ہے خزائنہ غیب خداوندی کا۔ نہیں تمہارا صاحب دیوانہ۔ البتہ

اس نے دیکھا ہے اسکو عرش کے روشن کنارے پر نہیں ہے وہ رسولِ غیب کی باتوں پر بخیلی کرنے والا یاد رکھو کہ یہ قرآن کسی شیطان مردود کا قول نہیں۔

نوٹ: آیاتِ مذکورہ میں ایک ایسے رسول کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک عرشِ معلّٰی پر عزت دار ہے۔ اور خزینہ غیب خداوندی کے رازدار و امانت دار ہے مگر وہ غیب کی باتوں بخیلی کرنے والا نہیں ہے۔

قُلْ اِنْ اَدْرِیْٓ اَقَرِیْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ یَجْعَلُ لَهٗ رَبِّیْٓ اَمَدًا ۝ عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖٓ اَحَدًا ۝ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ یَسْلُكُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَ مِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ۝

ترجمہ:۔

آپ ان سے کہہ دیجئے کہ مجھکو معلوم نہیں کہ جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے آیا وہ نزدیک آنے والا ہے یا میرے پروردگار نے اس کے لیے کوئی مدت دراز مقرر کی ہے وہی غیب کا جاننے والا ہے وہ غیب کو کسی پر مطلع نہیں کرتا مگر اپنے اس برگزیدہ پیغمبر کو اطلاع دیتا ہے اس پیغمبر کے آگے اور پیچھے نگہبان حافظ فرشتے مقرر کرتا ہے۔

وَ اٰتَیْنَا عِیْسَى ابْنَ مَرْیَمَ ... وَ اَیَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۝ (سورہ بقرہ آیات ۸۷)

عیسیٰ ابن مریم کو روح القدس سے پیدا کیا مدد پہنچایا۔

اکثر علماء دین نے روح القدس جبرائیل تعبیر کیا ہے جیسا کہ سابقہ صفحات پر یہ بات واضح کی گئی ہے کہ روح اور فرشتے میں فرق ہے۔ جبرائیل فرشتہ ہے روح نہیں ہے قولہٗ تعالیٰ

وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰی ۝ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰی ۝ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰی ۝ اِذْ یَغْشَى السِّدْرَةَ مَا یَغْشٰی ۝

ترجمہ: حضور نبی کریم نے اس روح نورانی کو دوسری مرتبہ سدرۃ المنتہیٰ کے پاس نیچے آتے دیکھا تھا قریب ہی جنت الماوٰی تھا اس وقت سدرہ پر نور و سرور کا ایک عجیب عالم چھایا ہوا تھا۔

Scanned by CamScanner

رُوحُ القُدُس کی طرف سے انبیائے کرام کا مدد کرنا۔

★ ۱۔ اسی نے جنت سے نکلنے کے بعد حضرت آدم کو تسلی دی۔

فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ (بقرہ)

اسی کے طفیل سے آدم کا توبہ قبول ہوا اور آدم کی بخشش اس نور کی برکت سے ہوئی۔

۲۔ ★ حضرت نوح علیہ السلام کو کشتی بنانے کا فن سکھایا اور طوفان سے نجات دلائی۔

۳۔ ★ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نارِ نمرود سے نجات دلا کر آگ ٹھنڈا کر دیا بلکہ اس آگ کو باغ بہشت بنا دیا

۴ ★ ساحرانِ فرعون کے مقابلے میں حضرت موسیٰ کو اپنے عصاء سے مدد کی اور فرعون کو دریائے نیل یا بحیرۂ قلزم میں غرق کر دیا۔

۵۔ ★ طالوت کو جالوت کے مقابلے میں مدد فرمایا جالوت کا خاتمہ ہوا۔ اور کہ طالوت کو اپنے غیب کے سکینہ طالوت سے مدد پہنچائی۔

۶۔ ★ داؤد کو خلافت کا درجہ دیکر خوش آوازی عطا فرمائی اور ذرہ سازی سکھائی۔

۷ ★ حضرت سلیمان ؑ کو اپنی انگوٹھی دیکر عظیم سلطنت کا بادشاہ اور پیغمبرِ وقت بنایا۔ جن و انس چرند پرندے حتیٰ کہ ہوا تک آپکی مطیع کر دیگئی گئی

۸۔ ★ حضرت ذکریا ؑ حضرت مریم، حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ کو بالترتیب بشارت دے دی گئی اور خصوصاً حضرت عیسیٰ کو برکت و حکمت دیکر عالم بالا پر پہنچایا۔

یہی وہ روح اور نور ہے جس کے ہم شیدائی ہیں اس روح اور نور کے بارے میں جہاں تک مجھ ناچیز سے ہو سکا میں نے زیرِ قلم کر دیئے قرآن کریم کے علاوہ بائبل سوسائٹی سے واسطہ رکھنا پڑا۔ تاکہ مزید حالات و روشنائی معلوم ہو سکے

بائیبل سوسائٹی سے توریت اور انجیل کے اردو ترجمہ کا مطالعہ کیا گیا تاکہ اس مقدس نور کے بارے میں کافی حد تک معلومات فراہم ہوسکے۔ جو کچھ اس سلسلہ میں دستیاب ہوئی ہے زیرِ قلم کرتا ہوں۔

پس جس نور کی ہمیں ضرورت اور تلاش ہے کتب انبیائے سلف میں بیان کیا گیا ہے اس سلسلے میں آیاتِ قرآنی شاہد ہے۔

یجدونہٗ مکتوباً عندھم فی التورٰتہ والانجیل"

اس کا ذکر اپنے پاس توریت اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں اور اس آیات قرآنی کا آخری جملہ اس طرح ہے کہ

واتبعوا النور الذی انزل معہ اولئک ھم المفلحون (۹/۹)

اور تابع ہوئے اس نور کے جو اس کے ساتھ اترا ہے وہی پہنچے مراد کو۔

چونکہ توریت اور انجیل جس زبان میں نازل ہوئی تھیں وہ تو حاصل نہ ہوسکی انکی جگہ بائیبل سوسائٹی سے حاصل شدہ چند بیان اس نور مقدس کے بارے میں درج کرتا ہوں مگر جہاں تک اس نور مقدس کے اسمائے ہیں اس طرح ہیں

۱ قرآن پاک میں اسمائے نورِ پاک: روح۔ روحنا۔ ھدیٰ۔ مہدی روح القدس۔ روح الامین۔ امام مبین۔ یٰسین۔ مزمل

۲۔ توریت اور انجیل میں اسمائے نور پاک: رسولِ موعود۔ ملک صدق دائمی کاھن فرشتہ۔ مثل ما سلو ایکی یا ایلیا وغیرہ

جیسا کہ عیسیٰ نے پکارا۔ ایلی۔ ایلی لما سبقتنی

ترجمہ: اے میرے خداوند تم نے مجھے کیوں چھوڑا

Scanned by CamScanner

تذکرات۔ توریت زبور اور انجیل

ملک صدق: ۔ اوّلاً یعنی ابتداء میں حضرت ابراہیمؑ کی دعا کے مطابق لسان صدق کے تحت ملک صدق کی تحقیق درج کی جاتی ہے کتاب پیدائش باب ۱۴ آیت ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰ ملک صدق سالم کا بادشاہ روٹی اور مے نکال کر لایا وہ خدا کا کاہن تھا اور اس نے اس کو برکت دے کر کہا کہ خدائے تعالیٰ کی طرف سے جو زمین و آسمانوں کا خدا اور مالک ہے۔

اے ابرام مبارک اور مبارک خدائے تعالیٰ جس نے تیرے دشمنوں کو تیرے حوالہ کیا اور ابرام نے سب مال کا دسواں حصہ اس کو دے دیا

تشریح: ان آیات سے ظاہر ہے کہ " ملک صدق عبرانی زبان کا لفظ ہے اس کا مفہوم سلامتی کا بادشاہ ہے۔ جو خداوند عالم کی طرف سے کاہن ہے جس نے خدا کی طرف سے ابرام کو مبارکباد دی ابرام نے اس کو ہر چیز میں سے دسواں حصہ نذرانہ دیا ملک صدق نے ابرام کو روٹی وغیرہ کھلائی اور اس نے ابرام کو برکت دی پھر ملک صدق کا ذکر حضرت داؤدؑ نے زبور باب ۱۱۰ میں اسطرح کیا ہے۔

" خداوند نے میرے خدا کو فرمایا۔ کہ تو میرے داہنے ہاتھ بیٹھ۔ جب تک میں تیرے دشمنوں کو تیرے پاؤں تلے چوکی بناؤں خداوند تیرے زور کا عصا صیہون میں بھیجے گا۔ تو اپنے دشمنوں کے درمیان حکمرانی۔ تیرے لوگ تیری قوت کے دن حسن تقدس کے ساتھ آپ مستعد ہونگے۔ تیری جوانی اس صبح کی رحم والی نسبت زیادہ ہوگی۔ خداوند نے قسم کھائی ہے اور وہ نہ پچھتائے گا۔ تو ملک صدق کے طور پر ابد تک کاہن ہے

اسے واضح ہے کہ حضرت داؤدؑ نے فرمایا کہ میرے خداوند کو حقیقی خدا نے فرمایا۔ کہ تو وقت مبشرہ تک میر کر جیسے ظاہر ہے کہ حقیقی خدا اور ہے اور مجازی خدا اور ہے مگر دونوں کو ایک ہی نام سے پکارا جاتا ہے اور صبر کا وقت صیہون یعنی مقام مقدس میں ایک زوردار عصا آجانے تک ہے جس کے سبب سے مجازی خدا اپنے دشمنوں پر حکمرانی کرے گا۔

Scanned by CamScanner

اس کے بعد ہے کہ تو ملک صدق کے طور پر ابد تک کاہن ہے پس اس سے معلوم ہوا کہ خداوند کے حضرت داود کو ملک صدق کی معرفت یوں کرائی ہے

عبرانیوں باب ۷ آیات ۱تا ۳ ۔ کیونکہ صدق شالیم کا بادشاہ خدائے تعالیٰ کا بادشاہ تھا جس نے ابرام کا جب وہ بادشاہوں کو مارکر پھر آتا تھا استقبال کیا اور اس کے لیے برکت چاہی جس کو ابرام نے سب چیزوں کی دہ یک دی ہے وہ پہلے اپنے نام کے معنوں کے موافق راستی کا بادشاہ ہے پھر شالیم یعنی سلامتی کا بادشاہ ہے یہ بے ماں، بے باپ بے نسب نامہ جس کے نہ دنوں کا شروع نہ زندگی کا آخر مگرہ ہمیشہ کاہن رہتا ہے اب غور کرو یہ کیسا بزرگ ہستی تھا جس کو ابرام نے مال سے دہ یک دی ہے۔ اور وہ بے نسب نامہ ہے

عیسائیوں کے پولسس رسول کے اس بیان میں ملک صدق کے یہ اوصاف مذکور ہیں۔

وہ حضرت ابرام سے بزرگ تھا وہ برکت دینے والا وہ بنی اسرائیل سے نہ تھا۔ ابرام نے اسکو مال میں سے دسواں حصہ نذرانہ دیا ملک صدق دائمی کاہن امام سردار اور پیشوا ہیں چونکہ ملک صدق حضرت ابرام سے برگزیدہ اور افضل تھا اس لیے اگر اسے رسول کہا جائے تو کوئی امر مانع نہیں ہو سکتا۔ پولسس رسول کے خط کے چھٹے باب میں بیان کیا ہے کہ ملک صدق جان کا ایسا لنگر ہے جو ثابت اور قائم ہے اور پردے کے اندر داخل ہوتا ہے حضرت مسیح نے اس طرح بیان فرمایا ہے جیسا کہ یوحنا باب ۱۵ و باب ۱۶ میں درج ہے

پھر جب وہ تسلی دینے والا جسے میں تمہارے لیے باپ کی طرف سے بھیجوں گا۔ یعنی وہ روح حق جو باپ کی طرف سے نکلتی ہے آئے تو میرے لیے گواہی دیگا۔

باب ۱۶ میں ہے لیکن میں سچ کہتا ہوں کہ تمہارے لیے میرا جانا ہی فائدہ ہے۔ کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو تسلی دینے والا تمہارے پاس نہیں آئے گا پھر اگر میں نہ جاؤں تو تسلی دینے والا تمہارے پاس نہیں آئے گا۔ پھر اگر میں جاؤں تو میں اسے تمہارے پاس بھیج دونگا

اور باب ۱۴ میں مزید فرمایا ہے کہ بعد اس کے میں یہ بات نہ کرونگا۔ اس لیے کہ اس جہان کا سردار آتا ہے

Scanned by CamScanner

پس اس سے ثابت ہے کہ ملک صدق یعنی رسولِ موعود جو تمام جہان کا سردار ہے بنی اسرائیل سے نہیں ہے بلکہ اسی کو فرشتہ بھی کہا گیا ہے جیسا کہ کتاب خروج باب ۲۳ آیات ۲۰ سے ثابت ہے۔

دیکھ میں ایک فرشتہ تیرے آگے بھیجتا ہوں تاکہ راہ میں تیرا نگہبان ہو۔ اور تجھے اس جگہ جو میں نے تیار کی ہے لے آئے اس کے آگے ہوشیار رہیئے اور کہا مان لیجئے۔ اسے مت چھیڑنا وہ تیری خطا نہ بخشے گا۔ کیونکہ میرا نام اس میں ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ فرشتہ خدا کا ہم نام ہے انبیاء اور رسولوں میں بظاہر کوئی خدا کا ہم نام نہیں ہے وہی فرشتہ ملک صدق شیلو۔ رسولِ موعود روح القدس، دائمی کاہن۔ ایلی۔ ایلیا پکارا گیا ہے جیسا کہ حضرت مسیح نے اسے پکارا تھا۔

ایلی ایلی لما سبقتانی۔ ترجمہ: (اے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑا) ایلی یا ایلیا سے مراد روح القدس ہے جو کہ مجازی خدا کی حیثیت رکھتا ہے۔ بقول مولوی مشہور ہے۔ کہ

نور شناست کہ ذات خدا اِنّست۔

پس جاننا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے اسی روح مقدس نورانی کو انسانی شکل میں اسی سرزمین پر نوع انسانی کی ہدایت کے لیے بھیجا ہے اس ضمن میں سورہ رحمٰن واضح دلائل ہے۔

اور انجیل میں سے لوقا باب ۱۰ آیات ۲۷ میں یوں لکھا ہوا ہے کہ اپنے خدا سے دل و جان طاقت اور عقل سے محبت رکھ کیونکہ یہ کائنات محبت کی بنیاد پر قائم ہوئی اور بلکہ اپنے پڑوسی سے برابر محبت رکھو۔

جس قدرتِ الٰہیہ سے پیدائش حضرت عیسیٰ ہوئی متذکرہ بیان صرف اسی قدرت الٰہیہ کے ضمن میں درج تھا۔ اب حضرت عیسیٰ کے بارے میں مختصراً نوٹ تحریر کیا جاتا ہے۔ وہ چیز کون تھا یعنی روح القدس۔

"روح القدس کی برکت سے حضرت عیسیٰ کا پیدا ہونا"

حضرت عیسیٰ روح اللہ کی پیدائش اس طرح ہوئی کہ اس کی ماں مریم کی منگنی ایک آدمی یوسف نجار کے ساتھ ہوئی تھی یوسف کے گھر جانے سے پہلے مریم خدا کے پاک روح کی قدرت سے حاملہ ہو چکی تھی یوسف پیغمبرزادہ اور

اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں میں تھا۔ اس لیے اس نے مریم کو چپکے سے چھوڑنے کا ارادہ کیا کیونکہ وہ مریم کو بدنام کرنا نہیں چاہتا تھا ابھی یوسف سوچ ہی رہا تھا کہ خدائے تعالیٰ کے فرشتے نے اسے خواب میں کہا کہ اے یوسف ابن داؤد اپنی بیوی مریم کو اپنے گھر لے جانے سے نہ ڈر۔ وہ روح القدس کی برکت اور قدرت سے حاملہ ہے اس کے ہاں بیٹا پیدا ہوگا تم اس کا نام یسوع رکھنا کیونکہ وہ لوگوں کو ان کے گناہوں سے نجات دلوائے گا۔

یہ سب کچھ اس لیے ہوا کہ جو خداوند نے نبی کی معرفت کہا تھا وہ پورا ہو کہ ایک کنواری حاملہ ہوگی اور اس کے ہاں بیٹا پیدا ہوگا۔ وہ عمانوایل کہلائے گا۔ جس کا مطلب ہے کہ (خدا ہمارے ساتھ ہے) بی بی مریم کے ہاں پیدا ہونے والے بیٹے کو جو نام دیئے گئے ہیں وہ یہ ہیں (۱) مسیح (۲) یسوع (۳) عمانوایل۔

اے یوسف ابن داؤد اپنی بیوی مریم کو اپنے ہاں لے جانے سے نہ ڈرو کیونکہ جو اس کے پیٹ میں ہے وہ روح القدس کی قدرت کاملہ سے اسکے ہاں بیٹا پیدا ہوگا اور وہ لوگوں کو ان کے گناہوں سے نجات دے گا۔ جب یوسف نیند سے جاگ اٹھا تو جیسا کہ خداوند کریم کے فرشتے نے اسے حکم دیا تھا اسکنے ویسا ہی کیا وہ اپنی بیوی کو اپنے گھر لے آیا لیکن اس وقت کنواری ہی رہی جب تک اس کے بیٹا پیدا نہ ہو جب اس حقیقت اور واقعات کی بنیاد پر حضرت عیسیٰ پیدا ہوئے تو سب سے پہلی کرامت یہ تھا کہ اس بچے نے مہد (یعنی جھولے) میں لوگوں سے باتیں کیں اور اپنی حقیقت راز سے لوگوں کو آگاہ کیا۔ جو جو باتیں و سوالات لوگ اسے کرتے تھے ان کا پورا پورا جواب دے دیا جاتا تھا

بائیبل کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ جب حضرت مریمؑ غسل حیض سے فارغ ہوئیں تو انہوں نے ایک اجنبی انسان کو دیکھا ابتداً تو وہ بہت گھبرائیں مگر پھر سکون کے ساتھ اس اجنبی سے گفتگو کرنے لگیں۔ لہٰذا یہ اجنبی کون تھا وہ جبرائیل علیہ السلام تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ اے مریم اللہ تعالیٰ اپنی جلالت سے روح القدس کو حکم کرے گا۔ تجھ کو ایک بچہ ہوگا گھبراؤ نہیں فوراً ہی اسی دوران اتنے میں روح القدس کا تجلّہ بی بی مریم پر پڑا اور قدرت الٰہیہ نے اپنے فرمان کو پورا کیا یعنی روح القدس کی برکت سے مریم حاملہ ہوگئیں جب حضرت عیسیٰؑ پیدا ہوئے تو اس وقت ہی مہد (یعنی جھولے) میں لوگوں سے متکلم ہو کر گفتگو جاری رکھی۔ اب یہ اس قابل غور ہے کہ روح القدس کون تھا جس کو حضرت عیسیٰؑ نے خداوند اور اپنے باپ کے نام سے پکارا وقت اور تقاضا حالات کے بنیاد پر حضرت عیسیٰؑ میں تمام برکتیں اور حکمتیں دے دیں

Scanned by CamScanner

جو اس زمانے میں کرامات ضروری تھے۔ ہر اقسام کے مریض روح بد وغیرہ وغیرہ جو بھی مریض اس کے پاس لے آتے تو وہ ان کو ہاتھ مسح کرکے بیمار تندرست ہو جائے گا۔ حتیٰ کہ وہ مردے بھی زندہ کر دیے گئے۔

تعلیمات :۔ حضرت عیسیٰؑ اپنے شاگردوں اور مریدوں کے نام پر ذیل درج ہیں

۱۔ **شریعت** : شریعت کو پورا کرو یہ نہ سمجھو کہ میں توریت اور نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں۔ منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں۔

۲ **خون** :۔ خون ہرگز نہ کرنا جو کوئی خون کرے گا وہ دنیا اور قیامت کی عدالتوں میں سزا کے لائق ہوگا۔

۳۔ **غصہ** : غصہ نہ کرنا ایمان جاتا رہے گا۔ آخر تباہی تمہاری ہوگی۔

۴ **قسم** : جھوٹی قسم ہرگز نہ کھانا میں کہتا ہوں کہ قسم بالکل نہ کھانا نہ تو آسمان کی اور نہ قرآن کی نہ ان کے بادشاہت کی۔

۵۔ پڑوسی سے محبت رکھو۔ بلکہ کوشش کرکے دشمنوں سے بھی محبت رکھو اپنے ستانے والوں کے لیے دعا کرو۔

۶۔ **روزہ** :۔ جب تم روزہ رکھو گے تو ریاکاروں کی طرح اپنی صورت اداس نہ بناؤ اور اپنا منہ بگاڑو بلکہ پاکیزگی ہوگی یعنی ثواب سے محروم رہو گے۔

۷ **دعا** :۔ دعا ایمان کے ساتھ مانگو ڈھونڈو تو پاؤ گے دروازہ کھٹکھٹاؤ تو تمہارے واسطے کھولا جائیگا دعا کرتے وقت تو ریاکاروں کے مانند منہ نہ بگاڑو کیونکہ وہ عبادت خانوں میں بازاروں کے موڑ پر کھڑے ہو کر دکھاوے کے لیے دعا کرنا پسند کرتے ہو جو کہ بے سود اور نقصان دہ ہے۔

عزیز بھائیو ! یہ وہ باتیں ہیں جو ہمارے مرشدانِ دین وقتاً فوقتاً اپنے معتقدوں اور مریدوں کو سمجھاتے رہے ہیں لیکن اس کے باوجود کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اپنے مرشدین کے برخلاف ناجائز باتیں استعمال کرتے ہیں کہ ہمارے بزرگان دین ہمیں کچھ نہیں بتاتے حالانکہ یہ ان کی غلط فہمی ہے۔

نزولِ سورۂ کہف

ملاؤں نے بہت سے لوگوں کے ذہن میں یہ بات ڈال دی ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے سوا اور کسی بھی پیغمبر کی امت بہشت کا حقدار نہیں ہو سکتا حالانکہ یہ بات بالکل ہی غلط ہے اس لیے اللہ تعالیٰ نے ضرورت محسوس کی کہ اصحاب کہف جو کہ حضرت عیسیٰ کے ماننے والے تھے ان کے بارے میں جناب نبی کریمؐ کو یہ واضح کر دوں اور اس بارے میں آنے والا قوم عبرت حاصل کریں اگر میں پورے قرآنی واقعہ اس کتاب میں درج کروں تو کتاب بہت بڑا ہو گا اور اشاعت میں مجھے دشواری ہو گی صرف چند مختصر باتیں عبرت کے لیے بیان کرتا ہوں۔

اصحاب کہف

مسیحی مذہب کے ابتدائی قرنوں میں متعدد واقعات ایسے گزرے ہیں کہ راسخ الاعتقاد عیسائیوں نے مخالفوں کی ظلم و وحشت سے عاجز آ کر پہاڑوں کے غاروں میں پناہ لی اور آبادیوں سے کنارہ کش ہو گئے یہاں تک کہ وہیں وفات پا گئے اس بارے میں ہر مفسر و مورخ نے کچھ نہ کچھ مختلف واقعات بیان کیے ہیں۔ لکھتے ہیں کہ یہ لوگ اصحاب کہف ایک رومی ظالم بادشاہ جس کا نام عربوں کے ہاں دقیانوس بتایا جاتا ہے اس نے ان پر ظلم کیا اور ان کو واحدانیت کی پرستش سے روکا۔ بلکہ ان کو گرفتار کر کے قتل کرنے کا حکم دے دیا گیا۔ بادشاہ دقیاس کا زمانہ ۲۴۹ء سے ۲۵۱ء تک تھا اس ظالمانہ حکم کی بنیاد پر یہ لوگ پہاڑوں میں جا کر کسی غار میں پناہ لینے پر مجبور ہو گئے ان کا یہ واقعہ قدرت الٰہی کا عجیب و غریب کرشمہ ہے۔

لہٰذا اس ضمن میں پیغمبر اسلام کو واقعات سے معلوم کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کلام پاک میں سورہ کہف نزول فرمایا۔ مفسرین ان کے بیدار ہونے کے بارے میں مختلف سال بیان کرتے ہیں کوئی دو سال کوئی تین سو سال کلام پاک میں اللہ تعالیٰ یہ فرماتے ہیں کہ ان کے بارے میں پروردگار کو صرف علم ہے اکثر و بیشتر علماؤں کا متفقہ فیصلہ یہی ہے

کہ ظہور حضرت مہدی کے وقت وہ بیدار ہو جائیں گے۔ چنانچہ ہم ذکریوں کو اسی بات پر اتفاق ہے۔

سوال یہ ہے کہ اصحاب کہف کون تھے۔؟ یہ چند نوجوان تھے مفسرین ان کی مختلف اعداد بتلاتے ہیں مگر متفقہ طور پر سات بتایا جاتا ہے آٹھواں ان کا کتا قطمیر تھا۔

وصال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں کو ظہور مہدی کا انتظار ہے اور یہ سلسلہ کب تک جاری رہے گا وہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہی جان سکتی ہے۔

بات صرف یہ ہے کہ مہدی "نور الخفی" ہے لہذا لازمی ہے کہ یہ سلسلہ دچکر چلتا رہے چونکہ نور الخفی کے اعداد ۹۷۷ ہے اس لیے ہجری ۹۷۷ھ کی رُو سے کافی احادیث اس ضمن میں موجود ہیں۔

اس سلسلے میں ملا ابراہیم عمرانی کے چند ابیات بغور مطالعہ ہو

نعت در توصیف مہدی

کجائی مہدی مخفی کجائی ذو چشم از تو دارم روشنائی
بجز تو چشم من نور نہ دارم بجز تو تاب مانوذی نہ دارم
ہمالم روشنائی از تو دارم دماغم بو یائی از تو دارم
کجائی مہدی مخفی کجائی چرا در کار مشکل مازیائی
تو باشی قوت روح روانم تو باشی قوت ہر جسم و جانم
لسان نا مانده باشد در دہانم بجز نام تو من دیگر نہ خوانم
کجائی مہدی مخفی کجائی شدم بریان از داغ جدائی
زبان را لفظ شکر از تو باشد بدن را نور انوار از تو باشد
شب تاریک زیور از تو باشد سیاہ رو آنکہ منکر از تو باشد
کجائی مہدی مخفی کجائی چہ باشد یک شب چوں ماہ برائی

Scanned by CamScanner

ماہ و مہر روشنائی از تو دارد   سما دست شفائی از تو دارد
زمین ام بے نوائی از تو دارد   خلائق راہنمائی از تو دارد
کجائی مہدی مخفی کجائی
فنا دم من دریں جا بے نوائی

جناب ملا ابراہیم عمرانی نے اس قدر تو ضرور واضح کر دیا کہ مہدی علیہ السلام آئے تو تھے مگر پھر وہ مخفی ہو گئے

اندریں بارہ سید داد کریم ابن ملا سید عیسیٰ ملائی کلگ نے یوں اظہار خیال فرمایا

از قریب مصر و مکہ تا بہ ہند آمد پدید
کس نمے فہمید ز عالم زانکہ مہدی آمدہ

ذکریوں کی مختصر تواریخ

ایک اندازے کے مطابق ذکریوں کی تعداد تقریباً پندرہ بیس لاکھ ہے یہ لوگ زیادہ تر مکران و ایرانی بلوچستان جالاوان لسبیلہ، کراچی اور سندھ کے اضلاع میں آباد ہیں یہ سیدھے سادے اور مخلص لوگ پاکستان کے محب وطن اور امن پسند شہری ہیں مجھ سے اکثر لوگوں نے یہ پوچھا ہے کہ ذکری کس قسم کے لوگ ہیں اور ان کا عقیدہ کیا ہے؟

کوئی مجھکو بتلائے کہ ہم ان کو بتلائیں کیا

میں ان کو ہمیشہ سے یہ جواب دیتا رہا ہوں کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کا ذکر اتنی کثرت سے کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ان کو ذکری کے نام سے پکارا جاتا ہے بات یہ ہے کہ

دینِ اسلام حکم الٰہی طرز ابراہیم عمل رسول
نماز فقط سجدہ عبادت ذکر الٰہی قبول "احقر"

مجھے افسوس ہے کہ ان کے متعلق اتنی باتیں اور افواہیں شر پسند لوگوں نے مشہور کر رکھی ہیں کہ ان کا شمار نہیں ان کے متعلق غلط افواہیں پھیلانے میں نیم ملا قسم کے لوگ اور خصوصاً وہ شخص جو ذکریت سے تائب ہوئے ہیں اور ان کی آنکھوں میں تعصب کا چشمہ چڑھا رہتا ہے بقول علامہ اقبال

دین کافر فکر و تدبیر و جہاد
دین ملا فی سبیل اللہ فساد "اقبال"

بقول مورخ ذکریوں کے متعلق جتنی باتیں مشہور کر رکھی ہیں وہ سب ہی لغو اور بے بنیاد ہیں محض تعصب کی وجہ سے متعصب لوگوں نے غلط باتیں مشہور کر رکھی ہیں جن کا حقیقت سے دور کا واسطہ بھی نہیں، یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ بے چارے ذکریوں کو روشناس کراتے وقت لوگ اتنے تعصب سے کیوں کام لیتے ہیں نیم ملا قسم کے لوگوں کا کہنا ہی کیا مگر تعجب تو اس بات پر ہے کہ پڑھے لکھے لوگ بھی اس ذہنی مرض سے چھٹکارا بھی حاصل نہیں کر سکتے مثلاً جناب سردار خان اپنی کتاب

Scanned by CamScanner

"مبلوچ" کے صفحہ ۲۳۲ پر لکھا ہے کہ "ذکریوں کے زبان پر قرآن ہے لیکن دل میں شیطان۔ خدا سے ڈرتے ہیں لیکن شیطان کو عزیز رکھتے ہیں۔"

لیجیئے جناب ایک صاحب جو اعلیٰ تعلیم یافتہ ہو ذکریوں کے برخلاف بھی غلط لفظ استعمال کرکے اور غلط فتویٰ صادر کرکے اپنا نام بھی ذکریوں کو برا بھلا کہنے والوں میں شامل کردیا ایسے غلط فتویٰ دینے کی وجہ یہ ہے کہ ذکریوں کی زیادہ تر آبادی غیر تعلیم یافتہ ہے ذکریوں کو مفلوج کردیا گیا تعصّب سے کام لیکر ان پر ناجائز ظلم روا رکھا گیا یہ سب کچھ ظلم ریاستی نوابوں اور سرداروں کی وجہ سے ہوا۔

"ذِکریوں کا عقیدہ"

ذکریوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت امام مہدیؑ اس دنیا میں آئے ہیں اور ہدایت دیکر چلے گئے ہیں اب یہ ضروری ہے کہ ہم ان کے نائبوں کی دی ہوئی ہدایتوں پر عمل کریں یہی بات شریعت کے ٹھیکیداروں کو ناگوار گزری ہے انہوں نے ذکریوں پر طرح طرح کے مظالم ڈھائے اور اپنے ریاستی حکمرانوں کے ذریعے ان کو نیست و نابود کرنے کی ہر ممکن کوشش کی اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ امام مہدیؑ کون تھے جن کے ذکری فرقے کے لوگ پیروکار ہیں۔

بھلا ہو گردشِ ایام کا:۔ ذکریوں کے جو قیمتی علمی اثاثے اور کتب خانے تھے سب کے سب جلا دیئے گئے اور یہ سب کچھ پائمال کردیئے گئے۔ ان کو بے دست و پا کردیا گیا۔ انہوں نے مجبور ہوکر مہدویان ہندوستان کے کتب خانوں سے سہارا حاصل کرکے اپنے لیے چند علمی نسخے تیار کیئے اور وہ بھی نقل در نقل ہیں اب ان کے پاس ذکرِ الٰہی وہ صحیح اور سالم چیز موجود ہے جو سینہ بہ سینہ چلی آتی رہی ہے جو ان کو ورثے میں ملی ہے اور اس کو سنکر ہر ایک ذی ہوش یہی کہے گا کہ یہ ذکر اور قرآنی دعائیں جو موتیوں کی ایک لڑی ہے موجود ہے۔

مختصر یہ کہ ذکرِ الٰہی ہر ذکری فرد چاہے وہ مرد ہو یا عورت بڈھا ہو یا جوان اس پر پانچ وقت ذکر فرض ہے تین وقت خصوصی طور پر مجلس ذکر با جماعت اور سجدہ دعا فرض اور لازمی ہیں جو کوئی ذکر نہ پڑھے وہ اپنے فرض سے غافل ہے ذکرِ کثیر کرنے

Scanned by CamScanner

والوں کو ذکری نرتے ہیں اچھی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

بیعت :۔ ہر بالغ ذکری فرد پر چاہے وہ مرد ہو یا عورت لازم ہے۔ بیعت کو ذکریوں میں توبہ کہا جاتا ہے ہمارے ہاں بیعت کرنا لازمی ہے۔ بقول رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔

من مات ولیس فی عنقہ بیعۃ ومات میتۃ الجاھلیۃ

یعنی جو کوئی مرا اور اسکی گردن میں بیعت (کا طوق) نہیں تو وہ جاہلیت کی موت مرے گا

زیارت کوہِ مُراد :۔ یہ مقدس جگہ مقام محمود ہے اس لیے ذکری عقائد کی بنیاد پر مقام محمود کی زیارت کرنا فرض اور لازمی ہے کیونکہ مقام محمود شفاعت کبریٰ کی جگہ ہے چند علمایان دین کا خیال ہے کہ مقام محمود چوتھے آسمان پر ہے۔ یہ مقام جبکہ شفاعتِ کبریٰ کی جگہ ہے بھلا کوئی بتائے کہ چوتھے آسمان پر کون انسان جا سکتا ہے اس لیے ہمارے عقائد کی رو سے مقام محمود یہی ہے۔

چوگان :۔

چوگان ہمیشہ بزرگ راتوں مثلاً شب برات، شب لیلۃ القدر، شب نہم ذوالحج اور دیگر خاص موقعوں پر ایک دائرہ بنا کر تمام رات اللہ تعالیٰ کا ذکر ثنائے نور محمدی مہدی کی شان میں قصیدے گاتے ہیں یہ سلسلہ قلندرانہ ہے اس کے دیدار کے عاشق مست دمدہوش ہو کر چوگان کرتے ہیں قلندر لعل شہباز نے اسی بارے میں یوں فرمایا ہے ؎ میری زندگی میں بہار آئی تو میری گلشن ہوئی آباد۔ بھلا کس سمت سے چوگان کی صدا آتی ہے دیکھو سردر

عام لوگ کوہ مراد پکارتے ہیں۔ حالانکہ لفظ کوہ مراد نہیں۔ بلکہ کوہِ مراد ہے جس کے معنیٰ ہیں مرادوں کی گلی یا بازار۔ یعنی جو بھی شخص اس بازار میں آئے جو کہ مرادوں کا بازار ہے یقیناً اسے مرادیں خریدنا پڑیں گی یا مرادیں مانگنا پڑیں گی۔

نوٹ :۔ لفظ دراصل کوُ ہے مگر لفظ بلوچی میں کوُہِ یا کوہِ مراد کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ کوُ کے معنیٰ بازار یا گلی۔

من آن عثمان مروندی کہ یار خواجہ منصورم
نہ لرزم از ملامت ہا کہ من بردار مے رقصم (عثمان مراندی)

شب بیداری کے لیے چوگان ایک ایسا مشغلہ ہے جو ہر چھوٹے و بڑے کو بیداری کا موقع میسر آتا ہے یہ ہماری روحانی و جسمانی پرورش کے لیے ذکری فرقہ کی ثقافت کی عکاسی کرتا ہے جب قوم کی ثقافت نہیں وہ قوم، قوم ہی نہیں ہے۔ ڈول اور ساز کو کالعدم کرکے اس کی جگہ پر ثقافت چوگان قائم کی گئی ہے تاکہ شب بیداری حمد و نعت و ثنائے خداوندی میں گزرے۔

چنانچہ تمثیلاً چند ابیات چوگان درج ذیل ہیں۔

	سوالاً	جواباً
۱۔	یا ھومن	یا اللہ
۲	کہہ خوبؐ	اللہ خوبؐ
۳۔	ابتدائے آدم	برکتانی محمد
۴	یا ھادی بزرگ توہی	یا محمد رسول اللہ
۵۔	این دمال پہ محمدی نامؐ	بارانی واجہ محمدؐ
۶۔	عرش ءَ صدا ئنت نورے بیائنت	نور اشناسیں کہ ذات خدا ئنت
۷۔	یادِ ھادی ترا بادکنیںؑ	یاد قلندر یا نور فلک
۸	یادِ کنیںؑ مبیںؑ	مھدی ئنت سرد دریؑ

لہ آپ کے چہرۂ انوار پر نقاب تھا جب آپ بصورت نورانی مقام محمود پر ظہور ہوتے تو اصحابانِ دیدار نورانی سے فیضیاب ہو جاتے حق اکر کرد بیاں بھی نازل ہو جاتے۔ اور اصحاب کے ساتھ مقام محمود کو مرکز کر کے اردگرد سجدۂ عبادت میں شامل ہوتے اور آپ کے دیدار انوار سے سب کی مرادیں پوری ہو جاتی تھیں یہی وجہ ہے کہ اس مقدس مقام کا نام بلفظ بلوچی کوہِ مراد ہوا ہے چنانچہ یہی روح مقدس ہر شب قدر کو فرشتوں کے ساتھ مکہ مکرمہ پر نزول ہوتا رہتا ہے جبکہ کے بارے میں اگلے صفحات پر وضاحت کی گئی ہے۔

"عظمت لا اِلٰہ اِلّا اللہ"

ایک روایت میں آیا ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کیا گیا ہے کہ کلمہ لا اِلٰہَ اِلّا اللہ کی عظمت اور بڑائی اس قدر ہے کہ یہ کلمہ نہایت ہی بزرگ اور عزت والا ہے کہ کوئی شئے بھی اس کلمے سے بزرگ و بالاتر نہیں صحیح مسلم و بخاری میں حضرت اسامہ کی روایت ہے کہ ان کو آنحضرت نے بنو الحرقہ کی طرف ایک فوجی مہم دیکر بھیجا تھا لڑائی میں آسامہ نے ایک آدمی پر حملہ کیا ساتھ ہی ایک اور انصاری بھی حملہ آور ہوا۔ آسامہ کہتا ہے کہ جب میری تلوار اس کے سر پر چمکی تو وہ پکار اٹھا لا اِلٰہَ اِلّا اللہ۔ میں نے کچھ پرواہ نہ کی اور قتل کر ڈالا۔ لیکن کلمہ کی صدا سنکر انصاری نے تلوار روک لی آنحضرت ﷺ کو جب یہ معلوم ہوا کہ تو نہایت ہی ناراض و غمگین ہوئے اور فرمایا۔ اقتلتہٗ لبد ما قال لا اِلٰہ الا اللہ تو نے اس کو قتل کر دیا باوجود اس کے کہ اُس نے لا الہ الا اللہ کہا تھا میں نے عرض کیا۔ انما کان متعوذاً وہ تو اس نے محض میری تلوار سے بچنے کے لیے کہہ دیا تھا۔ فی الحقیقت وہ مسلمان نہیں ہوا تھا۔

نمازال ربھا علیٰ حتیٰ تمنیت انی لماکن اسلمت قبل ذالک الیوم ؒ لیکن آنحضرت برابر یہی جملہ دہراتے رہے تو نے قتل کر ڈالا باوجودیکہ اُس نے لا الہ الا اللہ کہا تھا یہاں تک کہ آنحضرت کا حزن و ملال اور اس واقعہ کا تاثر دیکھ کر مجھے اس قدر ندامت ہوئی کہ دل نے کہا کہ کاش آج کے دن سے پہلے میں مسلمان ہی نہ ہوا ہوتا مگر تعجب یہ ہے کہ ہمارے چند مدبر اور قابلِ قدر شخصیت نے اپنے اپنے تصانیف تاریخ بلوچستان میں یہ تحریر فرمایا ہے کہ جناب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نصیر خان نوری حکمران قلات کے خواب میں آکر انہیں اس بات کی بشارت دی تھی کہ مکران جاکر ملک دینار اور ذکریوں کو قتل و غارت کردیں کیونکہ وہ ذکر پڑھتے ہیں اسلیئے یعنی لا الہ الا اللہ بکثرت پڑھتے ہیں اسلیئے انہیں ذکری کہا جاتا ہے۔ لہذا اس وجہ سے خان نصیر خان نوری نے ملک دینار حاکم کیچ مکران پر حملہ کیا اور ذکریوں کو نہایت ہی بے دردی سے قتل و غارت کیا۔ آیا یہ حقیقت پر مبنی ہو سکتا ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی کے خواب میں کبھی یہ کہے گا کہ جاؤ جو شخص لا الہ الا اللہ کہے اسے قتل و نیست و نابود کر دو آیا عقلِ سلیم اس بات کو تسلیم کر سکتی ہے؟ یہ ایک گستاخی شان جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نہیں تو کیا ہے حالانکہ تاریخ یہ بتاتی ہے کہ ہر زمانے میں جب کہ ایک ملک کے حاکم نے دوسرے ملک کے حاکم پر حملہ کیا تھا وہ فقط ملک گیری کا حوس ہی رہا ہے۔

Scanned by CamScanner

مُلاّئے اِزم

واعظاں کہ جلوہ گر محراب و منبر میزند	چوں بخلوت میروند آں کار دیگرے کنند

ملّا لوگ جب بھی حضرت مہدی علیہ السلام کا نام سنیں گے تو ان کے جسم کے رونگٹے کھڑے ہونگے اور مہدی علیہ السلام کے ماننے والوں پر درندوں کی طرح حملہ کرنے سے دریغ نہیں کریں گے۔ پس جبکہ نور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے (۹۹) اسمائے گرامی ہیں ان میں سے بزرگ ترین نام مہدی ؑ ہے مقام مہدی ؐ پر فائز ہو کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم دنیاوی ہر مادی اشیاء سے متبرہ تھے حضرت نور فاک نور محمد مہدی ؑ سرچشمہ ہدایت کائنات اور صاحب علم لدنی تھے۔ بقول قاضی ابراہیم کشائی ؒ

علم لدنی را کس نداند بجز او
عالم از علما رنہاند مہدی آخر زماں

تواریخ مکران شاہد ہے کہ ایک زمانے میں تمام مکران ایرانی بلوچستان قصر قند کے لوگ اور انہی ملاؤں کے آباؤ اجداد ذکری عقیدہ کے پیروکار تھے اور یہی عقیدہ رکھتے تھے جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے

ملک دینار گچکی۔ ذکری حاکم کیچ مکران کی شہادت کے بعد باقی بچے کھچے ذکریوں کا گروہ پہاڑوں، بیابانوں، جنگلوں اور ویران وادیوں میں گم نامی کی زندگی گزارنے پر مجبور ہو گئے یہ لوگ مال مویشیاں پال کر اپنا گزر اوقات کرنے لگے۔ ذکریوں کے کتب ملانے جلا دیئے گئے اب فقط ان کے پاس چوگان جس کا مختصر بیان کر چکا ہوں اور ذکر الٰہی جو سینہ بسینہ چلتی تھی باقی رہ گئے جو اب تک موجود ہے سرکاری مراعات حاصل کرنے کے لیے تمام سرداران اور وڈیرے مثلاً گچکی۔ بزنجو۔ رند محمد حسنی۔ ساجدی، کلمتی، مینگل سنگر وغیرہ نے ذکریت ترک کر دی کیونکہ وہ صرف اس لیے کہ ہماری سرداری اور جاگیرداری برقرار رہے اور بلکہ مزید برآں انہوں نے خان آف قلات سے مراعات حاصل کریں اپنے اسلاف کو بھول گئے اور ذکریوں کے بچے کھچے مال وملکیت پر قبضہ کر لیا اور خان قلات کی خوشنودی کے لیے ذکریوں پر گوناں گوں مظالم ڈھانے لگے۔

شب قدر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حٰمٓ ۚ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۚ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ

حا میم قسم ہے (اس) کتاب واضح کی کہ ہم نے اس کو ایک برکت والی رات میں اتارا ہے ؎ا

اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ (۳) فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ

کیونکہ ہم بندوں کو خبردار کر دینے والے تھے۔ ؎۲ اس رات میں ہر حکمت والا معاملہ، ہماری پیشی سے حکم ہو کر طے کیا جاتا ہے۔ ۳

اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ۭ اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ۚ رَحْمَةً مِّنْ

ہم آپ کو پیغمبر بنا کر بھیجنے والے تھے بسبب اس رحمت کے جو آپ کے پروردگار

رَّبِّكَ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

کی طرف سے ہے ؎۲ بیشک وہ بڑا سننے والا بڑا جاننے والا ہے ؎۳

؎ا لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر لیلۃ المبارکۃ مراد شب قدر ہے جو حدیث نبوی کے مطابق ماہ رمضان کے آخری عشرہ کی کسی طاق رات میں واقع ہوتی ہے۔

ھی لیلۃ القدر علی ما روی عن ابن عباس وقتادۃ وابن جبیر ومجاھد وابن زید والحسن وعلیہ اکثر المفسرین (روح)

ایک قول یہ بھی مروی ہے کہ اس روز سے مراد نصف شعبان کی رات ہے لیکن محدثانہ رنگ کے مفسر ابن کثیر نے اسکی تردید زور سے کی ہے۔

؎ حوالہ تفسیر ماجدی

وقد ذکرنا الاحادیث الواردۃ فی ذالک فی سورۃ البقرۃ بما اغنیٰ من اعادتہ
ومن قال انہا لیلۃ نصف من شعبان کما روی عن عکرمۃ فقد ابعد النجعۃ.

(ابن کثیر

حٰمٓ والکتٰب ان پر حاشیہ بیشتر گزر چکے انزلناہ

ضمیرہ الکتٰب کی جانب ہے)

؎ اپنی غایت شفقت وکرم سے) یہ انذارہ ہمیشہ بندوں ہی کی مصلحت سے انہیں کو عواقب امور سے مطلع و متنبہ کرنے کے لیے ہوتا ہے

؎ . یعنی مشیت تکوینی کو جس طور پر جس کام کی انجام دہی منظور ہوتی ہے وہ اسی متعین طور ملائکہ متعلقہ کے سپرد کردیا جاتا ہے . بشری حساب وتخمینہ کے حساب سے ایک سال کی مدت کے لیے حکیم کے معنیٰ پرحکمت کے ہیں کل امرٍ حکیم ہر حکمت والے معاملے سے یہ مراد نہیں کہ کچھ معاملے حکمت والے نہیں ہوتے باحکمت کو سب ہی معاملات ہوتے ہیں ۔حکیم کی قید قیدِ واقعی ہے حکیم کے دوسرے معنیٰ محکم ومضبوط کے ہیں یعنی اللہ کے اٹل قوانین سالانہ کے اجرار کا وقت یہی ہوتا ہے امرنا من عندنا امرًا کے صیغہ کا نکرہ ہونا اظہار و عظمت وشان کے لیے ہے۔

و تنکیرہ للتفخیم (روح) اس کے ساتھ حکیم کا اضافہ خود ہی اظہار عظمت وجلالت کے لیے تھا پھر اس پر امرنا من عندنا کے مزید اضافہ نے اس عظمت وجلالت کو اور کئی گنا بڑا کردیا

؎ ۵ کہ آپ کے ذریعے سے بندوں کو حق وباطل خیر وشر کی راہوں سے پوری طرح آگاہ کریں رحمۃً من ربک رحمۃ اللعالمین اس معنیٰ میں ہیں کہ آپ کے ذریعہ سے کل بندوں کو بلا امتیاز وتفریق نیکی وبدی کے راستوں سے آگاہ کردیا گیا دبالمومنون رؤف رحیم مومنین کے حق میں آپ رؤف ورحیم ہیں کہ انہوں نے آپ کے پیغام کو قبول کیا اور آپکی ہدایت سے پوری طرح مستفیض ہوئے اور رحمت خاص خود آپ کے حق میں اس معنیٰ میں کہ آپ ہی کو ذریعہ واسطہ اس رحمت عالم کا بنایا قرآن حکیم کی ابتدائی نزول کی گھڑی کو جسے ایک جگہ شب مبارک لیلۃ المبارکہ سے موسوم

Scanned by CamScanner

کیا گیا ہے دوسری جگہ شب قدر لیلۃ القدر کے خطاب گرامی سے یاد فرمایا ہے

إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ۝ تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمْرٍ ۝ سَلَامٌ هِيَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝

ہم نے اس قرآن کو شب قدر میں اتارا ہے اور تم سمجھتے ہو کہ شب قدر کیا چیز ہے؟ شب قدر وہ برتر اور گرامی شب ہے جو ہزاروں مہینوں سے بھی بہتر ہے بعض اہل شرع کی طرح یہاں اس الجھاؤ میں پڑنے کی مطلق حاجت نہیں کہ قدر یہاں اپنے کسی لغوی معنیٰ میں آیا ہے آیا بمعنی حکم و تقضا شرف و تعظیم بہتر صورت جو بھی پہلو اختیار کیا جائے اس شب مبارک کی بے حد و بے حساب بزرگی خود آیات کریمہ میں خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ بیان کر رہی ہے۔ یعنی وہ ایک رات جو ہزاروں مہینوں بلکہ ہر محدود اور شمار کی ہوئی مدت سے بڑھ چڑھ کر ہے۔ جس مبارک رات کو قرآن جیسی بے نظیر نعمت دنیا کو ملی ہو آسمانوں اور زمینوں کے فرمان روا نے خاک کے پتلے کو اپنے محفوظ کلام کے شرف سے سرفراز کیا ہو اس کی رحمتوں اور برکتوں کا احاطہ کرنا انسانی دماغ تراشے ہوئے علم الحساب کے اعداد سے بھلا کس طرح ممکن ہے؟ یہ شب مبارک آتی ہے روح و جان کے عالم میں بہار کے موسم کا نام ماہ رمضان ہے اس مبارک ماہ کا سب سے زیادہ مبارک زمانہ اس کا آخری عشرہ ہوتا ہے پھول بھی کھلتا ہے چمن مہکنے لگتا ہے لیکن گلاب کی کلی جب کھلتی ہے تو اس وقت چمن کی مہک کچھ اور ہو جاتی ہے رمضان کا آخری عشرہ چمن میں گلاب کے کھلنے کا زمانہ ہوتا ہے۔ پاکوں اور پاکبازوں کا سردار اس عشرہ پر ذکر و عبادت الٰہی کے لیے وقف رہتا ہے گو وہ کونسا زمانہ ہوتا تھا جب وہ عبادت الٰہی کے لیے وقف نہ ہوتا تھا؟ اسی عشرہ کی کسی مقدس رات میں وہ مقدس گھڑی آجاتی ہے جس کی فضیلتوں اور برکتوں کی شرح و تفصیل کے لیے الفاظ و عبارت کا دفتر ناکافی ہے اس دولت بے بہا کی تلاش اگر انسان انہی راتوں کی نیند بھی نہ قربان کر سکے تو یقیناً اس کے دل کو اس قدر والی رات کی ذرا بھی قدر نہیں ہے۔ اس کے تعین سے اسی لیے قصداً و مصلحتاً بے اتفاقی برتی گئی ہے اور وہ رات جو سلامٌ هي حتى مطلع الفجر شام سے صبح تک سراسر رحمت ہی رحمت ہے اس کے باعث دنیا کے سب سے بڑے حکیم نے اپنی امت سے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ

Scanned by CamScanner

اسکو تلاش کر آخری عشرہ رمضان کی طاق راتوں میں، جن جاگے ہوئے دلوں کی آنکھیں آج ان راتوں کو کسی کی یاد میں جاگ جاگ کر کاٹیں گے کل وہ خود محسوس کرینگے کہ ان کی آنکھیں نہیں ان کا نصیب جاگ رہا تھا۔

مقام محمود

از عدم گوہرے پدید آورد — چوں نظر اندو بہ ہیبت کرد
زو فلک ساختہ و زمیں گسترد — وحدہٗ لا الٰہ الا ھُو

ذکری مکتبۂ فکر مقام محمود کی زیارت کو باعث ثواب و نجات آخرت تصور کرتی ہے ان کے عقیدے کے مطابق سیدنا امام سراج الدین قدس اللہ سرہٗ کے ارشادات کے مطابق وہی روح خاک جس کا ذکر قرآن حکیم میں بار بار آیا ہے ہر سال شب قدر کو فرشتوں کے ساتھ نزول فرماتے ہیں چنانچہ اسی روح نورانی کی زیارت کی غرض سے ہر سال رمضان شریف کی ۲۷ ویں تاریخ کو جمع ہو کر زیارت کرتے ہیں اور فقراء و مساکین میں لنگر تقسیم کرتے ہیں نہ صرف یہ ہمارا عقیدہ ہے بلکہ دوسرے تمام مسلمان بھی نہایت ہی تزک و احتشام سے شب قدر مناتے ہیں اور یہی عقیدہ رکھتے ہیں۔ چنانچہ حضرت سید محمد دہلوی کتاب نور العصر میں لکھتے ہیں کہ ہر زمانے میں تنزل ملائکہ ضروری ہے

تنزل الملائکۃ والروح فیھا باذن ربھم من کل امر (سورہ قدر)

اس رات (شب قدر) میں فرشتے اور روح ہر امر لے کر اپنے رب کے حکم سے نازل ہوتے رہتے ہیں اب یہ آیت صاف پکار رہی ہے کہ یہ سلسلہ برابر جاری رہتا ہے اور رہے گا۔ صیغہ مضارع تجدد و استمرار کی دلیل ہے یعنی یہ فعل ہر دفعہ شب قدر میں ہوتا رہتا ہے فرشتے جمع ہیں اور روح واحد یعنی فرشتے اور روحین یا ارواح کا لفظ نہیں ہے بلکہ فرشتے ایک روح کے ساتھ آتے ہیں تو یہی ایک روح (قوت الٰہیہ) تو ایک ہی جگہ ایک ہی کے پاس آئے گی۔ اور اسی ایک کے ساتھ سب فرشتے امر لیکر آئیں گے۔ روح سے مراد نور مہدی کے ہیں

ملاحظہ ہو نور العصر صفحہ ۹۸

قرآن حکیم میں فرمانِ باری تعالیٰ ہے۔

وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۔ وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا (سورہ بنی اسرائیل)

ترجمہ :۔

اے رسول رات کے کچھ حصّے میں تہجد پڑھ لیا کریں جو آپ کے لیے زائد انعام ہے عنقریب آپ کا پروردگار آپ کو مقام محمود میں بھیجے گا۔ اور کہہ دیجئے ۔ اے رب مجھے اس میں سچائی کے ساتھ داخل کریں اور سچائی کے ساتھ (اس سے) باہر نکالیں اور مجھے اپنی جانب سے غلبہ و نصرت عطا فرمائیں

تو جناب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا حکم اسی طرح بجا لایا۔

اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ

ترجمہ :۔ بے شک آپ کا پروردگار جانتا ہے کہ آپ اور آپ کے ساتھ ایک گروہ کبھی رات کے آدھے حصّے میں اور کبھی رات کے تہائی حصے میں تہجد ادا کرنے کے لیے کھڑے ہو جاتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تہجد پڑھنے کا عمل شروع فرمایا تو حق تعالیٰ نے اپنا وعدہ یوں پورا کیا اور حضور کو مقام محمود دے گئے۔

سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِيْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ

(سورہ بنی اسرائیل)

ترجمہ ، پاک ہے وہ ذات جو لے گیا اپنے بندے کو رات کے حصّے میں مسجد الحرام سے مسجد الاقصیٰ تک کہ جس کے چاروں اطراف ہم نے برکتیں رکھی ہے تاکہ اسے اپنی خاص نشانیاں دکھائیں بیشک وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے

Scanned by CamScanner

مسجد اقصیٰ کے بارے میں علمائے اسلام کا آپس میں بے حد اختلاف ہے تفسیر عباشی میں ہے کہ امام جعفر صادق سے دریافت کیا گیا کہ وہ مسجدیں جن کی خاص خاص فضیلتیں ہیں کون کون سی ہیں تو آپ نے فرمایا مسجد الحرام مسجد الرسول۔ کسی نے عرض کیا کہ مسجد اقصیٰ تو فرمایا کہ مسجد اقصیٰ وہ ہے جہاں شب معراج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے گئے تھے کسی نے عرض کی لوگ کہتے ہیں کہ مسجد اقصیٰ سے بیت المقدس مراد ہے فرمایا کہ اس سے تو مسجد کوفہ افضل ہے پس اس سے معلوم ہوا کہ مسجد اقصیٰ و مقام محمود ایک ہی چیز ہیں کیونکہ قرآن حکیم سے مقام محمود و مسجد اقصیٰ میں حضور کے جانے کا ذکر موجود ہے

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک کے نشان مقام محمود پر موجود ہیں۔ تفسیر ماجدی میں یوں مذکور ہے کہ یہ مقام شفاعت کبریٰ کا ہے۔

ابوہریرہ رضؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مقام محمود شفاعت کا مقام ہے جس میں امت کے لیے شفاعت کی جائے گی۔ بخاری شریف اور مسلم شریف میں بھی مقام محمود کی شفاعت کا ذکر موجود ہے۔ مسجد اقصیٰ بیت المقدس میں نہیں ہے بلکہ وہ ایک الگ چیز ہے۔ اکثر علماؤں کا فیصلہ ہے کہ مسجد اقصیٰ ساتویں آسمان پر ہے مگر ایسا بھی نہیں ہے یہ نقطہ وہم وخیال ہے۔

Scanned by CamScanner

بیعت

جیسا کہ صفحہ پر مختصراً نوٹ بیعت کے بارے میں دے چکا ہوں کہ یہ واضح کر چکا ہوں کہ ذکری مکتبہ فکر کے ہاں ایمان کا ایک لازمی جز ہے۔ سن بلوغت کو پہنچنے پر ہر ذکری فرد پر لازم آتا ہے کہ وہ اپنے مرشد سے بیعت کرے۔ بیعت کو بلفظ بلوچی توبہ کہتے ہیں قرآن کریم میں ارشاد ہے۔

یا اَیُّھاالذین آمنو اطیعو اللّٰہ واطیعوالرسول و اولو الامر مِنکم (۳-۵۹)

ترجمہ:۔ اے ایمان والو! خدا کی فرماں برداری کرو اور پیغمبر کی فرماں برداری کرو اور صاحب امر کی یعنی مرشد کی جو تم میں سے ہو۔

مفسرین کی اس سلسلے میں بحث ہے۔ کہ اولی الامر سے مراد کون لوگ ہیں بعض کا خیال ہے کہ اس سے مراد حاکم وقت ہے مگر حق یہ ہے کہ اس سے مراد آئمہ معصومین ہیں۔ کیونکہ خدا نے جس طرح اپنی اطاعت کا حکم دیا ہے اسی طرح اولی الامر خدا اور رسول کا نائب ٹھہرا۔ تو اس کے لیے معصوم ہونا ضروری ہے کیونکہ عقل سلیم بھی یہی کہتی ہے کہ نائب خدا و رسول کا معصوم ہونا ضروری ہے اس لیے اس کے حکم کی تعمیل کا حکم دے دیا گیا ہے ایسے کسی حاکم کا وہ معصوم نہیں اولی الامر نہیں ہو سکتا۔ تفسیر کبیر ج ۳ ص ۳۵۷ طبع مصر

ہمارے مرشدین اہلِ بیعت میں سے ہیں لہذا ذکری فرقہ انہیں خدا اور پیغمبر کا نائب تقرر کر کے ان کے ہاتھوں پر بیعت کرتے ہیں۔ بیعت کے بارے میں قرآن حکیم میں آیا ہے۔

ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللّٰہ۔ ید اللّٰہ فوق ایدیھم فمن نکث فانما ینکث علیٰ نفسہٖ ومن اوفٰی بما عٰھد علیہ اللّٰہ فسیؤتیہ اجراً عظیماً ۝

(۴۸ — ۱۰)

Scanned by CamScanner

تحقیق جو لوگ تیرے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں سوا اس کے نہیں کہ وہ خدا کے ہاتھوں پر بیعت کرتے ہیں۔ خدا کا ہاتھ سب کے ہاتھوں پر غالب ہے اور جو شخص عہد کو توڑ دیگا تو وہ اپنے نقصان کے لیے توڑتا ہے اور جس نے عہد کو پورا کیا جو خدا سے کیا تھا تو ایسے لوگوں کو عنقریب اجرِ عظیم ملے گا ایک اور جگہ ارشادِ خداوندی ہے۔

یا ایھا الذین آمنو اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ وجاھدو فی سبیلہ لعلکم تفلحون (۵۱ - ۳۵)

ترجمہ:۔ اے لوگو جو ایمان لاچکے ہو اللہ سے ڈرتے رہو اور اس کے تقرب کے ذریعے کی جستجو میں رہو اور اس کی راہ میں جہاد کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

نوٹ: (سب سے بڑا جہاد نفس کا ہے جو کہ انسان کا دشمن ہے)

ایک حدیث میں وارد ہے کہ ذریعہ سے مراد ائمہ اہلِ بیعت ہیں اور یہی ترین قیاس ہے اور ہمارا عقیدہ بھی یہی ہے کہ وسیلہ سے مراد مرشدین ہیں تعلیم غوثیہ میں بھی اسی طرح لکھا ہے ذکری عقیدہ کے مطابق ہر بالغ خواہ مرد ہو یا عورت سب پر مرشد کے ہاتھوں بیعت کرنا فرض علین ہے اور قرآن کریم میں بھی عورتوں پر بیعت کا حکم آیا ہے

یا ایھا النبی اذا جاءک المومنٰت یبایعنک علی ان لا یشرکن باللہ شیئا ولا یسرقن ولا یزنین ولا یقتلن اولادھن ولا یاتین ببھتان یفترینہ بین ایدیھن وارجلھن ولا یعصینک فی معروف فبایعھن واستغفر لھن اللہ ان اللہ غفور رحیم (۶۱-۱۲)

اے نبی ایمان دار عورتیں بیعت کے لیے آپ کے پاس آئیں تو وہ نہ کسی کو خدا کا شریک بنائیں گے اور نہ چوری کریں گے اور نہ بدکاری کریں گے اور نہ اپنی اولاد (حمل ساقط کر کے) مار ڈالیں گے اور نہ اپنے ہاتھوں اور پیروں پر بہتان (افترا) باندھیں گے۔ اور نہ اچھے کام میں تیری نافرمانی کریں گے پھر ان سے بیعت اور ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگ بے شک اللہ تعالی بخشنے والا مہربان ہے۔

Scanned by CamScanner

روزہ

روزہ ہر زمانے میں ہر پیغمبر اور اسکی امت پر فرض تھا۔ ابتداءً حضرت آدمؑ کے قدم جب اس سرزمین پر پڑے تو اس پر تین دنوں کا روزہ فرض کیا گیا۔ جن کو ایام بیض کہتے ہیں چنانچہ حضرت آدمؑ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہر ماہ کے تیرہویں چودھویں اور پندرہویں تاریخوں کو روزہ رکھتے تھے اور یہ سلسلہ حضرت ابراہیم تک چلتا رہا۔ خانہ کعبہ کا بنیاد رکھا اور اس کی قربانی قبول ہوئی تو انہوں نے ماہ ذوالحج کے پہلے عشرے کے روزے رکھے اور ہر ماہ کی تیرہویں چودھویں اور پندرہویں تاریخوں کے علاوہ ماہ ذوالحج کے پہلے عشرے کے روزے امت مسلم پر واجب قرار دے دیئے گئے اور روزے کے متعلق قرآن کریم میں واضح طور پر یوں فرمان آیا ہے۔

یاایھا الذین آمنو کُتِبَ عَلَیکُمُ الصّیام کما کتب عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قبلکم لعلکم تَتَّقُوْنَ ۝ لا اَیّامًا معدودات ط فمن کان منکم مریضاً او عَلیٰ سَفَرٍ فعدۃ مِن ایّامٍ اُخر علی الذین یطیقونہ فدیۃٌ طعام مسکین ط فمَنْ تطوع خیراً فھو خیر لہٗ ط وان تصوموا خیر لکم ان کنتم تعلمون ۝ (سورۃ البقرہ)

ترجمہ: اے لوگو! جو ایمان لاچکے ہو لکھا گیا ہے تم پر روزہ رکھنا جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر لکھا گیا تھا تاکہ تم پرہیز پرہیز گار بن جاؤ، گنتی کے چند روز ہیں پس جو کوئی تم میں سے بیمار ہو یا سفر پر ہو تو دوسرے دنوں میں ان دنوں کا بدلہ دے تاکہ وہ دن پورے ہو جائیں اور جو لوگ صاحب استطاعت ہیں روزہ نہیں رکھ سکتے تو وہ ایک مسکین کو کھانا کھلائے اور جو شخص اپنی مرضی سے نیکی کرے گا یعنی فدیہ بھی دیگا اور روزے بھی رکھے گا تو یہ اس کے لیے اور بھی زیادہ بہتر ہے اگر تم روزے رکھو گے تو بہتر ہے تمہارے لیے اگر تم سمجھ رکھتے ہو

ان آیات سے واضح ہے کہ روزے کے چند دن ہیں تم پر روزہ رکھنا فرض کیا گیا ہے اور جس طرح کہ سابقہ لوگوں پر فرض کی گئی تھی جس طرح وہ لوگ روزہ رکھتے تھے تم بھی اسی طرح روزہ رکھو۔

ان دس روزوں کے بارے میں یعنی ذوالحج کے ابتدائی عشرہ کے ان کے متعلق سورۂ فجر میں وضاحت کی گئی ہے۔

والفجر ولیالٍ عشرٍ والشفع والوتر والیل اذا یسر هل فی ذالك قسم لذی حجرٍ ٥ (پ ۳۰ الفجر)

ترجمہ: قسم ہے فجر کے وقت کی اور دسویں راتوں کی اور ہر شئے جفت طاق کی اور رات کی جب گھر جائے، قسم کھاتا ہوں کیا اس میں صاحب عقل کے لیے حلف کافی ہے یہ ان دسویں رات ابتدائی عشرہ ذوالحج کے ہیں۔

ف: بعض علماء نے بیان کیا ہے کہ جس نے ان دنوں کے روزے رکھے تو اللہ تعالیٰ اسے دس چیزوں سے اکرام کرتا ہے

(۱) عمر میں برکت (۲) مال میں زیادتی (۳) حفاظت عیال (۴) کفارہ گناہ (۵) نیکیوں کا بڑھانا۔

(۶) موت کی آسانی (۷) قبر کی روشنی (۸) میزان کا بھاری ہونا (۹) خوف سے نجات (۱۰) درجات کی بلندی

(۱) حدیث: ابن عباس سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی دن عشرہ ذوالحج سے عبادت کے لیے افضل نہیں ہے حضور سے پوچھا گیا کہ جہاد بھی نہیں ہے تو آپ نے فرمایا۔ نہیں

قرۃ الواعظین جلد ۲ صفحہ ۲۲۲

(۲) حدیث۔ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی دن عشرہ ذوالحج سے عبادت کے لیے افضل نہیں ہے ایک دن کا روزہ سال کے روزوں کے برابر ہے اور ایک رات کا قیام لیلۃ القدر کے قیام کے برابر ہے۔ حضرت بی بی عائشہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان دنوں کے متعلق میرا اور انبیاء سابقین کا یہی معمول رہا ہے۔

ف، دوستو ان احادیث سے معلوم ہوگیا کہ حضور نبی کریم اور تمام انبیا علیہم السلام ان دنوں میں روزہ رکھتے تھے

حدیث:

ابن عباس حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ذوالحج کے پہلے دن اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو بخشا تھا جو کوئی اس دن روزہ رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اس دن اس کا گناہ بخش دے گا دوسرے دن اللہ تعالیٰ

Scanned by CamScanner

نے حضرت یونس کی دعا قبول کرکے اسے مچھلی کے پیٹ سے صحیح نکالا تھا جو کوئی اس دن روزہ رکھے گا تو اسے سال بھر کا ثواب ملے گا تیسرے دن اللہ تعالیٰ نے ذکریا کی دعا قبول کی تھی جو اس دن روزہ رکھے گا اللہ تعالیٰ سے جو دُعا مانگے گا تو اسکی دعا قبول منظور ہو جائے گی۔

چوتھے دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیدائش کا دن ہے جس نے اس دن روزہ رکھا وہ نفاق بدی اور عذاب سے بے خوف ہوگا۔

پانچواں دن حضرت موسیٰ علیہ السلام کا دن ہے جس نے اس دن روزہ رکھا وہ نفاق بدی اور عذاب سے بے خوف ہوگا

چھٹے دن ۔ اللہ تعالیٰ نے بھلائی کا دروازہ کھولا ہے جو اس دن روزہ رکھے گا اللہ تعالیٰ کی نظر رحمت اس پر ہوگی اور پھر کبھی اسے عذاب میں نہیں کرے گا

ساتویں دن ۔ جہنم کے دروازے بند کیے جائیں گے جو اس دن روزہ رکھے گا اللہ تعالیٰ کی امان میں ہوگا

آٹھویں دن ۔ جس کا نام ترویہ ہے جو کوئی اس دن روزہ رکھے گا اسے اس قدر اجر و ثواب دیا جاتا ہے جسے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

نویں دن کو عرفہ کہتے ہیں جو روزہ رکھے گا وہ گزشتہ سال کے لیے کفارہ ہے اور آئندہ سال کے لیے بھی کفارہ ہوگا۔

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ

اعلان فرمایا گیا کہ آج کے دن تمہارے دین کی تکمیل ہوئی اور تمہیں تمام نعمتوں سے سرفراز کیا۔

Scanned by CamScanner

تابوت :-

قرآن کریم میں درج ہے بنو اسرائیل کے ایک گروہ نے اپنے نبی سے کہا کہ ہم پر کوئی بادشاہ مقرر کیجیے تو انہوں نے اشارہ پاکر انہیں میں سے ایک شخص طالوت کو بادشاہ بنادیا۔ اس پر ان لوگوں نے یہ اعتراض کیا کہ طالوت ایک مفلس آدمی ہے۔

نبی نے فرمایا کہ اس کے انتخاب کی ایک وجہ تو اس کا علم ہے اور دوسری اسکی عمدہ شخصیت ساتھ ہی کہا کہ عنقریب فرشتے تمہارے گمشدہ تابوت کو بطور علامت وتصدیق تمہارے سامنے لا رہے ہیں۔

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ آيَةَ مُلْكِهِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ التَّابُوتُ فِيهِ سَكِينَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِمَّا تَرَكَ آلُ مُوسَىٰ وَآلُ هَارُونَ تَحْمِلُهُ الْمَلَائِكَةُ (البقرہ ۲۴۸)

"ان کے نبی نے کہا کہ طالوت کے بادشاہ ہونے کی نشانی یہ ہے کہ فرشتے اس تابوت کو تمہارے سامنے لاتے ہیں جس میں تمہارے تسکین کا سامان اور آل موسیٰ و آل ہارون کی کچھ یادگاریں ہونگی

یہ تابوت غیب سے آئے ہوئے ایک مقدس صندوق تھا۔ جو بنی اسرائیل کو عطا ہوا تھا جس کے چاروں کونوں پر چار موٹے چھلے جن میں دو لٹھے گزار کر اسے ڈولی کی طرح کندھوں پر اٹھالیا جاتا تھا جو کیکر کی لکڑی سے بنا ہوا تھا پونے چار فٹ لمبا سوا دو فٹ چوڑا، اتنا ہی گہرا اور سونے کے پتروں سے آراستہ تھا۔ اس مقدس صندوق کے اوپر غلاف ڈال دیا جاتا تھا تاکہ نظر نہ آئے۔ اس میں توریت مقدس کے علاوہ حضرت موسیٰ کا عصا، حضرت ہارون اور کئی دیگر ادیان کی یادگاریں تھیں۔ یہ عموماً بنو لاوی کے ہاں رہتا تھا جب کوئی جنگ چھڑ جاتی تو حال اسے اٹھا کر اپنی فوج کے سامنے چلتے تھے اور عموماً جنگ جیت جاتے تھے

"خداوند نے یسوع سے کہا۔ کہ سات کاہن صندوق کے آگے سات نرسنگے لیکر چلیں ساتویں دن شہر کے گرد

Scanned by CamScanner

(جس پر حملہ کرنا تھا) سات بار گھومیں زور سے نرسنگے بجائیں اور نعرے لگائیں شہر کی دیوار گر جائے گی"۔

حضرت داود نے اس صندوق کی حفاظت کے لیے ایک الگ خیمہ لگوانا تھا اور حضرت سلیمانؑ کے عہد میں جب بیت المقدس مکمل ہو گیا تو اسے اس مقدس گھر میں رکھوایا گیا

آگے جناب برق صاحب لکھتے ہیں کہ جب بخت نصر نے ۵۸۶ ق م کے قریب روشلم کو تباہ کیا تو وہ غیبی صندوق جسے فرشتے لے آئے تھے خبر نہیں اس کا کیا ہوا۔ (ماخذ معجم القرآن ۲ ۱۷۴ - ۱۷۵)

پس ہمیں ماننا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف جو چیز فرشتے غیب سے لے آئیں تو وہ چیز کا ضائع یا نقصان ہونا ناممکن ہے۔ اگر بخت نصر نے ۵۸۶ ق م کے قریب یروشلم کو تباہ کیا۔ تو یقینی ہے کہ جیسا کہ فرشتوں نے اس غیبی صندوق کو لائے تھے اسی طرح واپس لے لیے گئے غیبی چیز کا ضائع ہونا قرین قیاس سے بالاتر ہے۔

واضح رہے کہ قصص الانبیاء میں مذکور ہے کہ سکینہ تابوت غیبی جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت بھی فرشتوں نے آپ کے پاس لایا تھا چنانچہ تمام انبیائے کرام کے نشانیاں دیکھتے تھے اس کے بعد مذکورہ تابوت کا پتہ نہیں۔

نورِ فلک نور محمدؐ مہدی صاحب زمان کے بارے میں ذکریوں کا عقیدہ :-

کہتے ہیں کہ حضرت نور مہدی آسمان سے تشریف لائے۔ اور وہ یقین کامل رکھتے ہیں کہ نور السموات والارض جب آدم کے لیے مشتِ خاک زمین سے لیا تو اس دن زمین سے وعدہ کیا گیا کہ نور مہدی اپنا قدم مبارک زمین پر لائیں گے اسی روز اول سے آپ کا انقلاب موعود ہوا۔ جہاں مہدی موعود کے بارے میں ذکریوں کا عقیدہ ہے ۔ یہ عقیدہ عام مسلمانوں کا ہے کہ قرب قیامت مہدی آئیں گے اور جناب عیسیٰ بھی آسمان سے زمین پر اتریں گے۔ حضرت مہدی امامت فرمائیں گے۔ اور حضرت عیسیٰؑ نور مہدی کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ اور یہ امر قابل غور ہے کہ حضرت عیسیٰ ایک مرسل کامل اور اس کی پیدائش روح القدس سے ہوئی نور مہدی کے پیچھے ہوں گے اور مہدی امام رہیں گے۔ حضرت مہدی کے نور ہونے اور اس کی بزرگی و برتری کی شہادت دینے کے لیے یہی کافی ہے قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے سورہ رحمٰن میں جس عظیم شخصیت کا حوالہ دیا ہے وہی مہدی صاحب زمان ہیں اس لیے یہ عقیدہ ذکری نور مہدی کا بصورت نورانی انسان بن کر آسمان سے زمین پر تشریف لائے۔ صداقت پر مبنی کی دلالت کرتا ہے جن جن لوگوں کو عقلیہ و علمیہ کامل تھا یا جو فقر و درویش تھے روحانیت کی فیض سے انہیں اس نور حقیقت کے آمد کا علم ہوا، انہوں نے زیارت کی اور ایمان لائے جو آج تک یہ راز پردے میں ہے اور لوگوں کو اس کے آمد کا انتظار رہے ۔ آخر تا بکجا۔"

نور محمد مہدیؑ صاحب زمان ہیں

یدبر الامر من السمآء الی الارض ثم یعرج الیہ فی یوم کان

مقدارہٗ الف سنۃ مما تعدون (سورۃ السجدہ ۵)

ترجمہ: تدبیر کیا جاتا ہے یعنی بھیجا جاتا ہے ایک امر آسمان سے زمین تک اور پھر چڑھ جاتا ہے جس کی مقدار تمہارے شمار کے مطابق ایک ہزار برس کی ہوگی۔

اور جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

حتی یاتی اللہ بامرہٖ

یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے امر کو لاکر ظاہر کرے جس کے لیے ہمارے گنتی کے مطابق ہزار برس پورا ہونے پر سرزمین پر آنے کا وعدہ کیا گیا ہے اور وہ وعدہ خاص کر ذات مہدیؑ موعود کے لیے مخصوص ہے کیونکہ وہ القاب موعود سے مزین ہے۔

وربک الغنی ذو الرحمۃ ان یشاء یذھبکم ویستخلف من بعد کم ما یشاء کما انشاکم من ذریۃ قوم آخرین (سورۃ الانعام ۱۳۳)

ترجمہ: آپ کا رب بڑا غنی اور رحمت والا ہے تو تم سب کو اٹھالے اور تمہارے اور جس کو چاہے تمہاری جگہ جانشین کرے جیسا کہ تم کو دوسری قوم کی نسل سے پیدا کیا وہ یقیناً آنے والا ہے تم خدا کو عاجز کرنے والا نہیں۔

اس عظیم ہستی کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ کیا ہے اور اسکی جو آنے کی مدت مقرر کی ہے وہ کلام پاک میں واضح ہے جیسا کہ آیاتِ بالا سے ظاہر ہے۔

احادیث

صحیح مسلم کی شرح نودی میں ہے۔

قال ان ظہور المہدی فی المائۃ العاشرۃ من الھجرۃ،

یعنی خدا کے رسول نے فرمایا کہ مہدی کا ظہور دسویں صدی ہجری میں ہوگا۔

قال بعث المہدی فی المائۃ العاشرۃ من الہجرۃ المصطفیۃ المحمدیۃ

یعنی بعث مہدی علیہ السلام دسویں صدی ہجری مصطفیٰ ومحمدی میں ہوگی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں۔

نحن ناتیکم بالتنزیل واما التاویل فیاتی بہ المہدی فی آخر الزمان

تفسیر تاویلات قرآن، ہم سب پیغمبر تنزیل یعنی ظاہری احکام لاتے ہیں مگر اس کی تاویل یعنی باطنی احکام آخر زمان میں مہدی علیہ السلام لائیں گے۔

جیسا کہ قرآن حکیم میں وارد ہے ثم ان علینا بیانہ

یعنی پھر بیان کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔

ان آیات کی تفسیر شیخ محی الدین ابن عربی صدر الدین مولوی اور عبدالرزاق کاشانی جیسے علمائے دین اور اہل سنت نے لکھا ہے کہ ثم ان علینا بیانہ اے بیان المہدی نورالبصرت ۲۹

یعنی یہ بیان قرآن احکام باطنی سے متعلق مہدی علیہ السلام سے ہوگا۔

عبدالوہاب شعرانی نے "المیزان" جلد اوّل فصل ۲ میں تحریر کیا ہے۔

ویلھم الحکم لشریعت محمد صلعم بحکم المطابقۃ بحیث لوکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجودۃ ولا قرۃ علی جمیع احکامہ کما اشار الیہ فی حدیث ذکر المہدی

اور مہدی علیہ السلام ایسے احکام بیان کریں گے جو شریعت محمدؐ کے بالکل عین مطابق ہوں گے۔ اس طرح کہ اگر رسول اللہؐ خود بھی موجود ہوں تو مہدی علیہ السلام کے تمام احکام کی صداقت کا اقرار کریں گے جیسا کہ اس بات کا اشارہ حدیث ذکر مہدی علیہ السلام میں ہے۔

Scanned by CamScanner

حدیث :- ہشام بن سالم صادق آلِ محمد لسلسلہ اہل بیت جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ مہدی علیہ السلام میرا ہم نام اور ہم کنیت ہے۔ اسکی شمائل میری شمائل ہیں اس کی سنت میری سنت ہے۔ وہ لوگوں کو میری شریعت اور سنت پر قائم کرے گا۔ اور میرے پروردگار کی کتاب کی دعوت دے گا جس نے اس کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی جس نے اس کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی اور جس نے اس کے غیب کے زمانے میں اس کا انکار کیا اس نے میرا انکار کیا۔ جس نے اس کی تکذیب کی اس نے میری تکذیب کی۔ جس نے اس کی تصدیق کی اس نے میری تصدیق کی میں خدا سے شکایت کرونگا ان لوگوں کی جو اس کے بارے میں میرے امر کی تکذیب کرتے ہیں اور اس کی شان میں میرے قول کے منکر ہیں اور میری امت کو اس کے طریق سے گمراہ کرتے ہیں

(الصراط السوی)

مولف کتاب الصراط السوی فی احوال المہدی ثابت کرتے ہیں کہ عالم دو اقسام پر منقسم ہے ایک عالم خلق اور دوسرا عالم امری۔ قول تعالیٰ فی القرآن الحکیم

انما امرہٗ اذا اراد شیئاً ان یقول لہٗ کن فیکون (سورۃ یٰسین)

حضرت مہدیؑ عالم امری میں سے ہیں عالم خلقی و مادی میں سے نہیں اس لیے آپ مادی اشیاء سے پاک ہیں پس وہ اللہ کا خلیفہ و جانشین اور اس کی ولایت مطلق کا مظہر کامل ہے۔ متصرف فی العالم ہوتا ہے شہید علی الناس ہے وہ چشم الٰہی سے دیکھتا ہے اس کی کان سے سنتا ہے اس کی زبان سے بولتا ہے اور دست قدرت سے عالم میں تصرف حاصل کرتا ہے اور دنیا میں نورانی آنکھ سے مثل ہاتھ کی ہتھیلی کے ہیں اور کمالات خدائی اسی سے ظاہر ہوتے ہیں اور وہی اس کا مظہر ہے (الصراط السوی صفحہ ۵۹۲)

خوشتر آں باشد کہ سرِ دلبران
گفتہ آید در حدیثِ دیگراں (سعدیؒ)

پس جاننا چاہیئے کہ

ھدی للمتقین الذین یومنون بالغیب

یو منون بالغیب ذات مہدی ہے اور اس پر ایمان لانا فرض ہے شیخ عطار رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے قصیدہ میں

مہدی کی شان میں فرماتے ہیں

صد ھزاران اولیا روئے زمین
از خدا خواھند مہدی را یقین

یاالٰہی مہدیم از غیب آر
تا جہان عدل گردد آشکار

حضرت نعمت اللہ ولی بھی وجود مہدی علیہ السلام کے قائل ہیں

سید النبیمی ینابیع المودت عارف کامل سید علی ھمدانی اپنی کتاب " مودۃ القربٰے" اور شیخ محمد الصبان المصری" اسعاف الراغبین میں یہی قصیدہ ظاہر کرتے ہیں

حضرت حافظ شیرازی نے بھی اپنی دیوان میں آپ کا ذکر کیا ہے۔

شیخ حسن ہنکاری نے بھی حضرت نور مہدی علیہ السلام کی ایک روایت نقل کی ہے جو کتاب انوار البیان میں درج ہے

حضرت مہدی علیہ السلام کا ایک اور اہم لقب "صاحب فرمان" ہے صاحب زمان کی حیثیت سے زمانہ ماضی حال اور مستقبل کے علاوہ زمانہ قیامت" کے بھی بادشاہ ہیں۔ بقول قرآن حکیم

یوم یقوم الروح والملٰئکۃ صفا لا تکلم اللہ نفساً الا من اذن الرحمٰن ہ

قیامت کے دن جب روح نور محمدی قائم ہوں گے اور فرشتے صف میں کھڑے ہوں گے تو کسی نفس کو بات کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ مگر اس روح (نور مہدی) کو جو روح محمدیؐ بات (سفارش کرنے کی اجازت ہوگی کیونکہ نور مہدی کل جہان کا بادشاہ ہے اور یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ کوئی نفس بات نہیں کرسکتا نفس سے مراد وہ لوگ جو انہوں نے اس دنیا میں کھانا کر عیش آرام کیا۔ حضرت نور ناک مہدیؑ

کا ایک لقب "امام مبین" ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ

اِنَّا نَحْنُ نُحْیِ الْمَوْتٰی وَ نَکْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَ اٰثَارَھُمْ ط وَکُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰهُ

فِیْ اِمَامٍ مُّبِیْنٍ (سورۃ یٰسین)

ترجمہ: بے شک ہم مُردوں کو زندہ کریں گے۔ اور ہم ان کے اعمال کو لکھتے ہیں اور وہ اعمال جو لوگ جن کو آگے پیچھے چھوڑ دیتے ہیں کیونکہ تمام چیزوں کو ہم نے ایک روشن امام سے پیدا کیا

امام مبین کا لفظ وہ عظیم ہستی اولی الامر کے ہیں جو تمام سے مقدم اور ہر چیز کا آشکار کرنے والا ہے اور اس کے دیکھنے کے لیے چشم بصیرت کی ضرورت ہوتی ہے امام مبین، ہادیٔ برحق اور عالم علم لدنی ہے نور محمد مصطفٰے کے ننانوے اسمائے گرامی ہیں از اسماء میں سے امام اور مہدی وہ مقدس ترین اسما ہیں جن کو علمائے کرام گرامی نے لوح محفوظ تعبیر کیا ہے لہذا کل شیئٍ احصینٰہ کا مقصد یہ ہے کہ ذات امام ظرف ہے اور اشیائے مظروف ہیں پس موجود امام مبین حزئیہ موجودات ہے مبین ہو کر ہر چیز کا آشکار کرنے والا ہے اسی لیے لوح محفوظ نہیں ہو سکتا بلکہ اس کی صفت پوشیدگی سے بالاتر ہے۔ انا نحن نحی الموتیٰ جبکہ حضرت عیسٰی مردوں کو زندہ کرتے تھے وہ روح القدس جس کی برکت سے عیسٰی نے جنم لیا۔ کیا مردوں کو زندہ نہیں کر سکتا۔؟

اسلیے انا نحن نحی الموتیٰ مردوں کو زندہ کریں گے وہ روح القدس نور فاک نور محمد مہدی علیہ السلام ہوگئے جن جن بزرگ ہستیوں نے آپ کے دیدار کی زیارت کی اس میں چند کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

مولانا شیخ عزیز اللہ مولانا حاجی غازی ۔ مولانا احمد مولانا سید قاسم

مولانا سید جلال الدین اور جناب شیخ ابو سعید۔ میاں حسین حاجی مسکین ترکی

رالبعہ ۔ موسیٰ۔ حزینا۔ عدنان حجازی، محمد تقی عامر جاریا عبدالرحمٰن،

احمد تقی عیلان ڈرلوسی گرجی سادم لاری نقیب لاری ۔ دلشاد

دستی باش لاری میر عبداللہ حبشی ملک فراخ شاہ ۔ جہانگیر۔

Scanned by CamScanner

معراج

معراج کے لغوی معنی بلند ہونا اصطلاحاً سرورِ کائنات کا عرش پر جانا

سورہ بنی اسرائیل کی ابتدائی آیات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مسجد الحرام سے مسجد الاقصیٰ تک رات کے حصے میں سفر کرنے کا ذکر کیا گیا ہے مسجد اقصیٰ کے بارے میں بعض علماء کا خیال ہے کہ وہ ساتویں آسمان پر واقع ہے۔

بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ پہلے بیت المقدس کی مسجد میں تشریف لے گئے اور وہاں سے آسمان پر جا کر جنت و دوزخ کی سیر کرائی۔ معراج کے بارے میں مختلف روایات ہیں لیکن اس پر تمام اتفاق ہے کہ حضرت جبرائیل براق لے کر آپ کے پاس تشریف لائے اور آپ اس پر سوار ہو کر سدرۃ المنتہیٰ پہنچے، اس جگہ حضرت جبرائیل اور براق دونوں رک گئے اور آپ رفرف پر سوار ہو کر آگے تشریف لے گئے حتیٰ کہ خدا اور آپ میں بہت کم فاصلہ رہ گیا۔ اسی رات مسلمانوں پر پانچ وقت کی نماز بھی فرض ہوئی معراج ماہ رجب کی ستائیسویں شب کو ہوئی اس پر سب کا اتفاق ہے البتہ معراج جسمانی اور معراج روحانی کے بارے میں علماء میں اختلاف ہے مسجد الحرام سے مسجد الاقصیٰ تک کا سفر قرآن کریم کی سورۃ بنی اسرائیل کی پہلی آیات سے ثابت ہوتا ہے اور سورۃ النجم کی آیات میں اس آسمانی سفر کی تفصیلات ملتی ہے ان کے علاوہ احادیث میں اس سفر کی تفصیل موجود ہے۔

سورۃ النجم کی پہلی آیات میں سدرۃ المنتہیٰ پر شاہدہ نور تجلی خداوندی کے بارے میں حدیث حضرت عائشہ کی روایات منقول کی ہے۔ سورۃ النجم کا ترجمہ:

اس تارے کی قسم جو افق سے نکل کر اوپر کو چڑھتا ہے، تمہارا رفیق نہ بھٹکا ہے نہ بہکا ہے وہ اپنی خواہش نفس سے نہیں بولتا۔ یہ تو ایک وحی ہے جو اس پر نازل کی جاتی ہے اسے زبردست قوت والے نے تعلیم دی ہے جو بڑا صاحب حکمت ہے وہ سامنے آ کھڑا ہوا جبکہ وہ بالائے افق پر تھا پھر قریب آیا

Scanned by CamScanner

اور اوپر معلق ہو گیا یہاں تک کہ دو کمانوں کے برابر یا اس سے کچھ کم فاصلہ رہ گیا تب اس نے اللہ کے بندے کو وحی پہنچائی اس کے مشاہدہ کی تصدیق کی۔ جو کچھ نظر نے دیکھا کہ تمہیں اس کے شاہدات میں شک ہے؟ دل نے اس میں جھوٹ نہیں ملایا اب کیا تم اس چیز پر اس سے جھگڑا کرتے ہو جسے وہ آنکھوں سے دیکھتا ہے جہاں پاس ہی جنت الماوی ہے۔ اور ایک مرتبہ اس نے پھر سدرۃ المنتہیٰ کے پاس اس کو دیکھا اس وقت سدرۃ المنتہیٰ پر نور و سرور کا عجیب عالم تھا آنکھوں کو اس منظر کے دیکھنے میں کوئی غلطی نہیں لگی، نگاہ نہ چوندھیائی اور نہ حد سے متجاوز ہوئی۔ اور اس نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں۔ ان آیات سے اتنا تو واضح ہے کہ سدرۃ المنتہیٰ ایک ایسا مقام ہے جس کے پاس ہی جنت ہے لیکن یہ کسی کو نہیں معلوم کہ یہ مقام کہاں اور کتنی دور ہے۔

مفسرین نے صرف اتنا ہی کہا ہے کہ یہ بیری کا ایک گھنا اور اونچا درخت ہے جس کی جڑیں چھٹے آسمان میں ہیں اور شاخیں ساتویں آسمان پر

انسانوں کے بُرے اعمال لطن زمین (جہنم) کی طرف جاتے ہیں اور اعمال صالح بلندیوں کی طرف جن کی آخری حد "سدرۃ" ہے اس سے آگے کوئی عمل قطعاً نہیں کیا جا سکتا۔

حضرت عائشہؓ کی روایات

بخاری کتاب التفسیر میں حضرت مسروق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے عرض کیا۔

اماں جان! کیا محمد صلعم نے اپنے رب کو دیکھا تھا؟ انہوں نے جواب دیا "تمہاری اس بات سے میرے تو رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ تم یہ کیسے بھول گئے کہ تین باتیں ایسی ہیں جن کا اگر کوئی شخص دعویٰ کرے تو جھوٹا دعویٰ کریگا ان میں سے پہلی بات حضرت عائشہ نے یہ فرمائی کہ جو شخص تم میں سے یہ کہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا تھا وہ جھوٹ کہتا ہے پھر حضرت عائشہ نے یہ آیتیں پڑھیں لا تدرکہ الابصار (نگاہیں اسکو نہیں پا سکیں) ما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیاً او من وراء حجاب

او یرسل رسولاً فیوحی باذنہٖ ما یشاء

کسی بشر کا یہ مقام نہیں ہے کہ اللہ سے کلام کرے مگر یا تو وحی کے طور پر یا پردے کے پیچھے سے یا کر ایک فرشتہ بھیجے۔ اور وہ اس پر اللہ کے اذن سے وحی کرے جو کچھ وہ چاہے۔

صفحہ نمبر ۳۴۲ ترجمان القرآن

حضرت ابوذر رضؓ سے عبداللہ بن شفیق کی دو روایتیں امام مسلم نے کتاب " الایمان" میں نقل کی ہیں ایک روایت میں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا تھا؟ حضور نے جواب دیا نورٌ انی اراہٗ اور دوسری روایت میں فرماتے ہیں کہ میرے اس سوال کا جواب آپ نے یہ دیا کہ " رایت نوراً حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے ارشاد کا مطلب ابن قیمؒ نے زاد المعاد میں یہ بیان کیا ہے کہ میرے اور رویت رب کے درمیان نور حائل تھا اور دوسرے ارشاد کا مطلب وہ یہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے رب کو نہیں دیکھا بلکہ ایک نور دیکھا ہے

ماخذ ص ۳۴۴ ترجمان القرآن،

مختصر تعارف

شیخ محمد درفشاں

سید العارفین حضرت شیخ محمد درفشاں قصر قند میں بمقام شیخ مسجد میں پیدا ہوئے آپ کے دادا حضرت شیخ عمر فوجکا سلسلہ نسب پانچویں پشت پر حضرت شیخ جنید بغدادی سے جا ملتا ہے بغداد سے ہجرت کرکے اپنے اہل و عیال کے ساتھ "شرک (ا ایرانی بلوچستان آکر آباد ہوگئے۔

شیخ عمر کے فرزند صالح شیخ جلال اور میر عبداللہ جنگی حاکم قصر قند کی صاحب زادی بی بی مریم کے بطن سے حضرت شیخ محمد درفشاں پیدا ہوئے آپکی والدہ کو کم عمری کے زمانے میں یہ خوشخبری سنائی گئی تھی کہ اس لڑکی کے بطن سے مہدی کے دین کو شہرت دینے والا پیدا ہوگا۔

میر عبداللہ جنگی حاکم قصر قند کو جب امام آخر زماں خلیفۃ الرحمٰن سید محمد مہدی کے ظہور کا علم ہوا آپ نے فوراً تصدیق کرکے طریقہ مہدویہ پر حکومت اور جائیداد کو ترک کردیا اور اپنے وطن اور رشتہ داروں کو خیر باد کہہ کر ہجرت اختیار کرلی اور تربت میں آبسے۔ حضرت محمد درفشاں کا بچپن قصر قند کی کھلی ہوا اور والدین کے مذہبی تقدس کی فضا میں گزرا۔ آپ کی باضابطہ تعلیم کا کوئی انتظام نہیں تھا اور نہ آپ نے کسی استاد کے سامنے زانوئے ادب طے کیا مہدی موعودؑ کے فیض باطنی سے جو آپکی والدہ کے ذریعے سے حاصل تھا آپ تمام علوم ظاہری اور باطنی کے ماہر تھے کم سنی سے ہی آپ کو شعر گوئی سے لگاؤ تھا اور جوں جوں مشق سخن بڑھتی گئی کلام میں پختگی اور بیان میں بلندی اور عظمت پیدا ہوتی گئی۔ آپ نے اپنا تخلص "محمد" اختیار کیا اور قوم نے آپکو "درفشاں" کے القاب سے نوازا۔ آپ سے بہت سی کرامات مشہور ہیں

حضرت درفشاں کا منظوم کلام "درِ وجود" جس میں خدا کی حمد اور نعت مہدی کے کئی اشعار ہیں آج بھی سندھ بلوچستان اور ایران میں جگہ جگہ پایا جاتا ہے، ذکری جماعت کے خواندہ اور ناخواندہ افراد حضرت درفشاں کے اشعار ازبر کرتے ہیں اور قومی اور مذہبی تقاریب میں جھوم جھوم کر پڑھتے ہیں۔

Scanned by CamScanner

چوں خواہی تو تاریخ ایں منقبت

جو از ہجرتش سبع الف و مأئشہ

درفتاں ۲؍ ۱۱۷۰ھ

نعت مہدی موعودؑ

زبعد سپاس بلا انقیاس — کہ پروردگار است بر جملہ ناس

تو اے طوطئ نطق در جلوہ آی — زباں را بتوصیف مہدی کشای

تو اے بلبل روح پرواز کن — بمدحش زجان قصہ آغاز کن

سماعی کن و برفراز آشیاں — بگو نعت مہدی صاحب زماں

بنوعی کہ گردوں بجوشش آوری — رمی چرخ را در خروشش آوری

رسولی کہ بر جملہ را سرور است — امین خدا تاج پیغمبر است

رسول خدا خواجۂ ہر چہ است — زبہر وی ایں جملہ را نقش بست

توئی مہر سیما از والضحیٰ — تو عنبر آسا ء میل سجیٰ

نکردہ وداعت بکل خدا — ترا آخرت بہتر است ذیں مرا

خدایت دہر زود گنج عطا — بنوعیکہ طبعت نماید رضا

ہمہ ہستی کاں جود از تو یافت — ہمہ کالبدہا وجود از تو یافت

وجود عدم یافت از تو حیات — ز طوفاں نجی اللہ از تو نجات

خلیل از جواہر فروشان تو — کلیم اللہ از بادہ نوشان تو

مسیحا جواز فروشان تو — ازاں روح در جسم مشر دہ نہار

سر آن شاه را دولت سرمداست | طفول قطب خانه احمد است
بود سجده از هر کتف قطره | همان برّ از مقدمت ذرّه
زمین و زمان تکین و مکان | همه سر نهادند بدین آستان
همه جاکرد خیل اجسام تو | زر جمله را سکّه از نام تو
توئی خاتم جمله پیغمبران | توئی تاجدار همه سروران
تو عنقای قاضی لقرب اله | توئی شاهباز همان بارگاه
به بحر کرامت تو آن گوهری | که چندان که وصفت کنم برتری
عبیری تو در مجمر ایزدی | تو یاقوتی از معدن سرمدی
تو بودی پیمبر بحق الیقین | که آدم نهان بود در ما و طین
بانگشت و فرق تو تاج و نگین | چه زیبا فتاد دست ای شمع دین
بنور تو خلائق جو بستافتند | ز ظلمت راه راستی یافتند
توئی واسطه جون بنور اله | همه یا ذره سر هند سوی راه
کسی کو متابع شود مر ترا | سرافراز باشد بهر دو سرا
ز فرمان تو سرکشد گر کسی | نه بیند ره رحمت حق لبسی
هر آن نقش کان دست قدرت نهاد | هر آن تاج بر فرق پاکان نهاد
ز نقشی چو نقش تو نیکو فتاد | ز تاجی چو تاج تو زیبا نهاد
ز شکل تو در طبع عنصر نمود | ز مثل تو آمد ز دریای جود
اول نقطه کان ز نوک قلم | چکیده است بعالم ز کتم عدم
بدآن نور پاک تو ای سرفراز | بهشتی تو عمگی وا نیاز
چو شد نور منظور در تو دجود | عیان گشت از غیب جمع شهود

Scanned by CamScanner

منور تو چون دیده بگماستند — سراز سجده گستم برداشتند

چو زد نور پاکت به هستی علم — شد آگاه خلقت از خواب عدم

بشیری نه دیداست عالم چو تو — نذیری نه بشنید آدم چو تو

خدا را توئی بهترین عبد خاص — مطیع تو باشد ز دوزخ خلاص

خدا تاج عزت بفرقت بهاد — به انوار رحمت صدرت کشاد

جهان گشت از نور تو جلوه گر — جنان یافت از ظل تو زیب و فر

ز تحت الثری تا حد لامکان — تو حضرت خاص صاحب زمان

وجود تو مانند در تمیس — ظهورت بود رحمت عالمین

کرام عظام تو باشد عمیم — بود خلق تو انه خلق عظیم

ثنایت ز معبود لولاک بس — ز وصف نمودار افلاک بس

توئی شرفهٔ برج نیلی سما — توئی شمع جمع همه انبیاء

بکوثر بشارت ز قرآن ترا — کلید هدایت به فرمان تیرا

تکلم نه کردم سخن از هوا — صفاتت بقرآن نموده خدا

لباس کرامات مبارک بتو — قسم از خدا شد لعمرک بتو

ز نورت عیان روز عالم فرور — شب ظلمت از نور تو گشت روز

بهشت برین با جنان زیب و فر — با صحاب تو کمترین با حقیر

خلق هائے هفت دوزخ آتشیں — بود کورهٔ خصم و اعدائی دین

چه دنیا چه عقبی چه ملک ملک — زغیب و شهادت همه یک به یک

محقر بود پیش کش میر ترا — توئی اصل موجود هر دو سرا

چو ایزد لفضلت سرافراز کرد — جهان عدم از بتو ساز کرد

Scanned by CamScanner

ثناء صفاتت بقدر آں شود / توئی کمتر و بهتر هرچه بود
به اوصاف تو هست قاصر زباں / ز حد تنگ ناید یکے در بیاں
ولیکن ز غلبات اشواقِ ذوق / ارادت چنیں است در تحت و فوق
کنا از جهانم بود یک رمق / بود میوه روح اندر طبق
بجز وصف آں ذات عالی صفات / که باید دل مژدگاں ز حیات
بغیر از ثنائے حمیده خصال / که گردون گرداں ندیدش مثال
نگنجد صفائے دگر جا بگیر / نه اندر خیال و نه مانی الضمیر
دماغ کلامم معطر از وست / حرم خانهٔ دِل منور از وست
بنورش دل دیده ام روشن است / دیار یدن تازه چوں گلشن است
ثنا گر نه گویم زبانم مباد / زبانی چه روح روانم مباد
صفات تو شیریں تر است از شکر / ثنائی تو زیبا تر است گهر
توئی خاتم انبیاء را نگیں / زهے نور پیش و تاج لپین
همه انبیاء را بتو افتخار زهے / توئی بندهٔ خاص پروردگار
ز تو رونق کنج قدوسیاں / ز تو زیب بازار کرّوبیاں
ضیا هم و شمس و قمر از تو یافت / صفا عقل و فهم و بصر از تو یافت
کسے همچوں خرد نور دید / نه بے تو بهشت بریں حور دید
ثناء تو گویند ملک در فلک / مدیح تو خوانند سما تا سمک
همه مدح خواں و همه چاکر اند / توئی مهتر و جملگی کهتر اند
شرف یافته کون از انعام تو / نداند کس آغاز و انجام تو
توئی برتر از مددگارت خیال / توئی خاصه حضرت ذوالجلال

بتو چشم تاریک روشن شود — همه گلخنی همچو گلشن شود
توئی گنج دیگر چو ویرانه اند — توئی شمع دیگر چو پروانه اند
محمد که باشد غلام ندم — کمین بنده افگنده بیدرم
بدریای عصیان سفینش نشکست — نگین سعادت برمنقش ز دست
بعصیان تو گر ار مستغرقش — برون آر از بحر غم زدرقش
چون از دست شد دستگیرش توباین — ز لوح دلش نقش غم برتراش
مشو از نعال بداد سلوک — من از دست دامان تو یا رسول
چه کم آیدای نور یزدان پاک — که رحمت نمائی بدین مشت خاک
بناشد بدان بارگاه رفیع — بغیر از تو این بندگان را شفیع
مگردان تو عین عنایت دریغ — برد آر چون مهدم از زهر میغ
به از تو کسی نیست در خاطرم — که روی شفاعت بدو آورم
ترا دانم ای نور هر دو سرا — علو مرتبت در حریم خدا
تو اندر آبروئی که از حق تعالی — تراست در تربت ذوالجلال
که بهر حال این عاجزان بنگری — نوازی فراموش یار آوری
اگرچه بماندیم از ادلپسان — ز رحمت کرم بخش یاری رسان
توئی رحمت الله نور خدا — زیاران و خوشان مگردان جدا
کنی در حریم محبت قبول — همین چشم دارم زتو یا رسول
زما صد هزاران درود و سلام — رسانم بحضرت علیه السلام
هزاران تحیات عرض و نیاز — زما بر تو ای خاصه کردگار

Scanned by CamScanner

بولنتت نگردد بگفتن تمام

سخن را کنم ختم بر دے سلام

ہزاروں درود و ہزاراں سلام

بہ مہدی وھادی علیہ السلام

۞

ابن عمر اس روایت کے راوی ہیں کہ جب مہدی ظہور فرمائیں گے تو آسمان سے فرشتے ندا کریں گے۔ یہ مہدی خلیفہ اللہ آ گئے ہیں ان کی اطاعت کریں۔

دسویں صدی ہجری سے قبل اور بلکہ اب تک کئی مدعیان مہدی پیدا ہو چکے ہیں اور ان میں اکثر و بیشتر صاحب حکمت اور علم بھی تھے لیکن جو حقیقت ہے وہ ایک ہی ہے جو کہ ان سب مدعیان مہدی میں پنہاں ہیں

اگر اصل نہ ہوتا تو نقل نہ ہوتے یہ ایک ایسی رموز ہے جس نے اکثر عالمان دین کو چکر میں ڈال دیا ہے بہت سے لوگوں کا عقیدہ ہے کہ مہدی علیہ السلام قیامت کے قریب آئیں گے۔ مہدی علیہ السلام کی تشریف آوری پر جبکہ قیامت قریب ہوگی۔ تو پھر جہان کیسے گلزار ہوگا کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ جب مہدی کے قدم اس سرزمین پر پڑیں گے تو زمین گل و گلزار ہوگی اور لوگ خوشحال ہونگے

Scanned by CamScanner

مولانا قاضی ابراھیم کاشانی پنجگوری

شیخ محمد درفشاں سے ۵۰ برس کے بعد مولانا قاضی ابراہیم کاشانی نے سر جہانی حضرت نور محمد مہدی کو اپنے ذیل نعتوں میں اظہار فرمایا ہے۔ جو کہ روح القدس نور فاک نور محمد مہدی بصورت انسانی بنی نوع انسان کو درس دینے کے لیے سرزمین پر قدم فرما ہوئے تھے تاکہ عالم انسانیت کو ترک و فکر سے نجات دلائے قاضی ابراہیم بوستانی علاقہ پنجگور مکران کے رہنے والے تھے اور حکومت وقت کا مقامی شرعی قاضی القضاء رہتا آپ نے ہمیشگی سے معصوم ذکریوں پر طرح طرح کے مظالم ڈھائے شرعی مقدمات میں تعصب سے کام لیکر ذکریوں کے برخلاف فتویٰ صادر کیا کرتے تھے قدرت الٰہیہ سے ایسا ہوا کہ وہ (قاضی) ایک دن شکار کھیلنے کی خاطر جنگل کی طرف روانہ ہوئے کافی آندھی اور بارش و باراں کی وجہ سے وہ اپنے گھر واپس نہ پہنچ سکے اب اسے اس اندھیری میں ایک جگہ کی متلاشی ہونا پڑا۔ گھومتے پھرتے کافی دیر کے بعد اسے جھاڑیوں میں ایک روشنی نظر آئی جیسا کہ حضرت موسیٰؑ نے کوہِ طور کے قریب جھاڑیوں میں اسے پایا تھا جونہی قاضی مذکور اس روشنائی کے قریب پہنچے تو اس تجلا روشنائی سے آواز آئی "وہ اے ابراہیم میرے نزدیک آؤ اور قرآن شریف کا مطالعہ کرو، میں دیکھوں کہ تمہاری علمیت کس قدر ہے جس پر تم اسقدر گھمنڈ کرتے ہو اور بے چارے ذکری مظلوموں پر بے شمار مظالم ڈھایا کرتے ہو۔"

اوّل تو قاضی موصوف بہت گھبرائے مگر قدرے وقفہ سے تسلی ہونے کے بعد آپ کے زبان سے کلمہ نکلا کہ آپ کون ہیں۔ تو آواز آئی کہ "میں مہدی ہوں" اس تجلّے کی حیبت سے آپ بہت گھبرائے اور بے ہوش ہوگئے جب رات کو قاضی صاحب اپنے گھر نہ پہنچے اور منفائی حالات ناخوشگوار تھے تو اس کے بھائی اور عزیزوں نے اس کی تلاش شروع کی جب وہ کسی پہاڑی کے دامن میں جہاں کافی جھاڑیاں تھیں آپ کو بے ہوش پائے تو پھر آپ کو اٹھالیا گیا اور ہوش میں لایا گیا چست آپکے زبان سے نکلا۔

اے برادر چیست دانی روز کیست شد
شاہ شایان تاج برسر سرورش مہدی بود

چنانچہ آپ نے گھر بار مال و ملکیت چھوڑ کر تارک دنیا ہو گئے اور بنجگور سے تربت زیارت شریف کوہ مراد کے قریب چلہ کشی و گوشہ نشینی اختیار کیا۔ مگر آپ نے اپنے نغمات کے ذریعہ عوام کو دین مہدی سے روشناس کیا

آپ کا ایک منظوم قلمی نسخہ بنام در صدف عمرانی قبیلہ کے پاس موجود ہے لہذا اس ضمن میں جناب قاضی صاحب کا ایک مختصر نعت محمد ثنا نور محمدی درج کرتا ہوں تا کہ سامعین آپ کے ذرین تخیلات سے فیض حاصل کر سکیں۔

نعت

پس ز حمد آن ریزد کارواں — کنم نعت مہدی صاحب زماں
درویش عالم ز جانش سلام — چو غنچہ کشایم دہن در کلام
بہر نغمہ وصف سازم دریں — صحابان داعی کنند آفریں
بیا طوطیا نغمہ ساز کن — بنام یکے قصہ آغاز کن
یہ بال خورد بہرہ موج سما — بجز ساز و کرد بیاں آشنا
مغنی بیا نغمہ در پرم — سماع ساز با ہن کر شید اشدم
خروش زجان و دل آرام جان — کہ مجنوں و لیلیٰ و سرود دراں
ازیں پیکرم گر شود ریزہ ریزہ — سخو ہیم خیزم تار سخیز
لبم تودہ گردند خاک جسد — دگر باز گر جمع شوند در لحد

مرادم ازیں کار حاصل شود
چو دُر در صدف مہرش در دل شود

ترجمہ: اس خدائے ذوالجلال کے بعد شروع کرتا ہوں نعت نور مہدی علیہ السلام کی شان میں دل و جان سے اس پر درود و سلام بھیجتا ہوں اور غنچہ کی طرح منہ انکی تعریف میں کھولتا ہوں • ہر نغمہ کے ساتھ انکی تعریف کرونگا اور نور مہدی ع کے اصحاب تحسین و آفرین کریں گے • اے طوطی آکر نغمہ گنگناؤ ایک نور مہدی کے نام قصہ شروع کرو • اپنے چھوٹے باروں کے ساتھ آسمان پر پرواز کر اور فرشتہ کرو بیاں کے ساتھ شامل ہو جاؤ • مغنی آؤ اور نغمہ گا کر مجھے سناؤ کہ میں عاشق زار ہوں • میرے دل میں ایک جوش و خروش ہے۔ اپنے محبوب کے لیے جیسے کہ لیلیٰ اور مجنوں باہم دوست تھے • اس سے اگر میری پیکر ہستی چور چور ہو اور ہم موت کی نیند سو جائیں تو قیامت کے دن ضرور اٹھائے جائیں گے • میری جسم کی مٹی اگر ریزہ ریزہ ہو جائیں تو دوبارہ قبر کے اندر جمع کر دیئے جائیں گے اس سے مرادیں پوری ہونگی۔ اور در صدف کی طرح اس کی محبت میرے دل میں ہوگی۔

کنم نظم تبیاد از بہر دین ... بر مہدی و ھادی بلاغ المبین
حبیب و امین و متین و مبین ... بود شاہد آسمان و زمین
حبیب کہ مر خلق را رہبر است ... بہر سروران مہتر و بہتر است
امام رسل پیشوائے سبل ... ہمہ ہمچو برگ است او ہمچو گل
نزول وحی از شرف عرش بریں ... ازاں اول است مہدی آخریں
ایا خواجہ خلق و ارض و سماء ... سزد مر ترا تاج و تخت و لواء
ازاں جاہ کہ تو محرم اے حبیب ... بدرگاہ ایزد تو ہستی حبیب

اگر تو نبودی دو عالم نبود
از قفل جملہ ز بہرت کشود

ترجمہ :-

دین کے لیے نظم کا سنگ بنیاد رکھتا ہوں، یعنی مہدی دھادی کے پہچاننے اور ظاہر کرنے کے لیے • حبیب وامین و متیں اور مبین ہیں آسمانوں اور زمین کے گواہ ہیں • وہ محبوب جو خلائق کے رہبر ہیں اور تمام سرداروں کے سربراہ اور بہتر ہیں • سب پیغمبروں کے امام اور راہ راست کے پیشوا دوسرے سب پتے ہیں اور وہ پھول کے مانند • ان کا نزول عرش بریں سے دیکھو اسی وجہ سے مہدیؑ نور اولین اور آخرین ہیں اے خواجہ زمین وہ آسمانوں کے مخلوقات کے تاج وتخت اور لواح تیرے لائق ہیں۔ اس مقام پر آپ محرم راز الہٰی ہیں۔ اے طبیب خدا کے درگاہ ہیں آپ ان کے حبیب ہیں • اگر آپ نہ ہوتے تو دونوں جہاں نہ ہوتے اور تمہارے طفیل سے سب کے تالے کھل گئے۔

ز نورت دو عالم منور شدہ — شفاعت گری بر تو واختر شدہ
نگیں سعادت ترا در جبیں — کہ کنتُ[1] نبی بین از آء طین
توئی بدر سیما و مہر لقییں — رسولاں بسر تاج تو چوں نگیں
توئی نور انزا چہ والضحیٰ — توئی زلف افشا ر لیل سجیٰ
ترا گفت اندر قرآں خدا — کہ ما ودعک ربک ما قلیٰ
چو طٰہٰ و یٰسین توئی در قرآن — چو الرحمٰن وھم علم القرآن
ز تو یافت شمع بلاغت فروز — شب تار از تو گشت روز

جہاں تنگناء ز تو روشن است
خزاں باغ از مقدم مقدم گلشن است

---

[1] میں اس وقت نبی تھا جب آدم پانی اور مٹی میں چھپے تھے۔

ترجمہ :-

تیرے نور سے دونوں جہان روشن ہوئے اور روز محشر کے شافع آپ ہی ہیں تیری پیشانی پر نیک بختی کا نشان ہے اور آپ اس وقت نبی تھے جب آدمؑ پانی اور مٹی میں پوشیدہ تھے • تو چودھویں کا چاند اور یقین کا سورج ہے رسول تاج ہیں تو آپ ان کے نگینہ • آپ کا نور دن کی طرح اجالا ہے اور رات تیری زلفوں کی سیاہی ہے • قرآن میں حق تعالیٰ تیرے بارے میں فرماتے ہیں کہ تیرے رب نے تجھے نہیں چھوڑا۔ • قرآن میں طٰہٰ، یٰسین، تیرے صفات ہیں۔ سب سے پہلے رحمٰن نے تجھے قرآن سکھایا ہے • شمع بلاغت سب سے روشن ہے اندھیری رات تیرے نور سے روشن ہے • یہ تاریک دنیا، تجھ سے روشن ہے تیرے قدموں کی برکت سے خزاں کی دنیا میں بہار آئی ہے ۔

بود شمس از نور تو ذرّہ — مہ نیم از شمع تو پردہ
به اوّل که نور ترا حق سرشت — شدہ عرش و کرسی و لوح و بہشت
قلم زاں نام توائے نقش است — سر از بیم فرمان وہی بر شکست
کہ اے سرور پاک عالم ز تو — ز نور تو شد سروراں تو بنو
بنو خواہش آمد خدا گفت زاں — کہ کردم تر سرور سروراں
اول ساختم نور تو آنچناں — بنودہ ز گستم عدم ہیچ جاں
ارادہ نمودہ ز جودت حبیب — بر آرم ز قرب خودت اے طبیب

دو عالم ز نور است آدم چناں
منور ز تو بود ہر دو جہاں

ترجمہ

یہ سورج آپ کے نور کا ایک ذرّہ ہے اور یہ چاند جو دو نیم ہوتا ہے تیرے شمع کے پردے میں ہوتا ہے •

• سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے تیرے نور کو پیدا کیا۔ جن کے سبب عرش، کرسی، لوح اور جنت سب وجود میں آئے۔ • قلم نے جب تیرے نام کو نقش باندھا تو اس کا سر خوف سے شق ہو گیا۔ • اے سرورِ پاک عالم تیرے سبب سے ہے اور انبیا تیرے نور سے پیدا ہو کر دنیا میں آئے۔ • خدا تعالیٰ کو تیرے لیے خواہش ہوئی تو انہوں نے فرمایا کہ تجھے تمام سرداروں کا سربراہ بناتا ہوں • روزِ اوّل تیرے نور سے وجود میں آیا تھا اور کوئی بھی جاندار موجود نہیں تھا اللہ تعالیٰ نے جود و الطاف سے ارادہ کیا تیرے لیے کہ اپنی قرب سے اے حبیب و طبیب آپ کو وجود میں لایا۔ • دونوں جہان اور آدم۔ اے پاک تیرے طفیل سے وجود میں آئے یہ دونوں جہان تیرے نور سے روشن ہیں۔

Scanned by CamScanner

خلائق بنود و ملائک بنود | کہ اے نور منظور تو در شود

ستودہ تیرا کردہ است زانجہت | کہ عالم زتو یافت زیب سحت

ازانی تو اے محرم کبریا | چو بہتر تو ہستی و بہر دو سرا

آیا طوطی باغ وحدت مکان | تو طاؤس نیروزیت لامکاں

مکان از تو خالی ہم لامکاں | تو عنقاء قرب درانی آشیاں

ترا زاں جہت نام مہدی مبیں | کہ مخفی تو ہی در زمان و زمیں

ترا است اعلیٰ و علوی صفات | کہ از تو بود جملگی کائنات

تو اصلی دیگر جملہ فرع تو است

تو سر دفتر جملہ شرع تو است

❖

ترجمہ :-

یہ خلائق بھی نہ تھی اور فرشتے بھی نہ تھے جب تیرے نور کو خدا نے پیدا کیا۔
• تجھے اس لیے برگزیدہ کیا ہے کہ یہ عالم تیری وجہ سے خوب صورت بن جائے • تو خدائے کبریا کا محبوب ہے اور یہ دونوں جہان کے مخلوقات سے بہتر ہے • اے طوطی باغ وحدت مکان تو طاؤس اہل الجنت اور نیروزیت لامکان ہو۔ • مکان تم سے خالی اور تم لا مکانی پرندے ہو یعنی شاہین قرب۔ خداوندی لامکاں تیرا آشیاں ہے
• تیرا اس لیے نام مہدی مبین ہے کہ تو زمین و آسمانوں میں ایک سرِ خداوندی ہے تیرے صفات بہت بلند ہیں۔ اس لیے کہ ساری کائنات تیرے سبب سے موجود ہوئی تو اصلی ہے دوسرے سب فرع نقل ہیں۔ تو سر منزل ہو اور سب راستے ہیں۔

Scanned by CamScanner

بہ عرش اعظم ز تو نام یافت ‏ ‏ ‏ ازاں عرش و کرسی ز نورت بتافت

ہر آنکو نداند نژد سرشت ‏ ‏ ‏ ندارد تمنا ذوق بہشت

محقر ترین خانہ ات جنت است ‏ ‏ ‏ کہ حوض بنام تو زاں کوثر است

چو طوبیٰ ز تو یافت زیبا چناں ‏ ‏ ‏ چہار جوبا زیر تخت رواں

جہنم بود کورۂ خصم تو ‏ ‏ ‏ بود بہتر از جملگی اسم تو

رکنتم عدم نقطۂ زاں چکید ‏ ‏ ‏ ز نور تو آمد دو عالم پدید

طور تو بعالم چو در ثمیں ‏ ‏ ‏ کہ فرمان تو ہمچو حبل المتین

بنام تو لولاک گفتہ خدا

و ما ینطق زین ترا در ہوا

ترجمہ:

عرش اعظم تیری برکت سے شرفدار ہے اس لیے عرش اور کرسی تیرے نور سے روشن ہیں۔ • جو شخص تیری پیدائش کی حقیقت سے باخبر نہیں وہ جنت کے ذوق سے محروم ہے • تیری حقیر ترین گھر جنت ہے اور حوض کوثر تیرے نام کی برکت سے جاری ہے۔ • درخت طوبیٰ تجھ سے مزین ہے اور چاروں نہریں تیرے تخت کے نیچے بہتی ہیں • دوزخ تیرے دشمنوں کا ٹھکانہ ہے اور تیرا نام سب ناموں سے بہتر ہے کنتم عدم سے ایک نقطہ ٹپکا اور تیرے نور سے دو عالم وجود میں آئے تیرا وجود دنیا میں ایک قیمتی در ہے اور تیرا فرمان سب پر واجب ہے تیرے نام پر خدائے تعالیٰ نے فرمایا کہ لولاک لما خلقت الافلاک اور تو اپنی مرضی پر کچھ نہیں بولتا۔

Scanned by CamScanner

توئی اصل کان ہمہ انبیاء | توئی جملگی را ازاں پیشوا
ازاں تاج فرق ترا در سراست | قبا شفاعت ترا در براست
بہ محشر چو عالم ہمہ سر زنند | ہمہ قرعۂ فال بر تو زنند
شفاعت تمائی تو از کردگار | ترا زیں بشارت بود در شمار
ایا بندۂ پاک معصوم چہر | نمایاں توئی ہمچو مہر سپہر
یکا یک ہمہ انبیا جمع شوند | بتو التماس شفاعت کنند
ہمہ سر فرود آورند آنچناں | شفاعت بخواہی ز رب جہاں

تو ما زون گشتی ز روئی شرف
رسد عرض تو اے چو تیر ہدف

ترجمہ :۔
توسب انبیا کا منبع و مرکز ہے اور تو سب کا راہنما بھی ہے تیرے در پہ تاج شہنشاہی ہے اور قبا ر شفاعت تجھے زیب تن ہے ۔ محشر کے دن جب عالم سر اٹھائیں گے تو تیرے نام پر قرعہ فال ڈالیں گے ۔ تو خدائے تعالیٰ سے مخلوق کی شفاعت کریں گے ۔ اور تجھے بشارت ہو گی اے بندہ پاک صورت تو ظاہر ہے آسمان پر سورج کی مانند ۔ یکا یک تمام انبیا جمع ہونگے اور آپ سے شفاعت کے لیے عرض کریں گے ۔ وہ سب اپنا سر جھکا دیں گے اور آپ حق تعالیٰ سے سفارش فرمائیں گے تو سب سے بہتر اور شرفدار ہے ، تیری عرض بارگاہ ایزدی میں قبول ہو گی ۔

Scanned by CamScanner

ایا شاهد خلق حق الیقین — ز کردار ما اندراں در مبیں
سراسر ز عصیاں چو موئے بدن — مکن خوار و زارم دراں انجمن
کہ من پیروی دین تو گشتہ ام — تو بنگر ازاں خوار و سر گشتہ ام
حبیبؐ بہ امت شوی دستگیر — گناہیکہ کردم ازانم مگیر
مرا دستگیر و شفاعت نما — کہ خواہش بتو دارم اے پیشوا
تو گر نیک خواہی کنی اے حبیب — کہ داروئے دردم ز تو اے طبیب
بلیم تو اے مومیاء بدن — گناہ گزشتہ برا ہم مزن

ز خود شرم سارم و حیراں سرم
بکئے رد ئے امید احساں برم

ترجمہ :-

اے شاہد خلق حق الیقین والے ہماری بدکرداری کو نہ دیکھئے گا • میرے گناہ جسم کے بالوں سے زیادہ ہیں اور مجھے اس دربار میں خوار و ذلیل نہ کر • میں تیرے دین کا پیرو ہو گیا ہوں۔ تو دیکھ کر میں کس قدر خوار و سرگشتہ ہوں • اے دوست امت کی دستگیری آپ ہی ہیں جو گناہ میں نے کیئے اس سے بازپرس نہ کر • میرا ہاتھ پکڑ اور شفاعت کر کہ میں آپ سے ہی خواہش رکھتا ہوں اے میرے پیشوا • اے میرے محبوب اگر آپ نیکی کا ارادہ فرمائیں گے تو میرے دردوں کے طبیب آپ ہیں • میرے زخمی بدن کو مرہم لگا دیجیئے اور پچھلے گناہوں کی بازپرس نہ کیجئے گا میں خود شرمندہ اور حیران ہوں کہ کس احسان کا امید دار بن جاؤں۔"

اگر تو کنی عـذر خوا ہی مرا — نگردد ازاں ہیچ تاوان ترا

ازاں است بہ دینت یقین داشتم — کہ تخم بدی گر زخود کاشتم

بتو التجا اندراں دم بود — کہ کاربدم از تو آساں شود

بفرمان تو سرندارم کنوں — ازاں گشتہ ام خوار و زار و زبوں

مرا مرکب لنگ بارت ثقیل — برآں منزلم دور و پایاں سبیل

خواہی بحق تو اے پاک دیں — کہ دادہ مرا بر براہ یقیں

نسازی بہ فضل و راں گر زمیں — بخواری نسازی وراں شرمگیں

بہ مہدی دھاری شودی دھم

مبر مہر فرماں اورا السم

ترجمہ :

اگر آپ میری خطائیں درگزر فرمائیں گے تو تیرا کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ • اس لیے میں تیرے دین پر یقین رکھتا ہوں۔ اگرچہ میں نے بدکاری کا بیج بویا ہے • اس لیے تجھ سے التجا کرتا ہوں کہ آپ کے باعث میری مشکلیں آسان ہونگی۔ میں نے تیرے حکم سے سرتابی کی ہے اسلیے میں خوار و ذلیل اور مجبور ہوں • میرا مرکب لنگ ہے اور بوجھ بھاری منزل دور ہے راستہ بے پایاں ہے • آپ سے چاہتا ہوں اے پاک دین کہ مجھے دین محکم کے راستے پر لے جائیں • میری بداعمالی پر مجھے زمین پر نہ دے مار اور مجھے خوار و شرمندہ نہ کر • مہدی علیہ السلام (دھاری) کی راہ کو میں نے اختیار کیا ہے ان کے مہر فرمان میرے دل سے نہ چھین۔

که از نفس بد خیره مشکلم | بدیں درتب وتاب پائے در گلم
ایا اے حبیبا ہدایت بلاغ | توئی مہر وسیما روشن چراغ
بشیراً نذیراً بمارا بجہت | خلائق ز راہ ماندہ اندر علت
توئی حجت اللہ زبہر ازاں | کہ روشن عالی راہ گمرہاں
ز حبت انوار ایں عالم خاک زاد | ازالیش بسر تاج پاکش نہاد
نہ از تو زیبا سر از ہمہ | بسر رہ رواں توئی پاشند
توئی تاجدار ہمہ باج گیر | نعمت نزاہ جاہ ملک کبیر

ہمہ راز حسن تو زیبا سرشت
از اں ہر یکی راز تاج گل است.

ترجمہ

نفس بد سے میں حیران ومشکل میں ہوں میرے جسم پر بخار کی گرمی اور پیر کیچڑ میں پھنس گئے ہیں • اے محبوب ہدایت پہنچانے والے تو آسمانِ ہدایت کا چمکتا ہوا سورج ہے آپ اس لیے بشیر اور نذیر ہیں خلائق کو برائی سے راہِ راست پر لانے والے ہیں • تیرے نام حجت اللہ اس سبب سے ہے کہ گمراہوں کو روشنی بخشنے والے ہیں • تیری محبت کی وجہ سے عالم خاکی کے سر پر تاج شاہی رکھا گیا ہے • تو سب سے خوبصورت ہے اور راستے پر چلنے والے تجھ سے راہ پاتے ہیں • تو بادشاہ ہے باقی سب مانگنے والے۔ تیرا نعمت والا ملک بہت بڑا ہے • جس کی خوبی تیرے حسن کی زیبائی سے ہے اس لیے ہر ایک کے سر پہ پھول کا تاج ہے۔

Scanned by CamScanner

خدایت ازاں داد گنج ابد — کہ حدش نیاید بہ وجہ عدد

نبودی اگر نور تو در ظہور — نشہ خلق ہر دو دراز خرد نور

توئی محرم خاص درگاہ حق — ترا ایزد از خود بداده سبق

کہ در علم تو ہیچ باقی ندید — ہر آنکو کہ دیده زتو خود امید

تو از عطر آلودۂ زا نجہت — کہ در دل نہاده ترا معرفت

شناسندہ ذات پروردگار — ازانی تو بہتر ز ہر تاجدار

ہمہ تاجداران زتو باج گیر — کہ پابند علم زتو اے کبیر

فرشتہ کنند فوق عرشی صدا

نورا شناسند ذات خدا

ترجمہ :-

خدا نے آپ کو اتنی دولت عطا کی ہے کہ ان کا حساب و شمار نہیں ۰ اگر ترا نور ظاہر نہ ہوتا تو یہ مخلوق اور ہر دو عالم روشن نہ ہوتے تو درگاہ خداوندی کے محرم خاص ہے اور تجھے خدا خود سبق دیا ہے ۰ تیرے علم میں کوئی کجی نہیں ہے جسے آنکھ ہو وہ تجھ سے امید رکھتا ہے ۰ تو اس لیے خوشبو سے معطر ہے کہ تیرے دل میں معرفت الہی ہے ۰ آپ ذات خداوندی کے پہچاننے والے ہیں اس لیے آپ تمام تاجداران سے بہتر ہیں ۰ تمام تاجدار تیرے مانگنے والے ہیں اور تجھ سے علم حاصل کرتے ہیں۔ اے محرم کبریا۔ عرش کے اوپر فرشتے پکار اٹھتے ہیں کہ نور کو پہچان لو جو ذات نور الہی سے ہے

توئی صاحب خیل احشام ما | ز تو دفتر حسن ز مہر تا بہ ماہ
ز نام نیکو نیاید دگر | کہ مہدیؑ ترا گفت اذاں دادگیر
تو مخفی خالی ز ہر نیک و بد | کسے نیست داند ترا قدر و قد
ہمہ قدرے توزاں است علوم ثبت | کہ بالاتر است مرترا منزلت
دگر لوح سر دفتر حکمت است | قلم زاں جہت نقش بر زیب لبت
سراسر ہمہ شاہد حال تو است | ز تو مال و احوال زشت و نیکو است
چو جبرائیل و میکائیل بفرمان ترا | سرافیل و عزرائیل زند در نوا

زحسن تو زیبا بہ عالم رسید
دم اندر دم نام آدمؑ دمید

ترجمہ :۔

تو ہمارے خیل و احشام کے مالک ہو سورج اور چاند کی خوبصورتی آپ سے ہے ۔ اس نام سے بہتر کوئی نام نہیں آتا اس لیے آپ کو حق تعالیٰ نے مہدیؑ (ہدایت یافتہ) فرمایا۔ تو ہر ایک نیک و بد اور چھپی ہوئی باتوں سے واقف ہو تیرے مرتبے کو کوئی نہیں پہچانتا ۔ تیرا مقام بہت بلند ہے ہر ایک کے مرتبے سے تیرا مرتبہ اونچا ہے ۔ لوح سر دفتر حکمت و دانائی ہے اس وجہ سے قلم سے خوبصورت نقش کیا ہے ۔ تو تمام احوال کے شاہد ہو ، خواہ نیک ہوں یا بد سب سے واقف ہیں جبرائیل و میکائیل تیرے فرمان بردار ہیں ، اسرافیل و عزرائیل تیرے نغمے گاتے ہیں ۔ تیرے حسن و زیبائی دنیا میں پہنچے کیونکہ سانس روح و قلب آدم میں پھونکا گیا۔

Scanned by CamScanner

چشم دار خیل و خیال تو نوح
نجاتش ز طوفان ز تو شد فتوح

شدہ خوان سالار تو زاں خلیل
کہ مہمان سرانّ ز گردش خلیل

کلیم اللہ در طور سینا ز تو
رداشد بہ گفتار و حبہ نکو

میسحا ز سرچشمہ آب خورد
ازاں در زماں مردار زندہ کرد

ترا داد ایزد ز ہر مہتری
ازانی کہ تو بر تو مہتری

توئی مہتر و جملگی کہتراند
تو سرخیل و خیل ہمہ چاکر اند

بہ بیں خضر ز حیوان آب خورد
سکندر ازاں کو ز میداں برد

ترجمہ :۔

نوح تیرا چشم خیالداری ہے اسے تیری برکت سے طوفانی موجوں سے نجات ملی ہے ابراہیم مہمانوں کو خوان نعمت دینے والے ہیں اسلیے وہ خدائے تعالیٰ کے دوست ہوئے موسیٰ نے طور سینا پر جو کلام الہٰی سنا وہ تیری برکت وفیض سے ہے ۔ عیسیٰؑ نے تیرے فیض کے چشمہ سے پانی پیا تھا اس لیے انہوں نے مردوں کو زندہ کر دیا۔

خدائے تعالیٰ نے تجھے سب سے بہتری دی ہے اور سب پر تجھے عظمت عطا کی ہے تو ہی بڑا ہے اور باقی سب چھوٹے ہیں تو سرخیل ہے اور وہ چاکر ہیں ۔ دیکھ خضرؑ نے آب حیات پیا کہ اسے سکندر اعظم لے گئے تھے ۔

ہر آنکو لفرمان تو سر نہد | خدا دولت در دو عالم دہد
توئی ہمچو خورشید ہمہ اختر اند | ہمہ مر ترا زاں بہ خاک در اند
ز تو ہمچو عطر بو باشد در جہاں | عیاں از تو شد آشکار نہاں
ز ختم تو آمد ازاں در بیاں | چو لبد از تو نایدکسی در جہاں
ازاں ختم کردم لبشرحت کلام | کہ وصفت نگردد بگفتن تمام
برا ہیم تیرا بندۂ خاک در | دراں حشر گاہش تو نیکو نگر
نکوئی نہ دارم الا بدی | ہمہ کردہ ام از سر بے خودی

ز شومیٔ نفس خوار و حیراں سرم
بجز تو دگر رو بہ کے آدرم

ترجمہ:

جو شخص تیرا فرماں بردار ہوگا اسے حق تعالیٰ دونوں جہانوں میں دولت عطا کرے گا • تو سورج ہے اور سب ستارے ہی سب تیرے در کی مٹی ہیں • دنیا میں عطر بو یائی تجھ سے ہے۔ جو چھپے ہوئے تھے تیرے سبب آشکار ہوئے۔ تیرے آمد سے بیان ختم ہوئی کیونکہ تیرے لبعد کوئی آمدی دنیا میں نہیں آئے گا • اس سے کلام شروع کرتا ہوں کیونکہ تیرا صفت میرے کہنے سے بالاتر ہے • براہیم تیرا غلام خاک در ہے اور محشر کے دن اس پر نظر شفقت فرمائیں • بدی کے سوا میں نے کوئی نیکی نہیں کی ہے اور سب کچھ میں نے نافرمانی سے کیا ہے • بدبخت نفس امارہ نے مجھے خوار و ذلیل کیا ہے آپ کے سوا کس کے پاس جا سکتا ہوں۔

Scanned by CamScanner

همه را بتو التجا و امید — مرا از شفاعت مکن ناامید

که امید دارم ز درگاه حق — دگر بر تو اے خواجہ نو طبق

بد کردار زشت و بہ عصیاں مبیں — کزاں گشت نام تو اے برگزیں

بر آں آبروئے کہ باشد ترا — بسر دستگیری شفاعت مرا

گرفتم ز دست بدامن حبیب — کہ عرض چو باشد بکن زاں مجیب

بہ من عذر خواہی و منت بہی — کہ جز تو نباشد چو فرماں دہی

نگیری تو دستم دارند مگر — سزاوار باشم نہار سقر

چو بر عدل بینی گناہ مرا
بدوزخ پرست نراز د مخوا

ترجمہ:

سب آپ سے التجا کرتے ہیں اور امید رکھتے ہیں، مجھے شفاعت سے ناامید نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ کی درگاہ سے امید رکھتا ہوں اس کے بعد آپ سے اے نو افلاک کے آقا۔ میری بدی اور گناہوں کو نہ دیکھ کیونکہ تیرا برگزیدہ نور پاک علیہ وسلام ہے۔ جو عزت خدا نے تجھے بخشی ہے اس سے دستگیری فرما۔ اور شفاعت کر۔ اے محبوب میرے ہاتھ نے تیرا دامن پکڑا ہے جو کچھ میں نے عرض کیا ہے قبول فرمائیے کہ تیرے سوا میرا کوئی عذر خواہی کرنے والا نہیں ہے۔ اگر آپ میری دستگیری نہیں فرمائیں گے تو میں آتش دوزخ کا سزاوار رہوں گا۔ میرے گناہوں کو عدل و انصاف سے دیکھ دوزخ پرست اور ہیں، مجھ پر رحم فرمائیے۔

اگر جرم اندازہ گردد فزوں	زریگ بیاباں درختاں فزوں
وگرنہ بہ فضل است کار خدا	امید ست بر عاصی عذر خوا
کہ یاران لطف بود بے حساب	نپرسی زما فعلہا را جواب
ہزاروں درود و ہزاروں سلام	بتو باد اے مہدیؑ نیک نام

ہزاروں درود ثنا تت کنم
وزاں شکر نظم نبا مت زنم

ترجمہ:-

اگر میری خطائیں اندازے سے باہر ہیں، ریتوں اور درختوں سے بھی زیادہ ہوں • خدائے تعالیٰ کا نام فضل و کرم کرتا ہے۔ اور وہ عاصی اور عذر خواہ کا آسرا و امید ہے، یا اللہ تیرے لطف کی بارش بے حساب ہے اور ہمارے اعمال کا جواب طلبی نہ کریں۔

ہزاروں درود و ہزاروں سلام
تم پر ہیں اے مہدیؑ نیک نام

Scanned by CamScanner

واحد مشن

دنیا کی تاریخ اس بات کی شہادت دیتی ہے کہ اس سرزمین پر جتنے بھی پیغمبر، ہادیان و رسل وقتاً فوقتاً مختلف قوموں اور مختلف زمانوں میں نوع انسانی کی رہبری اور رہنمائی کے لیئے آئے سب کا ایک ہی مقصد اور ایک ہی مشن تھا کہ نوع انسانی کو اللہ جل شانہٗ کی جلالت اور یگانگت اور وحدانیت سے آگاہ کریں اسلیئے ایسے ایک ہی مشن کو مختلف قوموں کے مختلف زبانوں میں لوگوں کو سمجھاتے رہے۔ ان سب نے عوام الناس کو بھلائی و نیکوکاری اور راست بازی کا درس دیتے چلے گئے۔ اسی مشن کو ہم لا الٰہ الا اللہ سے تعبیر کرتے ہیں۔ یعنی معبود حقیقی فقط اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ کی ذات اقدس ہے۔ وہی ذات پاک بڑھائی ثنا و صفت کے لائق ہے چونکہ قوموں کی الگ الگ زبان اور الگ روایات تھے اس لیے اسی ایک ہی مشن کو ان لوگوں کی تہذیب و تمدن کی وجہ سے مختلف شکل میں پیش کیا گیا۔ فرمانِ یزداں یہی ہے کہ یسبح لہٗ ما فی السمٰوٰت والارض اس سے عیاں ہے کہ زمین اور آسمانوں میں جو کچھ بھی ہے سب کے سب اللہ تعالیٰ کی حمد و تقدس اور ذکر و تسبیح و تہلیل کرتے ہیں ذکر وہ واحد عبادت ہے جو ہر ایک پر واجب الادا ہے اسی ذکر کی برکت سے تمام انبیاء کرام اور بزرگ ہستیاں اپنی منزل مقصود پر پہنچے تھے۔ ذکر وہ واحد عبادت ہے کہ جس کو مختلف طریقوں سے آزادی اور عاجزی کے ساتھ ادا کیا جا سکتا ہے۔

انبیاء کرام میں حضرت داؤد علیہ السلام وہ واحد پیغمبر تھے جنہوں نے باآواز بلند نہایت ہی خوش الحانی سے ذکر کیا کرتے تھے اس لیے حضرت داؤد علیہ السلام کا مختصر بیان درج قلم کرتا ہوں، آج سے ہزاروں برس پہلے ذکر جلی یعنی ذکر باآواز بلند جاری تھا۔ قارئین کرام یہ سمجھتے ہیں کہ ذکر آج بنا تازہ عبادت ہے جو ذکریوں نے ایجاد کیا ہے اگر حقیقت کی نگاہ سے دیکھا جائے ذکر اس وقت وجود میں آیا جب ہزاروں برس فرشتوں نے لا پکارا اور پھر نور دو جہاں نے انہیں الا اللہ کا درس دیا۔

Scanned by CamScanner

مختصر حالات

حضرت داؤد علیہ السّلام

حضرت داؤد علیہ السلام کی ولادت مبارک بیت لحم یوروشلم کے پاس جنوب میں ایک گاؤں میں ہوئی تھی جہاں بعد میں مسیح ابن مریم پیدا ہوئے تھے ان دنوں بیت لحم میں ہرسال پہلے مہینے کی پہلی تاریخ کو جشن قربانی منعقد ہوا کرتی تھی۔ حضرت داؤد علیہ السلام کی طاقت کا یہ عالم تھا کہ اگر کوئی شیر یا ریچھ ان کی کوئی بھیڑ اٹھالے جاتا تو آپ بھاگ کر اسے گرالیتے اور اس سے اپنا بھیڑ چھڑالاتے۔

آپ کی خوش الحانی ضرب المثل تھی حضرت طالوت علیہ السلام کی وفات کے بعد جبرون والوں نے حضرت داؤد علیہ السلام کو اپنا بادشاہ بنالیا۔ چنانچہ وہ جبرون پر سات برس تک حکومت کرتے رہے پھر رفتہ رفتہ سارے اسرائیل کے بادشاہ بن گئے۔ ۳۳ برس مزید سلطنت کی، طالوت اسرائیل کا پہلا بادشاہ تھا۔ بعد میں دوسرا بادشاہ حضرت داؤد علیہ السلام اور تیسرا بادشاہ حضرت سلیمان علیہ السلام ہوئے۔ آپ پورے ۴۰ سال بادشاہ رہے اور آپ نے ۱۰۱۵ء ق م میں وفات پائی۔

زبور آپ کی الہامی کتاب ہے بنو لاوی کے ایک مذہبی راہنما آصف نامی کو حضرت داؤد نے مذہبی امور و عبادات کا امام مقرر کیا تھا۔ محققین نے زبور دریافت کرکے اس میں ان کے چند اذکار کا پتہ چلایا جو کہ حضرت داؤد بارگاہِ خداوندی میں خوش الحانی سے ذکر خداوندی کیا کرتے تھے زبور میں حضرت داؤد کے اذکار کا مجموعہ ہے قرآن مقدس کی رو سے حضرت داؤد علیہ السلام لوہے کو پگھلانے، زرہ بنانے اور دوسروں کو بات سمجھانے کا بہترطرح جانتے تھے ان کے سامنے لیورہ و جبال تک مسخر تھے جب وہ اپنی میٹھی آواز سے حمدِ الٰہی

(ذکرِ خداوندی) کیا کرتے تھے تو اردگرد کے تمام پہاڑ اور پرندے سب آپ کے ہمنوا بن جاتے تھے پس جاننا چاہیئے کہ تمام انبیاء اور اولیاء کرام اپنی زندگی صرف ذکر الٰہی میں صرف کیا کرتے تھے۔ کیونکہ ذکر الٰہی نجات کا واحد ذریعہ ہے۔ جب آپ ذکر الٰہی شروع کرتے تھے تو آپ کی خوش الحانی سے بہتا ہوا پانی بھی تھم جاتا تھا زمین کے چرندے اور پرندے جمیع جانور ہوا پر اور زمین پر کھڑے ہو کر سنتے تھے اور سنکر بے ہوش ہو جاتے تھے۔ درختوں کی پتیاں بھی زرد ہو جاتی تھیں۔ پھر موم کے مانند ہو جاتے تھے بڑے بڑے پہاڑ جنبش میں آجاتے تھے۔ اور سب کے سب حضرت داؤد علیہم السلام کے ساتھ تسبیح و تہلیل اور ذکر الٰہی پڑھا کرتے تھے۔ جیسا کہ خداوند قدوس نے ارشاد فرمایا ہے کہ یا جبال اوبی معہ والطیر ۔

ترجمہ:

اے پہاڑ والے جانورو رجوع سے پڑھو اور تسبیح و ذکر خداوندی کرو۔

فضیلتِ ذکر قرآن کی روشنی میں

اللہ تعالیٰ کے نزدیک نوع انسانی کی فلاح ذکر الٰہی میں مضمر ہے۔ کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ جب تک عبادت میں روحانیت نہ ہو اس سے قرب خداوندی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور نہ کہ وہ باعث نجات دوزخ ہو سکتی ہے ذکر الٰہی ہی نجات کا واحد ذریعہ ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ جس عظیم ہستی کی جانب سے ذکری فرقہ کو ذکر الٰہی کرنے کا حکم دے دیا گیا ہے لہٰذا قرآن اور پھر احادیث کی روشنی میں دلائل پیش کرونگا۔

۱۔ فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ ۝ (سورہ بقرہ رکوع ۱۸)

ترجمہ: پس تم میرا ذکر کرو اُنہیں میں تمہیں یاد رکھوں گا۔ میرا شکر ادا کرتے رہو اور میری ناشکری مت کرو۔

۲۔ واذکر ربک کثیراً وسبح بالعشی والابکار

(سورہ آل عمران رکوع ۴)

ترجمہ: اپنے رب کو کثرت سے یاد کیا کیجیے اور صبح و شام تسبیح کیا کیجیے یعنی ذکر کیجیے

۳۔ الذین یذکرون اللہ قیاماً وقعوداً وعلیٰ جنوبھم ویتفکرون فی خلق السمٰوات والارض۔ ربنا ما خلقت ھٰذا باطلاً۔ سبحٰنک وقنا عذاب النار ۝ (سورہ آل عمران رکوع ۲۰)

ترجمہ:

وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کا ذکر اور تسبیح و تہلیل کھڑے بیٹھے اور لیٹے ہوئے کرتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کے پیدا ہونے میں غور و فکر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب تو نے یہ سب بے کار

پیدا نہیں کیا۔ ہم آپ کی تسبیح اور ذکر کرتے ہیں ہمیں عذاب دوزخ سے نجات دلائی جائے

۴۔ ولا تطرد الذین یدعون ربھم بالغدوۃ والعشی یریدون
وجھہٗ ط (سورہ انعام)

ترجمہ

اور ان لوگوں کو اپنی مجلس سے علیحدہ نہ کیجئے جو صبح و شام اپنے پروردگار کو پکارتے رہتے ہیں جس سے خاص اسکی رضا کا ارادہ کرتے ہیں۔

۵۔ ویھدی الیہ من اناب ہ الذین آمنوا وتطمئن قلوبھم بذکر
اللہ ہ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب ہ (سورہ رعد رکوع ۴)

ترجمہ۔

اور جو شخص اللہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے اس کو ہدایت فرماتے ہیں اور وہ ایسے لوگ ہوتے ہیں جو اللہ پر ایمان لائے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ان کے دلوں کو اطمینان ہوتا ہے۔ خوب سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر میں ایسی خاصیت ہے کہ اس سے دلوں کو اطمینان ہو جاتا ہے۔

۶۔ واصبر نفسک مع الذین یدعون ربھم بالغدوۃ والعشی یریدون
وجھہ ولا تعد عینٰک عنھم ہ ترید زینۃ الحیوۃ الدنیا ہ ولا
تطع من اغفلنا قلبہ عن ذکرنا واتبع ھوٰہ وکان امرہ
فرطا ط (سورہ کہف رکوع ۴)

ترجمہ:۔

آپ اپنے کو ان لوگوں کے ساتھ (بیٹھنے کا) پابند رکھا کیجئے جو صبح و شام اپنے رب کو پکارتے رہتے ہیں محض ان کی رضا جوئی کے لیے اور محض دنیا کی رونق کے خیال سے آپکی نظر (یعنی توجہ) ان سے ہٹنے نہ پائے (رونق سے یہ مراد ہے کہ رئیس مسلمان ہو جائیں تو اسلام کو فروغ ہو) اور ایسے شخص کا

کہنا نہ مانیں جس کا دل ہم نے اپنی یاد سے غافل کر رکھا ہے اور حال حد سے بڑھ گیا ہے

۷: وعرضنا جهنم يومئذ للكفرين عرضا ہ الذين كانت اعينهم فى غطاء عن ذكرى (سورہ کہف رکوع)

ترجمہ:

اور ہم دوزخ کو اس روز یعنی قیامت کے دن) کافروں کے سامنے پیش کریں گے جن کی آنکھوں پر ہماری یاد سے پردہ پڑا ہوا ہے۔

۸: فويل للقسية قلوبهم من ذكر الله اولئك فى ضلال مبين

(سورہ زمر رکوع ۳)

ترجمہ:

پس ہلاکت ہے ان لوگوں کے لیے جن کے دل اللہ کے ذکر سے متاثر نہیں ہوتے (یعنی دل سیاہ ہے) یہ لوگ کھلی گمراہی میں ہیں چونکہ ویل ایک خطرناک دوزخ کا نام ہے۔ جن لوگوں کے دل اللہ کے ذکر نہ کرنے سے سیاہ ہیں یہ جگہ ان لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے مخصوص کیا ہے۔

۹: الم يان للذين آمنوا ان تخشع قلوبهم لذكر الله ۃ (سورہ حدید رکوع ۲)

ترجمہ:

کیا ایمان والوں کے لیے اس کا وقت نہیں آیا کہ ان کے دل خدا کی یاد کے واسطے جھک جائیں

۱۰: يايها الذين امنوا لا تلهكم اموالكم ولا اولادكم عن ذكر الله ج ومن يفعل ذالك فاولئك هم الخاسرون ۃ

اے ایمان والو! تم کو تمہارے مال اولاد اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اسکی یاد سے غافل نہ کر پائیں اور جو لوگ ایسا کریں گے وہی خسارہ والے ہیں کیونکہ یہ سب چیزیں دنیا ہی میں ختم ہو جانے والی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی یاد آخرت میں کام دینے والی ہے۔

۱۱۔ وَمَنْ یُعْرِضْ عَنْ ذِکْرِ رَبِّہٖ یَسْلُکْہُ عَذَابًا صَعَدًا (سورہ جن رکوع ۱)

ترجمہ: اور جو شخص اپنے پروردگار کی یاد سے روگردانی اور اعتراض کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسکو سخت عذاب میں داخل کریگا۔

۱۲۔ وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِکْرِیْ فَاِنَّ لَہٗ مَعِیْشَۃً ضَنْکًا وَّ نَحْشُرُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَعْمٰی قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِیْٓ اَعْمٰی وَقَدْ کُنْتُ بَصِیْرًا

(طٰہٰ آیت ۱۲۴۔۱۲۵)

ترجمہ۔ اور جس نے میرے ذکر کرنے سے روکا پس ہم اس کا روزگار تنگ کردیں گے اور روز قیامت اسکو اندھا بنا کر اٹھا ئیں گے وہ کہے گا اے میرے رب مجھکو اندھا کیوں اٹھایا تحقیق میں تو آنکھوں والا تھا یعنی دنیا میں دیکھ سکتا تھا

روزگار تنگ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ زندگی اجیرن کردینا اور امور دینوی میں پھنسا کر رکھ دینا اسی طرح ایک اور وعید ذکر سے غفلت برتنے والوں کے لیے نازل ہوئی ارشاد ہوتا ہے۔

۱۳۔ وَمَنْ یَّعْشُ عَنْ ذِکْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَیِّضْ لَہٗ شَیْطٰنًا فَھُوَ لَہٗ قَرِیْنٌ ۝ (سورہ زخرف)

ترجمہ: جو آدمی ذکر خداوندی سے غافل ہو کر زندگی گزارے تو ہم اس کے لیے شیطان مقرر کردیتے ہیں۔

۱۴۔ وَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ بُکْرَۃً وَّ اَصِیْلًا وَمِنَ الَّیْلِ فَاسْجُدْ لَہٗ وَسَبِّحْہُ لَیْلًا طَوِیْلًا ۝ اِنَّ ھٰٓؤُلَآءِ یُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَۃَ وَیَذَرُوْنَ وَرَآءَھُمْ یَوْمًا ثَقِیْلًا ۝ (سورہ رکوع ۲)

ترجمہ: اور اپنے رب کا صبح و شام نام (ذکر) لیتے رہا کیجئے اور کسی قدر رات کے حصّہ میں بھی اسکو سجدہ کیا کیجئے۔ اور رات کے بڑے حصّہ میں اسکی تسبیح "ذکر" کیا کیجئے یہ لوگ جو آپ کے مخالف ہیں

دنیا سے محبت رکھتے ہیں اور اپنے آگے آنے والے ایک بھاری دن کو چھوڑ بیٹھے ہیں

۱۵۔ وسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس وقبل غروبها ومن اناءی الیل فسبح واطراف النهار لعلک ترضٰی (سورہ طٰہٰ رکوع ۸)

ترجمہ : اور اپنے رب کی حمد وثنا کے ساتھ تسبیح "ذکر" کرتے رہا کیجئے آفتاب نکلنے سے پہلے اور غروب سے پہلے اور رات کے اوقات میں تسبیح کیا کیجئے اور دن کے اول وآخر میں تاکہ آپ اس ثواب اور بے انتہا بدلے پر جو ان کے مقابلہ میں ملنے والا ہے بے حد خوش ہو جائیں۔

۱۶۔ یُسَبِّحُوْنَ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ لَا یفترون (سورۃ انبیاء رکوع ۲)

ترجمہ : اللہ کے مقبول بندے اس کی عبادت سے تھکتے نہیں شب وروز اللہ تعالیٰ کی تسبیح ذکر کرتے رہتے ہیں کسی بھی وقت موقوف نہیں کرتے۔

۱۷۔ وَالْمَلٰئِکَۃُ یسبحون بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ویستغفرون لِمَنْ فی الارض ہ (سورۃ شوریٰ رکوع ۱)

ترجمہ : اللہ کے مقبول بندے اس کی عبادت سے نہیں تھکتے
اور فرشتے اپنے رب کی تسبیح وتحمید کرتے ہیں اور ان لوگوں کے لیے جو زمین پر رہتے ہیں ان کے لیئے استغفار کرتے ہیں

۱۸۔ وتسبحوہ بکرۃً وَّ اَصِیلا (سورہ فتح رکوع ۱)

ترجمہ : اور تسبیح ذکر کرتے رہو اللہ تعالیٰ کی صبح کے وقت اور شام کے وقت

۱۹۔ فَلَوْلَا اَنَّهٗ کان من المسبحین للبث فی بطنہٖ الی یَوْمِ یبعثون ہ (سورۃ صافات رکوع ۵)

ترجمہ : پس اگر یونس علیہ السلام ذکر تسبیح وتہلیل کرنے والوں میں نہ ہوتے تو قیامت تک اسی مچھلی کے پیٹ میں رہتے۔

Scanned by CamScanner

۲۰۔ فسبح باسم ربك العظيم (سورہ الحاقہ رکوع ۲)

ترجمہ: پس اپنے عظمت والے پروردگار کے نام کی تسبیح "ذکر" کرتے رہو

۲۱۔ فسبح بحمد ربك واستغفره انه كان توابا (سورہ نصر رکوع ۱)

آپ اپنے پروردگار کی تسبیح تمحید کرتے رہے اور اس سے مغفرت طلب کرتے رہے بے شک وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے

۲۲۔ سبح اسم ربك الاعلى (سورہ اعلیٰ رکوع ۱)

ترجمہ: آپ اپنے عالیشان رب کے نام تسبیح "ذکر" کریں۔

۲۳۔ واذكروا الله في ايام معدودات (سورۃ بقرہ رکوع ۲۵)

ترجمہ: ایام معدودات میں یعنی کئی روز تک اللہ تعالیٰ کو یاد کرو، اس کا ذکر تسبیح وتہلیل کیا کرو۔

۲۴۔ واذكر ربك اذا نسيت (سورہ کہف رکوع ۲)

ترجمہ: اور جب آپ بھول جائیں تو اپنے رب کا ذکر کر لیجئے اگرچہ قرآن پاک میں اور کئی آیات اللہ تعالیٰ نے اپنے ذکر کرنے والوں کے لیے بہشت اور بخشش کی خوشخبری دی ہے۔ اور ذکر کرنے کی سخت ترین تاکید کی ہے۔ اور نہ کرنے والوں کے لیے سنگین سزا کے لیے بتایا گیا ہے۔ مگر مختصراً

Scanned by CamScanner

فضیلت ذکر احادیث کی روشنی میں

کتاب کو مختصر کرنے کے لیے احادیث کے ترجمے بیان کر دیے جاتے ہیں

۱۔ ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے اور جو نہیں کرتا ان دونوں کی مثال زندہ اور مردہ کی سی ہے۔ یعنی ذکر کرنے والا زندہ ہے اور نہ کرنے والا

۲۔ حضورؐ کا ارشاد ہے کہ اگر ایک شخص کے پاس بہت سے روپے ہوں اور وہ ان کو تقسیم کر رہا ہو اور دوسرا شخص اللہ کے ذکر میں مشغول ہو تو ذکر کرنے والا افضل ہے۔

۳۔ حضور اقدسؐ کا فرمان ہے کہ جنت میں جانے کے بعد اہل جنت کو دنیا کی کسی چیز کا بھی قلق و افسوس نہیں ہوگا بجز اس گھڑی کے کہ جو دنیا میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کے بغیر گزر گئی ہے

۴۔ حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت ابو سعیدہ رضؓ دونوں اسکی گواہی دیتے ہیں کہ ہم نے جناب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ارشاد فرماتے تھے کہ جو جماعت اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہو تو فرشتے اس جماعت کو سب طرف سے گھیر لیتے ہیں اور رحمت ان کو ڈھانک لیتی ہے اور سکینہ (سکون و وقار) ان پر نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ اپنی مجلس میں تفاخر کے طور پر فرماتے ہیں۔

۵۔ حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ حضورؐ کا ارشاد ہے کہ جو بھی لوگ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لیے جمع ہوں اور ان کا مقصد صرف اللہ ہی کی رضا ہو تو آسمان سے ایک فرشتہ ندا کرتا ہے کہ تم لوگ بخش دیئے گئے اور تمہاری برائیاں نیکیوں سے بدل دی گئی ہیں۔

۶۔ معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے بڑھ کر کسی آدمی کا کوئی عمل عذاب قبر سے زیادہ نجات دینے والا نہیں ہے۔

۷۔ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ کا ارشاد ہے کہ حق تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں بندہ کے ساتھ ویسا ہی

Scanned by CamScanner

معاملہ کرتا ہوں جیسا کہ وہ میرے ساتھ گمان رکھتا ہے اور جب وہ میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں پس اگر وہ مجھے اپنے دل ہیں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسکو اپنے دل میں یاد رکھتا ہوں اور اگر وہ میرا ذکر باجماعت کرتا ہے تو میں اس فرشتوں کی جماعت میں تذکرہ کرتا ہوں اگر بندہ میری طرف ایک بالشت متوجہ ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اسکی طرف متوجہ ہوتا ہوں اگر وہ ایک ہاتھ بڑھاتا ہے تو میں دو ہاتھ ادھر متوجہ ہوتا ہوں اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اسکی طرف دوڑ کر چلتا ہوں۔

۸۔ ابی درداء روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اکرمؐ نے صحابہ سے ارشاد فرمایا کہ میں تم کو ایسی چیز نہ بتاؤں جو تمام اعمال سے بہترین چیز ہے اور تمہارے مالک کے نزدیک سب سے زیادہ پاکیزہ اور تمہارے درجوں کو بہت زیادہ بلند کرنے والی اور سونے چاندی کو (اللہ کے راستہ) خرچ کرنے سے بھی زیادہ بہتر اور (جہاد میں) تم دشمنوں کو قتل کرو وہ تمہیں قتل کریں اس سے بھی بڑھی ہوئی۔ صحابہ نے عرض کیا ضرور بتائیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ "اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔

ابی درداءؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم فرماتے تھے کہ قیامت کے اللہ جل شانہٗ بعض قوموں کا حشر ایسی طرح فرمائیں گے کہ ان کے چہروں میں نور چمکتا ہوا ہوگا۔ وہ موتیوں کے ممبروں پر ہوں گے۔ وہ انبیاء اور شہداء نہیں ہونگے کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ ان کا حال بیان کیجئے تاکہ ہم ان کو پہنچان لیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ لوگ ہوں گے جو اللہ کی محبت میں مختلف جگہوں سے مختلف خاندانوں سے آکر ایک جگہ جمع ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہونگے۔

۱۰۔ حضرت انس رضؓ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب جنت کے باغوں پر گزرو تو خوب چرو کھاؤ پیو کسی نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ جنت کے باغ کیا ہیں تو آپ نے فرمایا کہ ذکر کے حلقے)

۱۱۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جو تم میں سے عاجز ہو راتوں کو محنت کرنے سے اور بخل کی وجہ سے مال بھی خرچ نہ کیا جاتا ہو تو بزدلی کی وجہ سے جہاد میں بھی شرکت نہ کرسکتا ہو تو اسکو چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کیا کرے۔

Scanned by CamScanner

۱۲۔ ابی سعید سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ کا ذکر ایسی کثرت سے کیا کرو کہ لوگ تجھے مجنوں کہنے لگیں۔

۱۳۔ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ قیامت کے دن ایک آواز دینے والا آواز دیگا کہ عقلمند لوگ کہاں ہیں؟ لوگ پوچھیں گے کہ عقلمندوں سے کون مراد ہے جواب ملے گا کہ وہ لوگ جو اللہ کا ذکر کرتے تھے کھڑے بیٹھے اور لیٹے ہوئے یعنی ہر حال میں اللہ کا ذکر کرتے تھے اور آسمانوں اور زمینوں کے پیدا ہونے میں غور کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یا اللہ آپ نے یہ سب بے فائدہ تو پیدا کیا ہی نہیں، ہم آپ کی تسبیح کرتے ہیں ہم آپ کو جہنم کے عذاب سے بچا لیں۔ اس کے بعد ان لوگوں کے لیے ایک جھنڈہ بنایا جائے گا۔ جس کے نیچے سب جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ ہمیشہ کے لیے جنت میں داخل ہو جاؤ

۱۴۔ عبدالرحمٰن بن سہل سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ دولت کدہ میں تھے کہ یہ آیت واصبر نفسک نازل ہوئی جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اپنے آپ کو ان لوگوں کے پاس بیٹھنے کا پابند کیجئے جو صبح و شام اپنے رب کا ذکر کرتے رہتے ہیں حضور اقدس اس آیات کے نازل ہونے ان لوگوں کی تلاش میں نکلے ایک جماعت کو دیکھا جو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول تھے۔ بعض لوگ ان میں بکھرے ہوئے بالوں والے ہیں اور خشک کھالوں والے اور صرف ایک کپڑے والے ہیں ننگے بدن ایک لنگی صرف ان کے پاس ہے) جب حضورؐ نے ان کو دیکھا تو ان کے پاس بیٹھ گئے اور ارشاد فرمایا کہ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں جس نے میری امت میں ایسے لوگ پیدا فرمائے جو خود مجھے ان کے پاس بیٹھنے کا حکم ہے

۱۵۔ ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس کا ارشاد ہے کہ دنیا ملعون ہے جو کچھ دنیا میں ہے سب ملعون (اللہ کی رحمت سے دُور ہے) مگر اللہ تعالیٰ کا ذکر اور وہ چیز جو اس کے قریب ہو اور عالم اور طالب ہو

۱۶۔ عن جابر سے روایت ہے کہ حضور اقدسؐ کا ارشاد ہے کہ تمام اذکار میں افضل ذکر لا الٰہ الا اللہ ہے۔ اور تمام دعاؤں میں سے افضل "الحمد للہ" ہے

۱۷۔ ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس کا ارشاد ہے کہ کوئی بندہ ایسا نہیں کہ لا الٰہ الا اللہ

کھیے اور آسمانوں کے دروازے نہ کھل جائیں یہاں تک کہ یہ کلمہ سیدھا عرش تک پہنچتا ہے بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے بچتا رہے۔

۱۸: جب انسان اللہ کے ذکر سے زبان کو تازہ وتر رکھے گا اور ذکر اس کو ایسا محبوب ہو جائے گا جیسا کہ پیاس کی شدت سے پانی۔ بھوک کے وقت کھانا۔ اور سخت گرمی اور سخت سردی کے وقت مکان اور لباس بلکہ اللہ تعالیٰ کا ذکر اس سے زیادہ مستحق ہے اس لیے کہ ان اشیاء کے نہ ہونے سے بدن کی ہلاکت ہے جو روح اور دل کی ہلاکت کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں ہے ذکر سے آدمی ترقی کرتا رہتا ہے، البتہ یہ بھی، بازار میں بھی صحت میں بھی بیماری میں بھی نعمتوں اور لذتوں کے ساتھ مشغولی میں بھی اور کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو ہر وقت ترقی کا سبب بنتی ہو حتیٰ کہ جس کا دل نور ذکر سے منور ہو جاتا ہے وہ سوتا ہوا بھی غافل شب بیداروں سے بڑھ جاتا ہے ذکر کا نور دنیا میں بھی ساتھ رہتا ہے اور آخرت میں بھی پلصراط کے آگے چلتا ہے۔ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

اَوَمَنْ کَانَ مَیْتًا فَاَحْیَیْنٰهُ وَجَعَلْنَا نُوْرًا یَّمْشِیْ بِهٖ فِی النَّاسِ کَمَنْ مَّثَلُهٗ فِی الظُّلُمٰتِ لَیْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا (سورہ انعام رکوع ۱۵)

ترجمہ: ایسا شخص جو پہلے مردہ یعنی گمراہ تھا پھر ہم نے اسکو زندہ بنا دیا اور اس کو ایسا نور دے دیا کہ وہ اس نور کو لیے ہوئے آدمیوں میں چلتا پھرتا ہے یعنی وہ نور ہر وقت اس کے ساتھ رہتا ہے کیا ایسا شخص بدحالی میں اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جو گمراہیوں میں گھرا ہو کہ ان سے نکلنے ہی نہیں پاتا۔

پس اول شخص مومن ہے جو اللہ پر ایمان رکھتا ہے اس کی محبت اور اس کی معرفت اور اس کے ذکر سے منور ہے اور دوسرا شخص ان چیزوں سے خالی ہے حقیقت یہ ہے کہ یہ نور نہایت مہتم بالشان ہے اور اسی میں پوری کامیابی ہے اس لیے نبی اکرم ﷺ اسکی طلب اور دعا میں مبالغہ فرمایا کرتے تھے۔ اور اپنے ہر ہر جز میں نور کو طلب فرماتے تھے۔ چنانچہ احادیث میں متعدد دعائیں ایسی ہیں جن میں حضور اقدس نے اسکی

Scanned by CamScanner

دعا فرمائی ہے کہ حق تعالیٰ آپ کے گوشت میں، ہڈیوں میں، پٹھوں میں، بالوں، میں کھال میں کان میں آنکھوں میں آگے پیچھے اوپر نیچے اور دائیں بائیں نور ہی نور کر دے حتیٰ کہ یہ بھی دعا کی کہ خود مجھے سر تا پا نور بنا دے کہ آپ کی ذات نور بن جائے۔

الٰہی اس نور کی بقدر اعمال میں نور ہوتا ہے حتیٰ کہ بعض لوگوں کے نیک اعمال ایسی حالت میں آسمانوں پر جلتے ہیں کہ ان پر آفتاب جیسا نور ہوتا ہے اور ایسا نور ان کے چہروں پر قیامت کے دن ہوگا۔ جو شخص یہ چاہے کہ دنیا میں رہتے ہوئے بھی جنت کے باغوں میں رہے وہ ذکر کی مجالس میں بیٹھے کیونکہ یہ مجالس جنت کے باغ ہیں اللہ تعالیٰ ذکر کرنے والوں پر فرشتوں کے سامنے فخر کرتے ہیں ذکر پر مداومت (پابندی) کرنے والا جنت میں داخل ہوتا ہے۔ تمام اعمال اللہ کے ذکر کے واسطے مقرر کیئے گئے ہیں، تمام اعمال میں وہی اعمال افضل ہے جس میں ذکر کثرت سے کیا جائے، فضائل ذکر اس قدر زیادہ ہے کہ ان کے بیان کرنا مجھ جیسے ناکس چیز انسان کی قوتِ کتابت سے باہر ہے (ماخذ از فضائل دارالاشاعت کراچی

باشعور اور یقین کامل رکھنے والے انسان کے لیے اسقدر کافی ہے۔

اب میں ذکر جماعت کا ذکر دنماز درج بیان کرتا ہوں۔

(۱) اے لوگو اگر تم خداوند تعالیٰ کی خوشنودی چاہتے ہو تو یہ ذکر مجالس میں خوش الحانی اور عجز و انکساری سے بارگاہ خداوندی میں جلتے ہوئے قلب کے ساتھ پڑھو اور ایسے عجز و انکساری سے پڑھو تاکہ تیری آنکھوں سے آنسو جاری رہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ آمنو وجلت قلوبھم علیٰ بذکر اللّٰہ ؕ

ہمارا صلوٰۃ

وَمَن یعش عن ذکر الرحمٰن نقیض لہ شیطاناً
فھُوَ لہٗ قرین ہ

ترجمہ:

جو شخص خدائے رحمٰن کے ذکر سے اندھا ہوجاتا ہے تو ہم اس کے لیے ایک شیطان مقرر کردیتے ہیں پس وہی اس کا ہمنشین ہوتا ہے۔

شعر

بندہ آمد از برائے بندگی
زندگی بے بندگی شرمندگی

وذکر فان ذکر تنفع المومنین وما خلقت الجن والانس الا
لیعبدون ہ۔

ترجمہ: ذکر پڑھو کہ ذکر مومنوں کو فائدہ پہنچاتا ہے میں نے جن اور انسان کو صرف بندگی کے لیے پیدا کیا۔

اب ذیل میں ذاکرین کا ذکر خداوندی تفصیلاً بیان کیا جاتا ہے۔

Scanned by CamScanner

اصطلاح

۱۔ لاخوان ۔ لاخوان کو پیش لایا پیش ذکر کہا جاتا ہے۔ نیت باندھنے کے بعد ذکر کا آغاز لا الٰہ الا اللہ سے کرتا ہے باقی حضرات جو مجلس ذکر میں شریک ہیں لا الٰہ الا اللہ کا ذکر پیش لا کے ساتھ شروع کرتے ہیں۔

(اگر یہ آواز پر لطف اور عاجزانہ ہو)

۲۔ دوسرا ایک شخص (دعا خوان) جو صلوٰۃ ذکر کا پابند ہو اور قرآنی دعائیں صحیح پڑھنا جانتا ہو بحیثیت دعا خوان قرآنی دعائیں صحیح پڑھتا ہے۔ جو کہ ہر ذکر تسبیح کے بعد دعائیں پڑھی جاتی ہیں اور یہ سب دعائیں ہر دہ آیات دعا جو ربنا سے شروع ہوتی ہے پڑھتے ہیں ہر تسبیح ذکر پندرہ مرتبہ لا الٰہ الا اللہ کا ہوتا ہے۔

کلمہ: لا الٰہ الا اللہ الملک الحق المبین نور فاک نور محمد مہدی رسول اللہ صادق الوعد الامین ؒ

ذکر کی قسمیں:۔ ذکر کی مندرجہ ذیل تین قسمیں ہیں

تشریح

۱۔ ذکر چار تسبیح

یہ ذکر ظہر اور عشاء کے وقت پڑھی جاتی ہے جس میں ذکر لا الٰہ الا اللہ، چار مرتبہ اور ہر مرتبہ کا پندرہ بار اس ذکر چار تسبیح میں حسبی، اللہ، جل اللہ اور دعائیں پڑھی جاتی ہیں۔ سجدہ کی دُعا نہیں پڑھی جاتی۔ اس لیے سجدہ نہیں ہوتا یہ ذکر، ذکر شش تسبیح سے زیادہ مختصر ہے۔

Scanned by CamScanner

۲) ذکر شش تسبیح

یہ ذکر بوقت سحری اور مغرب کے وقت پڑھی جاتی ہے اس ذکر میں حسبی کے بعد لا یرجو - سبحان الذی اللہ - جل اللہ اور دعائیں پڑھی جاتی ہیں اور دعا سجدہ پڑھکر ایک قیام ایک رکوع اور ایک سجدہ ادا کیا جاتا ہے۔

نوٹ:

ذکر شش تسبیح جس میں لا یرجو و سبحان الذی اور دیگر بکثرت دعائیں ہیں اس لیے یہ ذکر سحری کے وقت شروع ہو کر فجر تک تا اختتام سجدہ وفاتحہ ختم ہو جاتی ہے، جن کے طریقہ ادائیگی اور دعائیں آیات قرآنی کتاب ہذا میں تفصیلاً درج ہیں۔

ج: ذکر دہ تسبیح:

یہ ذکر بوقت تہجد آدھی رات کے وقت پڑھی جاتی ہے اس میں دس قیام دس رکوع اور دس سجدے ہوتے ہیں یہ ذکر بڑی راتوں میں مثلاً شب قدر شب معراج، شب برات، شب نہم و دہم ذوالحج اور شب دہم محرم پڑھی جاتی ہے اس کے علاوہ عبادت گزار، متقی لوگ باقاعدگی سے بلاناغہ ہر شب پڑھتے ہیں

ذکر دہ تسبیح ذکر بجائے پندرہ مرتبہ کے ایک سو مرتبہ لا الٰہ الا اللہ پڑھکر کھڑے ہو جاتے ہیں اور سورۂ سجدہ پڑھکر سربسجود ہو جاتے ہیں۔ اقرار عبودیت اور حمد وثنا یزداں کے بعد سر سجدہ سے اٹھاتے ہیں یہ عمل دس مرتبہ جاری رہتا ہے۔ آخری دسواں سجدہ کے بعد دعائیں اور فاتحہ جیسا کہ ذکر شش تسبیح میں درج ہے پڑھتے ہیں اور سلام پھیرتے ہیں یہ ذکر اجتماعی نہیں ہوتا بلکہ انفرادی ہوتا ہے۔

آغاز ذکر سے پہلے نیت باندھتے ہیں

نیت ذکر شش تسبیح یا چار تسبیح یا دہ تسبیح

ذکری حضرات پاک وصاف لباس کے ساتھ باوضو ہو کر دائرہ کی صورت میں بیٹھتے ہیں اور شش تسبیح ذکر اس

ترتیب سے ادا کرتے ہیں۔

فرمودہ بزرگ و برتر۔ وللہ المشرق والمغرب فاینما تولوا فثم وجہ اللہ ان اللہ واسع علیم ہ سورہ بقر آیات ۱۱۵

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہ

آمنت باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاخر والقدر خیرہ وشرہ من اللہ تعالیٰ والبعث بعد الموت ہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہ

الحمد للہ رب العلمین ہ الرحمٰن الرحیم ہ مالک یوم الدین ہ ایاک نعبد و ایاک نستعین ہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولاالضالین ہ آمین۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قل ھو اللہ احد ہ اللہ الصمد ہ لم یلد ولم یولد ہ ولم یکن لہ کفواً احد ہ

اللھم طاھر قلبی من شرک وریاء وزین الانسان بذکر تعالیٰ برحمتک یاارحم الراحمین ہ آمین

برائے عبادت حق تعالیٰ بدوستی نور فالک برکت سبع من المثانی نیت کردم ادا میکنم ذکر شش تسبیح رو آوردم بجانب کعبہ رب جلیل طاعت بندگی خدائے بزرگ را میکنم بوقت فلاں اقرار بلسان و تصدیق بالقلب بسم اللہ اللہ اکبر ہ۔

تسبیح اوّل - لاخوان ومجلس ذاکرین۔

پندرہ مرتبہ لا الٰہ الا اللہ کا ورد شروع کرتے ہیں۔

اس کے بعد ایک بار

لا الٰہ الا اللہ الملک الحق المبین نور فاک نور محمد مہدی رسول اللہ

صادق الوعد الامین پڑھکر دعا خوان ابتدائی دعا پڑھتا ہے۔

رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الخاسرین

رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنا صَبْرًا وثبت اقدامنا وانصرنا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ٥ ربّنا

اتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الاخرۃِ حسنۃً وقنا عذابَ النّارِ آمین

یا اللہ برحمتک یا ارحم الراحمین ٥

تسبیح دوئم پندرہ بار پڑھتے ہیں۔ لا الٰہ الا اللہ ایک بار پڑھتے ہیں لا الٰہ الا اللہ

الملک الحق المبین نور فاک نور محمد مہدی رسول اللہ صادق

الوعد الامین ؕ

ربنا لا تواخذنا ان نسینا او اخطانا (البقرۃ) ربنا ولا تحمل علینا

اصراً کما حملتہٗ علی الذین من قبلنا ٥ البقرۃ ؕ۔ ربّنا اتنا فی الدنیا

حسنۃً و فی الاخرۃِ حسنۃً وقنا عذاب النار ٥ آمین یا اللہ

برحمتک یا ارحم الرّاحمین ؕ۔

تسبیح سوئم :-

تیسری مرتبہ لاخوان اور حلقہ میں بیٹھے ہوئے حضرات باآواز بلند پندرہ مرتبہ لا الٰہ

الا اللہ کا ورد شروع کرتے ہیں اس کے بعد دعا خوان درج ذیل دعا پڑھتا ہے

Scanned by CamScanner

لا الٰہ الا اللّٰہ الملک الحق المبین نور فاک نور محمد مہدی رسول اللہ صادق الوعد الامین۔

رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۥ وَاغْفِرْ لَنَا ۥ وَارْحَمْنَا ۥ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ ع

(بقرہ رکوع آخر)

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

اٰمین یا اللّٰہُ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۝

تسبیح چہارم

چوتھی مرتبہ لا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا ورد پندرہ مرتبہ کیا جاتا ہے دعا خان کلمہ کے ساتھ یہ پڑھتا ہے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ نُوْرِ فَاكْ نُوْرِ مُحَمَّد مَهْدِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَادِقُ الْوَعْدِ الْاَمِيْن ۝

رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِیْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ق (ال عمران)

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اٰمین یا اللّٰہُ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرحم الرّٰحِمُیْن ۝

ذکر چہار تسبیح میں لا الٰہ الا اللّٰہ کا سلسلہ یہیں ختم ہو جاتا ہے یعنی کل ساٹھ مرتبہ پندرہ پندرہ بار چار دفعہ لا اِلٰہ الا اللّٰہ دہرانے اور آخر میں کلمہ کے ساتھ ایک ایک دعا پڑھنے کے بعد تسبیح

شروع کی جاتی ہے لیکن ذکر ششش تسبیح میں مزید تیس مرتبہ یعنی دو دفعہ پندرہ پندرہ بار لا الٰہ الا اللہ پڑھنے اور آخر میں دعا پڑھنے کے بعد خمسیٔ شروع کی جاتی ہے۔ لہٰذا یہاں ہم وہ دو نوں دعا بھی تحریر کرتے ہیں جو ذکر ششش تسبیح میں بھی اسی سلسلے کے ساتھ پڑھی جاتی ہے

تسبیح پنجم

پانچویں مرتبہ لا الٰہ الا اللہ کا ورد ۱۵ پندرہ مرتبہ کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد دعا خوان یہ پڑھتا ہے۔

لا الٰہ الا اللہُ الملک الحق المبین نور فالک نور محمد مہدی رسول اللہ صادق الوعد الامین ہ

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اذ ھدیتنا وھب لنا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً ہ اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّاب ط

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حسنۃً و فی الاٰخرۃ حسنۃً وقنا عَذَابَ النَّارِ اٰمین یا اللہ بِرَحْمَتِکَ یَا ارحم الرّاحمین ہ

تسبیح ششم

چھٹی مرتبہ لا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کا ورد پندرہ مرتبہ کیا جاتا ہے اور دعا خوان یہ دعا پڑھتا ہے۔

لا اِلٰہَ الا اللہ الملک الحق المُبین نُوْرِ فالک نور مُحَمَّدٌ مَّہْدِیٌ رسول اللہ صَادِقُ الْوَعْدِ الامین ہ

رَبَّنَا آمنا بِمَا انزلت وتبعنا الرَّسولَ فاکتبنا مَعَ الشّٰھِدِیْنَ

وَ مَكَرُوْ وَمَكَرَ اللهُ ہ وَاللهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ ؕ (آل عمران)

رَبَّنَا اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ؕ
اٰمِيْن يَا اللهُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ؕ

اب لاحوان اور دائیں طرف بیٹھے ہوئے حضرات پڑھنا شروع کرتے ہیں یعنی با آواز بلند یک زبان ہو کر:

حَسْبِىْ رَبِّىْ جَلَّ اللهُ مَا فِىْ قَلْبِىْ غَيْرُ اللهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ

پڑھتے ہیں اور اس کے بعد لاحوان کے بائیں طرف بیٹھے ہوئے حضرات اسی فقرہ کو دہراتے ہیں اور یہ سلسلہ ۹ مرتبہ تک جاری رہتا ہے اس کے بعد پھر پندرہ مرتبہ تک لا اِلٰہ الا اللہ کا ورد کیا جاتا ہے اس کے بعد دعاخوان یہ دعا پڑھتا ہے

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ نُوْرِ فَاكَ نُوْرِ مُحَمَّد مَهْدِى
رَسُوْلُ اللهِ صَادِقُ الْوَعْدِ الْاَمِيْن ہ

رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْئٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ
تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ (المومن)

رَبَّنَا اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا
عَذَابَ النَّارِ آمِيْن يَا اللهُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ؕ

اس کے بعد لاحوان لَا یُرْجُوْ پڑھنا شروع کرتا ہے۔ اور مندرجہ ذیل ہر ایک بند کو تین تین مرتبہ دہراتا ہے اسی طرح اس کے دائیں طرف بیٹھے ہوئے حضرات اس کا ساتھ دیتے ہیں اور لاحوان کے بائیں طرف کے لوگ ان کے خاموش ہونے پر اسی بند کو تین دفعہ تک دہراتے ہیں

بند درج ذیل ہیں۔

لَا يُرْجُوْ مِنْ غَيْرِ اللهِ اِلَّا الْعِصْيَانُ لَا يَظُنُّ بِالْجِبَالِ اِلَّا
الْبُنْيَانُ لَا يَتَرَجَّى الرَّجْعِىْ اِلَّا الْمَوْتٰى لَا يَحْمِلُ التَّنْدُ اِلَّا الْمَرْضٰى

لا یتر ھم الوکلا الا الحسنی۔ لا مفتح الابواب الا اللہ۔ لا مسبب الاسباب الا اللہ۔ لا مقطع الاسباب الا اللہ۔ لا منقذ من ابیات الا اللہ۔

لا فاعل فی السموات والارض الا اللہ۔ لیس النافع و لا الضار الا اللہ۔

اس کے بعد ذاکرین پندرہ مرتبہ با آواز بلند لا الٰہ الا اللہ کا ورد شروع کرتے ہیں اور دعا خوان یہ دعا پڑھتا ہے۔

لا الٰہ الا اللہ الملک الحق المبین نور فالق نور محمد مہدی رسول اللہ صادق الوعد الامین۔

ربنا اغفر لنا و لاخواننا الذین امنو ربنا انک رؤف الرحیم

ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الاخرۃ حسنۃ و قنا عذاب النار ۰

امین یا اللہ برحمتک یا ارحم الراحمین ۰

قارئین یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ مذکورہ بند صرف ذکر شش تسبیح میں پڑھے جاتے ہیں

اس کے بعد لا خوان اپنے دائیں طرف بیٹھے ہوئے ذاکرین کے ساتھ سبحان الذی پڑھنا شروع کرتا ہے اور اس کا بھی ہر ایک بند تین تین مرتبہ دہرایا جاتا ہے جب لا خوان ایک بند کہتا ہے تو اس کے بائیں طرف بیٹھے ہوئے ذاکرین خاموشی سے سنتے ہیں اور جب وہ بند پڑھکر مکمل کر لیتا ہے تو بائیں طرف کے ذاکرین اسی بند کو دوبارہ دہراتے ہیں بند درج ذیل ہیں۔

سُبحان الذی لا یجری فی ملکہ الا ما یشاء،

سُبحان الذی بارادتہ میتکون الاشیاء

سُبحان الذی یصطفیٰ من بنی آدم ما یختار،

سُبحان الذی یمحو من الا باطیل ما یشاء

سُبْحَانَ الَّذِیْ یثبت من المداحض ما یشاءُ

سُبْحَانَ الَّذِیْ یَسْتَاصِل مِنَ المناسِكِ بما یختارُ

سُبْحَانَ الذی یسقط من الاقوام مَن ھو منشاءً

سُبْحَان الذی یَھْدم من الادیان مَا مَلاءِ الارض والسموٰت

سُبْحَانَ الَّذِیْ یَھْدِم من الامم ما ھو فی مُلکہ منارٌ ؕ

مندرجہ بالا بند صرف ذکر شش تسبیح میں پڑھے جاتے ہیں ان کو پڑھنے کے بعد لاحوان اور تمام ذاکرین پندرہ مرتبہ باآواز بلند لا اِلٰہَ الا اللہ کا ورد شروع کرتے ہیں دعاخوان یہ دعا پڑھنا شروع کرتا ہے

لا اِلٰہَ الا اللہ الملکُ الحق المُبین نور فاک نور محمد مہدی رسول اللہ صادق الوَعْدِ الامین۔

رَبَّنَا وَ اَدْخلھم جَنّٰتِ عَدْنِ ن الَّتِیْ وَعَدْ تَّھُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ ابائِھم وَ اَزْوَاجِھِمْ وَ ذُرِّیٰتِھِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ العزیز الحکیم وقِھِمُ السَّیاٰتِ وَمَنْ تَقِ السَّیاٰتِ یَوْمَئِذٍ فَقَدْ رحمتَہٗ وَ ذَالِكَ ھُوَ الفَوْزُ العظیم (المومن)

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنیَا حسنَۃً وَّفِی الاخرۃِ حسنۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّار ہ

اٰمین یا اللہ بِرَحْمَتِكَ یا ارحم الرّاحمین۔

نوٹ :

یہاں ہم قارئین کو اس بات کی یاددہانی کرانا چاہتے ہیں کہ لا یُرجو کمو بندوں کے اور سُبْحَانَ الَّذِی کمو بندوں کے صرف ذکر شش تسبیح میں پڑھے جاتے ہیں بلکہ ذکر چہار تسبیح میں یہ مذکورہ بند یں نہیں پڑھی جاتی ہیں اور جب حَسْبِیَ اختتام کو پہنچتا ہے تو اس کے فوراً بعد اللہُ پڑھنا شروع کیا جاتا ہے اللہ کے بند بھی تین تین مرتبہ پڑھے جاتے ہیں جس طرح لا یرجو اور سبحان الذی کے بند پڑھے جاتے ہیں، لہٰذا اب ہم اللہ کے بند تحریر کرتے ہیں۔

۱۔ اللّٰہُ اللّٰہُ لَیْسَ الْہَادِیْ اِلَّا ھُوْ

۲۔ اللّٰہُ اللّٰہُ لَیْسَ الْمُنْجِیْ اِلَّا ھُوْ

۳۔ اللّٰہُ اللّٰہ لَیْسَ الْمُغْنِیْ اِلَّا ھُوْ

۴۔ اللّٰہُ اللّٰہُ لَیْسَ المغنی اِلَّا ھُوْ

۵۔ اللّٰہُ اللّٰہُ لَیْسَ الْمُحْیِیْ اِلَّا ھُوْ

۶۔ اللّٰہُ اللّٰہُ لَیْسَ الْمُعْطِیْ اِلَّا ھُوْ

۷۔ اللّٰہُ اللّٰہُ لَیْسَ الْمُصْطَفٰی اِلَّا ھُوْ

۸۔ اللّٰہُ اللّٰہُ لَیْسَ الْمُجْتَبٰی اِلَّا ھُوْ

۹۔ اللّٰہُ اللّٰہُ لَیْسَ الْقَاضِیْ اِلَّا ھُوْ

۱۰۔ اللّٰہُ اللّٰہُ لَیْسَ الْبَاقِیْ اِلَّا ھُوْ

اللّٰہُ کے اختتام کے بعد ذاکرین پندرہ مرتبہ باآوازِ بلند لا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا ورد شروع کرتے ہیں اس کے بعد دعا خواں یہ پڑھتا ہے۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ الملک الحق المُبِیْن نُوْرُنَا کُ نور محمد مَھْدِیْ رَسُوْلُ اللّٰہ صَادِقُ الوعدِ الامین ۔

رَبَّنَا اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّ اِنَّکَ اَنْتَ الغفور الرَّحِیم رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر ہ (التحریم)

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنیا حسنۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّار ہ

اٰمین یا اللّٰہ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ہ

اب دعا خواں جلّ پڑھنا شروع کرتا ہے اور اللّٰہ پڑھنے کی طرح اس کے داہنے جانب بیٹھے ہوئے ذاکرین اس کے ساتھ ایک زبان ہو کر اس کا ساتھ دیتے ہیں جب وہ جملہ پڑھتے ہیں تو اس کے بائیں جانب کے بیٹھے ہوئے ذاکرین وہی جملہ دہرانا شروع کردیتے ہیں اور یہ سلسلہ پندرہ مرتبہ تک جاری رہتا ہے

وہ جملہ درج ذیل ہے۔

حَبَّ اللّٰہ حبّ مالکنا ذبتُ داثمٌ باقی لا یفنی۔

مذکورہ جملہ دونوں طرف سے پندرہ پندرہ مرتبہ پڑھا جاتا ہے۔ اس کے بعد ذاکرین پندرہ مرتبہ باآواز بلند لا الٰہ الا اللّٰہ کا ورد شروع کرتے ہیں دعا خوان یہ دعا پڑھتا ہے۔

لا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الملکُ الحق المُبِین نور مُحَمَّد مَھْدِی رَسُوْلُ اللّٰہ صَادِقُ الْوَعْدِ الامین ہ

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَکَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَا اُمَّۃً مُسْلِمَۃً لَّکَ ص وَاَرِنَا مَنَاسِکَنَا وَتُبْ عَلَیْنَا ہ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ہ

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّار اٰمین یا اللّٰہ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن ہ

اس کے بعد پھر پندرہ مرتبہ لا الٰہ الا اللّٰہ کا ورد شروع کرتے ہیں دعا خوان یہ دعا پڑھتا ہے

لا اِلٰہ الا اللّٰہُ الملکُ الحَقُّ المبین نور مُحَمَّدٌ مَھْدِی رَسُوْلُ اللّٰہ صَادِق الوعد الامین ہ

رَبَّنَا اٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِکَ وَلَا تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَاد (آل عمران)

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ اٰمین یَا اللّٰہ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن ہ

نوٹ: ذکر شش تسبیح میں جب ذکر اس مرحلے پر آجاتا ہے تو سب لوگ کھڑے ہو جاتے ہیں لیکن ذکر چہار تسبیح میں کھڑے نہیں ہوتے کھڑے ہونے کی صورت میں ایک بار پھر ذاکرین پندرہ مرتبہ باآواز بلند لا الٰہ الا اللّٰہ کا ورد شروع کرتے ہیں۔ اور دعا خوان یہ دعا پڑھتا ہے

لا الٰہ الا اللہ الملک الحق المبین نور فاک نور محمد مہدی رسول اللہ صادق الوعد الامین ہ

رَبَّنا فاغفر لنا ذُنوبنا و کفر عَنَّا سیّاٰتنا وَ توفّنا مع الابرار ہ رَبَّنا تقبّل منا ط اِنّکَ اَنتَ السَّمِیعُ العَلِیم ہ وتُب علینا اِنّکَ اَنتَ التوّاب الرّحیم ہ (بقرہ)

رَبَّنا اٰتِنا فی الدُّنیا حسنۃً وَّ فی الاخرۃ حسنۃً وَّقنا عذاب النّار ۔ اٰمین یا اللہ برحمتک یا ارحم الرّاحمین

اسکے بعد ذاکرین آہستہ آہستہ اپنے دل میں مندرجہ ذیل کلمات پڑھنا شروع کرتے ہیں۔

اَنتَ وَلِیّ فی الدُّنیا والاخرۃ توفّنی مسلماً والحقنی بالصالحین کریما رحیما ایمان میران مہرا ذالک فضل اللہ یُؤتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم ہ فدعا ربّہٗ انّی مغلوبٌ فانتصر ہ یاحافِظُ یا ناصر یا محیی یا اغثنی یاغیاث المستغثین برحمتک یا ارحم الرّاحمین ہ

ان کلمات کے بعد ذکر شش تسبیح میں صرف دعاخوان اور ذکر چہار تسبیح میں تمام افراد آہستہ آہستہ سورہ فاتحہ پڑھتے ہیں۔ سورہ فاتحہ پڑھنے کے بعد ذکر شش تسبیح میں صرف دعاخوان یہ آیت کریمہ تلاوت کرتا ہے اور باقی ذاکرین خاموشی سے کھڑے رہتے ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہ

هُوَ اللہ الّذِی لا الٰہ اِلّا هُوَ عالم الغیب والشّھادۃ ہ هُوَ الرَّحمٰن الرّحیم ہ هُوَ اللہ الّذی لا الٰہ اِلّا هو الملک القدّوس السّلام المؤمن المھیمن العزیز الجبّار المتکبّر ہ سُبحان اللہ عمّا یُشرکون ہ

هُوَ اللّٰهُ الخَالِقُ البَارِئُ المُصَوِّر لَهُ الاَسمَاءُ الحُسنٰی یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فی السَّمٰوٰتِ وَالاَرضِ وَهُوَ العَزِیزُ الحَکِیمُ (الحشر)

لا اِلٰهَ الا اللّٰه رَبُّ السمٰوٰت وَرَبُّ الارضِ و رب العرش الکریم ذو الجلال وَالاِکرَام الحَیُّ القَیّوم ٥

وَ اِذَا قُرِئَ القُرآن فَاستَمِعُوا لَهٗ وَاَنصِتُوا لَعَلَّکُم تُرحَمُونَ وَاذکُر رَبَّکَ فِی نَفسِکَ تَضَرُّعاً وَّ خِفیَةً وَّ دُونَ الجَهرِ مِنَ القَولِ بِالغُدُوِّ وَ الاٰصَالِ وَ لَا تَکُن مِنَ الغَافِلِینَ اللّٰه اکبر ٥

اللّٰہ اکبر کہنے کے ساتھ ہی سب کھڑے ہوئے ذاکرین رکوع میں جاتے ہیں اور یہ کلمات آہستہ آہستہ کہتے ہیں۔ سُبحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمدِهٖ سُبحَانَ رَبِّیَ العَظِیمِ اللّٰه اکبر کہنے کے بعد پھر رکوع کی حالت سے سیدھے کھڑے ہوکر یہ آیت پڑھتے ہیں

اِنَّ الَّذِینَ عِندَ رَبِّکَ لَا یَستَکبِرُونَ عَن عِبَادَتِهٖ وَلَهٗ یَسجُدُونَ ٥ اللّٰه اکبر مندرجہ ذیل کلمات آہستگی سے اپنے دل میں پڑھے جاتے ہیں

سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی۔ سُبحَان رَبِّیَ الاعلیٰ العلی العظیم سُبحان ربی الاعلیٰ عَمَّا یَصِفُونَ ٥ وَ لِلّٰهِ یَسجُدُ مَا فی السمٰوٰت وَمَا فِی الاَرضِ والنجم والشجر لیسجدان سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الملٰئکةِ والرُّوح،

سجدے میں ہر ایک اللّٰہ تعالیٰ کے حضور میں آہ وفریاد مختلف کلمات کی شکل میں کرتا ہے ویسے عام طور پر مندرجہ ذیل کلمات پڑھے جاتے ہیں۔

اے اللّٰہ میں چاند اور سورج کو نہیں پوجتا! میں خاک آب اور ہوا کی پرستش نہیں کرتا۔ میں جنات اور طاغوت کی عبادت نہیں کرتا۔ اے اللّٰہ میں تیرے سوا کسی اور کی پرستش نہیں کرتا، میں تیری ہی عبادت کرتا ہوں کیونکہ تو ہی عبادت کے قابل ہے اے سبحان لاشریک! میں تجھے ہی پوجتا

Scanned by CamScanner

ہوں کہ تو تمام جہانوں کا مالک ہے میں آپ ہی کی عبادت کرتا ہوں کہ تو نے زمین و آسمان بنائے اور بُروں کے لیے دوزخ اور نیکوں کے لیے جنت بنائی ہے میں تجھے سجدہ کرتا ہوں یا احسن الخالقین

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اسجدك یا رحمٰن فَاغْفِرْ لِیْ یَا رَحْمٰنُ وَارْحَمْنِیْ یَا رَحْمٰنُ وَاهْدِنِیْ یا رَحْمٰنُ وَ نجنی یا رَحْمٰنُ وَاغْثنی یَا رَحْمٰنُ وَاحْفظنی یا رحمٰنُ یَا اِلٰهَ الْعَالَمِیْنَ وَیَا هَادِی النَّاصِرِیْنَ وَیَا منجیَ الْمُؤْمِنِیْنَ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل وَنِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْر۔

یہ دعا بھی مانگی جاتی ہے۔

اے اللہ میرے گناہوں کو بخش دے اور بچا مجھے حرام مال، جھوٹ، چوری، بدکاری زناکاری سے۔ الغرض اسی قسم کی اور بھی کئی دعائیں جو بھی کسی کے دل میں آئے، سجدے کی حالت میں کی جاتی ہیں۔ آخر میں سجدہ ہی کی حالت میں دعاخوان بآواز بلند یہ کہتا ہے اے اللہ اب ہم سجدہ سے سر اٹھاتے ہیں لیکن ہمارے دل ہمیشہ تیرے ہی ثناخوان رہیں گے یا رب یا رحیم یا رحمٰن شکر الحمد للہ۔ ربّ العالمین برحمتك یا اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْن

تین بار اللّٰہ اکبر اور ایک بار لا الٰہ الا اللّٰہ کہنے کے بعد سجدے سے تمام افراد سر اٹھاتے ہیں اور اس کے بعد تمام حاضرین آہستہ آہستہ سورہ فاتحہ، سورہ اخلاص، سورۃ ناس، سورہ فلق اور آیت الکرسی پڑھتے ہیں۔

نوٹ:

قارئین کو یہ بات ذہن نشین کرنی چاہیئے کہ ذکر شش تسبیح کے علاوہ ذکر چہار تسبیح میں بھی سجدہ نہیں ہوتا۔

اب تمام ذاکرین کے لیے ہاتھ اوپر اٹھاتے ہیں اور دعاخوان پڑھنا شروع کرتا ہے۔

سُبْحَانَكَ مَا عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ، سُبْحَانَكَ مَا حَمِدْنَاكَ حَقَّ

Scanned by CamScanner

حَمْدِکَ سُبْحَانَکَ مَا عَبَدْنَاکَ حَقَّ عِبَادَتِکَ سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَ سَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ٥

سب یک زبان ہو کر کہتے ہیں آمین یا اللہ اس کے بعد تمام ذاکرین پھر دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے ہیں اور دعا خوان مندرجہ ذیل کلمات پڑھتا ہے۔

رخصت بنام خداوند مہربان، بخشندہ، کرم کنندہ، یاری دہندہ، فریاد رسندہ، الٰہی ایمان بدہ توئی عطا دہندہ، اے مونس غم خوار ما ایمان مرا، ہمہ خویشاں مرا از چنگ شیطانی، ہوائے نفسانی، بلائے ناگہانی، نگہدار توئی در حفظ امانت خود نگہدار یا رب بحق فضلک وکرمک ولطفک وجودک احسانک بہ برکت حضرت نور فاک نور محمد مہدی ہادی حضرت صاحب زمان خواجہ بیان، خلیفہ رحمٰن، نور دو جہاں، شمع جمیع عارفاں، چشم چراغ عاشقاں بلبل عندلیب گلستان گلشن روئے بوستان انس کرو بیاں جلیس قدسیان بلبل شکرستان تادیل قرآن نبی تمام سید امام المرسلین، ختم رفیع الاکرام نور محمد مہدی اول وآخر الزمان علیہ الصلوٰۃ والسّلام

الٰہی جمیع المومنین والمومنات والمسلمین والمسلمات والعابدین والعابدات، والذاکرین والذاکرات، الٰہی مرا بکمال عافیت ایمان برسان یا رب حشر ما با رسول کن یا رب این دعا را قبول بکن یا ربّ آمین یا اللہ برحمتک یا ارحم الرّاحمین ٥ سب یک زبان ہو کر آمین یا اللہ کہتے ہیں

پھر دعا خوان قدرے بلند آواز سے اور باقی حضرات باآواز خفیف (کم آواز سے) یہ پڑھتے ہیں

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ آدم صفی اللّٰہ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ نوح نجی اللّٰہ

Scanned by CamScanner

لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللہ ابراھیم خلیل اللہ ۔

لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللہ اسمٰعیل ذبیح اللہ

لا اِلٰـہَ اِلَّا اللہ موسیٰ کلیم اللہ

لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللہ داوٗد خلیفۃ اللہ

لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللہ عیسیٰ روح اللہ

لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللہ محمد الرسول اللہ

اس کے بعد تمام ذاکرین یک زبان ہوکر قدرے بلند آواز سے کلمہ شہادت لا اِلٰـہَ اِلَّا اللہ الملکُ الحقُّ المبین نور ذاتک نور محمّد مہدی رسول اللہ صادق الوعد الامین تین بار پڑھتے ہیں

اس کے بعد سب ذاکرین آہستہ آہستہ (دل میں) درود شریف اور اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ وَاِلَیْکَ یَرْجِعُ السَّلَامُ حَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَام تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ یَا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

ذکر ختم کرنے کے بعد تسبیح میں دعا خوان اور ذکر جہار تسبیح میں لاخوان اس آدمی کو جو اس کے داہنے جانب بیٹھا ہوتا ہے السَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہتا ہے اور تمام جواباً وعلیکم السَّلَام کہتے ہیں اس طرح فرداً فرداً السلام علیکم کہتے ہیں اور جواباً وعلیکم السلام کہا جاتا ہے ۔

ابیاتِ ذکرِ توحید

از

سیّد چراغ ابابکر ابن سید چراغ موسیٰ۔

ابتدا کن بگو با قل ہو اللہ ۔ واحد لپاک لاشریک صمد اللہ
ذات پاک بے چگون جل اللہ ۔ ذکر توحید لا الٰہ الا اللہ
بار عصیاں زگردنم بردار ۔ زنگ ظلمات زقلب ما بردار
شرک باطل زنفس ما بردار ۔ ذکر توحید لا الٰہ الّا اللہ
چوں ندارد درد باطن ہا ۔ چوں نیاید زحق رحمت ہا
رخ زرد می بری بہ محشر ہا ۔ ذکر توحید لا الٰہ الّا اللہ
عمر پنج روز را باطل ہا ۔ نکن ضائع باعمارت ہا
صرف کردیم باعبادت ہا ۔ ذکر توحید لا الٰہ الّا اللہ
خویش را سوئے مردم نا اصل ۔ رخ چو زرد می بری توئی نا اہل
چوں نیاید ز درگاہ محمل ۔ ذکر توحید لا الٰہ الا اللہ
چو شراب ز نوش شیطانی ۔ نوش کردن ز ہوائے نفسانی
گشت غافل ز یاد رحمانی ۔ ذکر توحید لا الٰہ الا اللہ
خویش را توبہ کن ز شیطانی ۔ توبہ کردن ہوائے نفسانی

برکت ذکر رب سبحانی — ذکر توحید لا الٰہ الا اللہ
ہر کہ را در عمل سخاوت نیست — آں کساں مخلصاں درگاہ نیست
قسمت نور معرفت ہم نیست — ذکر توحید لا الٰہ الا اللہ
در سخاوت کن عمل اے یاری — در دو عالم ز آبرو داری
عرش اعظم دلش خبر داری — ذکر توحید لا الٰہ الا اللہ
قالب القلب چوں ز رحمانی — ذکر غافل شد با ربانی
شربت معرفت بنوشانی — ذکر توحید لا الٰہ الا اللہ
آب کوثر شراب نورانی — کن عطا بر امت دانی
بخش اینہا کہ علم روحانی — ذکر توحید لا الٰہ الا اللہ
گر کسے سرکشی نہ امر اللہ — رو بتابی بہ سوے ذکر اللہ
رو سیاہ می شوی بہ عند اللہ — ذکر توحید لا الٰہ الا اللہ
باب توبہ رفیق گردانند — قلب عریاں ز نوری پوشانند
دولت آخرت بہ نوشانند — ذکر توحید لا الٰہ الا اللہ
توبہ از مرہم گناہا نند — توبہ از ستر معصیت ، انند
توبہ از روز عہد میثاقتد — ذکر توحید لا الٰہ الا اللہ
علم اعظم بخواں اندر دل — لذت مومناں ز روئے دل
ہر کس چوں بخوانی با سوز و دل — ذکر توحید لا الٰہ الا اللہ
تہمت تو کہ جھلگی کند اللہ — تہلکم نہ جھلگی غیر اللہ
آں کہ صابر شدن بر عند اللہ — ذکر توحید لا الٰہ الا اللہ
چو بیابی کہ در باز است — باب توبہ ہمیشہ درواز است

Scanned by CamScanner

بخشش ذوالجلال سرافرازاست ذکر توحید لا الٰہ الا اللہ

اے حبیب بت پرست صد سالہ یاد حق را بادل بکن توبہ

حبط صد سالہ را بہ یک توبہ ذکر توحید لا الٰہ الا اللہ

چار چیز است ہوائے نفسانی گر تو یار ے شوی بہ نفسانی

ہر کہ نیست درمیان حیوانی ذکر توحید لا الٰہ الا اللہ

چار دیگر دلیل روحانی گوہر علم و گنج اگر دانی

شربت عشق معرفت خوانی ذکر توحید لا الٰہ الا اللہ

معرفت علم چوں اگر خوانی کہ ترا در خدا امت میدانی

اے خود بر مگر د دانی ذکر توحید لا الٰہ الا اللہ

کمترین یاراں ابا جر است بندہ عاصی و گنہگار است

از خدا و مہدیؑ امیدوار است ذکر توحید لا الٰہ الا اللہ

اے فقیر چون و چرا تو مے گوئی باش مشغول بہ عیب انسانی

کمترین خود بگر کہ میدانی

ذکر توحید لا الٰہ الا اللہ

Scanned by CamScanner

جناب قاضی ابراھیم صاحب کشانی اہل تصوف نے بحق نور ناک یوں لب کشائی فرمایا۔ آپ فرماتے ہیں کہ

لبوئے زمین آمد آسماں — زمین گشت روشن از دو ناگہانی
زتاریخ موعود آمد اے اخی — ظہور گشت آں ستر نور الخفی
شدہ گوہرش گنج عرفان روح — بیا آمد بروئے زمین ایں فتوح
چو شد سال سبعین سبع العدد — بہ تشعمائت آمد اندر وجود
چون بدر شب چاردہ در نہفت — ازاں خرمی روئے عالم شگفت

کشادہ شد ایں آفتاب از نقاب
کہ تا فیض یابند اہل ثواب

جب وہ نور آسمان سے بطرف زمین آئے اور زمین انکی وجہ سے روشن ہوئی۔ اے بھائی جب وعدہ کی تاریخ آپہنچی تو چھپا ہوا نور ظاہر ہوا

وہ گنج عرفان روح رواں تھے جب زمین پر آئے تو سب در کھل گئے جب سن ۹۷۷ھ شمار ہوا تو وہ دریگانہ ظہور ہوئے، چودھویں چاند کی طرح آئے ان سے دنیا والوں کو خوشی اور خرمی حاصل ہوئی

یہ سورج پردہ نقاب سے نمودار ہوا تاکہ اہل ایمان یعنی اہل ثواب ان سے فیضیاب ہوں۔

Scanned by CamScanner

آخری گذارش پر ذکری نوجوانان سے اپیل

عزیز فرزندان !

میں نے اس کتاب میں جو کچھ زیرِ قلم کیا ہے وہ کافی حد تک مختصر ہے کیونکہ میرے سینے میں جو درد موجزن تھا اس کو میں کما حقہٗ ظاہر نہ کر سکا۔ اور جس نورِ حقیقت کے بارے میں خصوصی طور پر میری مرشدِ کامل نے نشان دہی کی تھی وہ بڑی اہمیت کی حامل تھی اسلیئے میں یہ کہنے پر مجبور ہوں بقولِ این کہ

مرا دردیست اندر دل اگر گویم زبان سوزد ۔۔۔ وگر دم درکشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد

اس وقت میں چند دنوں سے سخت بیمار ہوں، زندگی اور موت اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے اگر میری صحت سنبھل گئی تو انشاءاللہ العزیز میں تمام انبیائے کرام، اولیائے عظام، جید علمایانِ دین مورخین، مفسرین اور رادیوں کے ان بیان کے حوالہ جات جو انہوں نے مختلف کتابوں میں زیرِ قلم کیے ہیں مذہبی معلومات ان کتب ہائے صفحہ جات کے حوالہ اپنے اگلے ایڈیشن میں انشاءاللہ بیان کردوں گا۔ تاکہ آپ حضرات کو صحیح مذہبی روشنی حاصل ہو سکے۔ اس وقت میری عمر ۶۰ برس کے لگ بھگ ہے، چار سال میں مہلک بیماری نے مجھے سخت کمزور بنایا ہے اسلیے زیادہ لکھ نہیں سکتا۔ مختصر عرض یہ ہے کہ اس وقت اس کرۂ ارض پر بنی نوع انسانوں کے پانچ ہزار سے زائد مختلف مذاہب کے پیروکار موجود ہیں۔ لیکن ہر مذاہب کے لوگ اپنے اپنے مسالک عقیدے پر آزادانہ زندگی بسر کر رہے ہیں کوئی فرقہ کسی دوسرے فرقے پر نکتہ چینی، گالی گلوچ، بیجا مداخلت نہیں کرتی۔ صرف اور صرف برصغیر ہندو پاک میں آئے دن فرقہ واریت کو ہوا دی جاتی ہے جس کی اجازت کسی بھی مذاہب نے نہیں دی، چہ جائیکہ قرآن ایک فلسفہ ہے۔ دینِ اسلام نے اخوت مساوات اور امن کا خصوصی پیغام دیا ہے کاش اگر کوئی سمجھے تو۔ !

مت مجھے روکو یار کے گھر جانے دو
مثلِ پروانہ مجھے شمع پہ جل جانے دو ۔۔۔ (ظفر)

Scanned by CamScanner

اے پروردگار!

یہ تمام بندے تیرے ہی محب ہیں۔ اور یہ شیدائیوں کا گروہ تیرا ہی گردیدہ ہے۔ تیری پناہ کے سوا اور کوئی ٹھکانہ نہیں رکھتے۔ اور تیری بارگاہ کے علاوہ اور کہیں چین نہیں ڈھونڈتے۔ پس مدد کر اور عنایت آخرت اور ہدایت فرما۔ اور اپنی رضامندی کی راہیں دکھا۔ اور اپنے امر پر مستقیم و مستحکم رکھ۔ ہم سراسر بے سروسامان ہیں۔ آوارہ جہان ہیں۔ درماندہ ہیں۔ افسردہ ہیں۔ پژمردہ ہیں زندگی بخش اور روحانی تازگی عنایت کر۔ کوئی دروازہ کھول اور عقدکشائی فرما کر سروسامان فراہم کر درد کا درمان دے اور زخم پر مرہم فرما زہر کو شکر بنا دے اور تاریکیوں کو انوار کردے، اور زحمتوں کو راحتوں کا سبب بنا دے، تیرے سوا اور کسی کو نہیں جانتے۔ نہ کسی کی جستجو رکھتے اور نہ ہی تیرے نام کے سوا کوئی گفتگو کرتے ہیں۔ نہ تیری راہ محبت کے سوا کسی اور راہ پر چلتے ہیں مہربانی فرما عنایت فرما ہدایت دے تو ہی قدیر اور قوی ہے۔

یارب! ہم کو نیک بننے کی توفیق عطا کر تاکہ جب تک ہم زندہ ہیں تیرے ہی ذکر و عبادت کرتے ہیں۔

آمین یا رب العلمین ؕ

مطبع:۔ احباب پرنٹرز لیاقت آباد کراچی

Scanned by CamScanner